5/-

ہومیوپیتھک کی [illegible] ادویہ

B.Sc. D.H.M.S (DIK)
R.H.M.P.
Ex Lecturer

ڈاکٹر محمد مسعود قریشی

SOCIETY OF HOM[illegible] PAKISTAN



پیش لفظ

(طبع ہفتم)

ہومیوپیتھک گنجینۂ علامات کی دوسری جلد اشاعت سے چند سال کے اندر ہی چوتھی بار چھپنے پر بھی ختم ہو گئی ؛ چنانچہ اب اس کی پانچویں بار اشاعت کا اہتمام کیا گیا ہے -

پہلی جلد کے مقابلہ پر اس میں ۳۹ ادویہ کے خواص بیان کیے گئے ہیں - ہر ایک دوا کے بارے میں معلومات فراہم کرنے کا جو اسلوب پہلی جلد میں اختیار کیا گیا تھا وہی اب بھی قائم رکھا گیا ہے - ہر دوا کا نام ، اس کی علامات ، دیگر ادویہ سے اس کا مقابلہ ، خواص - مخصوص امراض میں اس کا استعمال - مختلف ادویہ سے اس کا تعلق ، شدت اور افاقہ مرض ، اور جہاں کہیں ضروری خیال کیا گیا وہاں بعض مریضوں کے اس دوا سے علاج کے تذکرے بھی کیے گئے ہیں -

اردو زبان میں ہومیوپیتھک ادویہ کے خواص پر اپنی نوعیت کی یہ پہلی کتاب ہے - اگرچہ اسے اس لحاظ سے مکمل نہیں کہا جا سکتا کہ اس میں خواص الادویہ کی کلیہ ادویہ کا ذکر کیا گیا ہے ؛ تاہم جتنی بھی اہم ادویہ تھیں یا وہ ادویہ جو روز مرہ پریکٹس میں استعمال ہو سکتی ہیں ، ان کا احاطہ ضرور کر لیا گیا ہے -

ناشرین

۱۹۷۶ء

ترتیب

ایکونائٹم نیپلس ACONITE NAPELLUS (Monk's Hood) بیش، بچھناگ، میٹھا تیلیا

ایکونائٹ کے غنچہ یا پھول کی شکل پرانے زمانہ کے مسیحی راہب کی ٹوپی کے مشابہ ہوتی ہے۔ اسی لئے انگریزی میں اسے (Monk's Hood) یا کلاہ راہب کہتے ہیں لیکن ایرانی باغبانوں نے اسے تاج سلطانی یا تاج الملوک کا نام دیا ہے۔ قدیم زمانہ میں ایکونائٹ کو درندے جانوروں کو ہلاک کرنے اور جنگ میں دشمنوں کے لئے تیر اسی کے زہر میں بجھائے جاتے تھے۔ افریقہ میں اب بھی وحشی اس سے یہی کام لیتے ہیں۔

مقام پیدائش

ایکونائٹ یورپ وہ ایشیا کے مختلف پہاڑوں میں پیدا ہوتی ہے۔ یورپ میں خصوصاً کوہ ایلپس



اور ایشیا میں کوہ ہمالہ پر کاہوں سے کشمیر تک اور سکم سے گھڑوال تک کے مختلف مقامات پر پیدا ہوتی ہے۔ نیپال میں جو ایکونائیٹ پائی جاتی ہے وہ ایکونائیٹم فیروکس ہے۔ ایکونائیٹ کے پھول خوش رنگ ارغوانی ہوتے ہیں۔

پنجاب کے بازاروں میں سفید رنگ کی رخنہ دار جڑ جو ''لاہوری بچھناگ'' کے نام سے بکتی ہے۔ بلکہ برآمد بھی کی جاتی ہے، اس میں ایکونائیٹ فیریکس (بیش) کی تیز بو مفقود ہوتی ہے۔

عوام ایکونائٹ کھانسی، دمہ اور سانپ کا زہر دور کرنے کے لئے استعمال کرتے ہیں۔

ہندو وید ایکونائیٹ کی جڑوں کو گائے کے پیشاب میں دیر تک ابالنے کے بعد تقویت قلب کے لئے ارتتے ہیں۔ ڈاکٹر چوپڑا لکھتے ہیں کہ ایکونائیٹ کو گائے کے پیشاب میں ابالنے سے اس کی بے حس یا سن کرنے کی خاصیت دور ہوکر دل کو تحریک دینے کی قوت عود کر آتی ہے۔

ایکونائیٹ اگرچہ یورپی پودا ہے لیکن ہندوستان میں کوہ ہمالہ اور کشمیر میں دس ہزار سے پندرہ ہزار کی بلندی پر بکثرت پائی جاتی ہے۔

ہومیوپیتھس کو ایکونائیٹ کا ٹنکچر ولائتی پودے سے ہی بنانا چاہئے کیوں کہ یہاں بازار میں جو بچھناگ عام ملتی ہے وہ عموماً اس کی دوسری قسم ہے جسے (Aconite Hitrophylum) کہا جاتا ہے یا وہ بیش ہے جسے (Aconite Ferox) کہتے ہیں۔ بیش سب سے زیادہ زہریلی قسم ہے۔ اور کاہوں کے مشرق میں پائی جاتی ہے۔ الڈین ایکونائیٹ یہی قسم ہے۔

ایکونائٹ کی دیگر اقسام

ایکونائٹ کے پانچ اقسام پائے جاتے ہیں :-

(۱) ایکونائٹ نیپلس Aconite Napellus
(۲) ایکونائٹ کیمارم Aconite Cammarum
(۳) ایکونائٹ فیروکس (بیش ہندی) Aconite Ferox
(۴) ایکونائٹ لائیکوٹونم Aconite Lycotonum
(۵) ایکونائٹ ریڈکس Aconite Radex

ان میں سے ایکونائٹ نیپلس کا مدر ٹنکچر پودے میں پھول آنے کے وقت، پھول، کلی اور درخت سب شامل کر کے تیار کیا جاتا ہے۔ ایکونائٹ کیمارم تازہ جڑ سے، ایکونائٹ فیروکس جڑ سے، اور ایکونائٹ لائیکوٹونم ٹھیک ایکونائٹ نیپلس کی طرح تیار کیا جاتا ہے۔ ان پانچوں اقسام کے

ایکونائٹ میں سے ایکونائٹ کیارم معالجہ میں مطلق کام نہیں آتی اور ایکونائٹ لائیکوٹونم صرف گردن کے پچھلے حصہ کے ورم اور بغل کے غدود میں ورم کیلئے مستعمل ہے۔ ایکونائٹ ریڈکس صرف ہیضہ میں کام آتی ہے اور ایکونائٹ فیروکس امراض قلب اور شش (پھیپھڑے) میں مستعمل ہے۔ جب کہ مریض کو دقت تنفس ہو وہ جلد جلد سانس لیتا ہو، ہانپتا ہو اور سو نہ سکتا ہو۔ مجبوراً بیٹھنا ہی پڑے۔ کیونکہ لیٹنے پر سانس رکتا ہوا محسوس ہوتا ہو۔ صرف ایکونائٹ نیپلس ہی ہومیوپیتھی میں کثیر الاستعمال دوا ہے اور تنہا ایکونائٹ کا لفظ لکھنے یا بولنے سے ہومیوپیتھ ایکونائٹ نیپلس ہی مراد لیتا ہے۔

عام علامات

خوف موت کا، ہجوم کا، باہر جانے کا غرضیکہ ہر وقت کوئی نہ کوئی خوف مسلط رہے۔

تکالیف بھیگنے یا سرد خشک ہوا لگنے سے پیدا ہوئی ہوں۔

شدید اورام و اجتماع خون۔ ابتدائی درجہ کی سوزش جس میں بے قراری، گرمی اور بے چینی ساتھ ہو۔ مریض ادھر ادھر تکلیف میں تڑپے، کپڑے آتار پھینکے۔ بخار جس میں تپش اور سوزش ہو۔

ناقابل برداشت درد جو رات کو زیادہ تکلیف دہ ثابت ہو، خاص طور پر شام کو شدید ہوجائے۔ درد عصبی ہو۔

چہرہ بڑا سرخ اور تمتماتا ہوا لیکن مریض اٹھ بیٹھے یا کھڑا ہوجائے تو زرد پڑ جائے۔

ماؤف اعضاء بدن ایکونائیٹ کا اثر مندرجہ ذیل اعضاء پر خصوصیت سے زیادہ ہوتا ہے۔ مثلاً حلقوم (مرض خناق میں) قصبۃ الریہ، کھانسی میں۔ اور غلاف الریہ، نمونیا اور ذات الجنب میں۔ مفاصل، جوڑوں کے درد میں۔ قلب اور دوران خون، شدید جوش و خروش اور سوزشی ہیجان میں۔

لوازمات

شدت، چوائی اور درد کی علامات شام کو۔ بائیں پہلو پر لیٹنے سے۔ گرم لباس یا گرم کمرہ میں۔

افاقہ، لباس اتار دینے میں۔ مریض اوڑھنی پاؤں مار کر پرے کر دیتا ہو۔

اب میں بے چینی کی تین دواؤں کا جن کو میں تکڈم کے نام سے جانتا ہوں ذکر کرتا ہوں۔ یہ تین دوائیں ایکونائیٹ۔ آرسینکم اور رسٹوکسی ہیں۔

ان تین دواؤں کے مریض مساوی طور پر بے چین ہوتے ہیں۔ پھر بھی ان میں اتنا امتیازی فرق ضرور ہوتا ہے کہ ان کے انتخاب کرنے میں کوئی دشواری نہیں ہوتی۔ ایکونائٹ کی بےچینی اکثر اوقات لازمی و مسلسل یا سوزشی بخار کے انتہائی درجہ میں پائی جاتی ہے۔ ایکونائٹ کے بخار کا جتنا اچھا خاکہ چند الفاظ میں ہیرنگ نے پیش کیا ہے اس سے بہتر کبھی اور میری نظر سے نہیں گذرا۔ وہ لکھتے ہیں۔ " گرمی پیاس کے ساتھ۔ نبض۔ صلب۔ ممتلی اور تیز، مریض بے تابانہ بے صبر، ناخوش، منانے نے منایا نہ جا سکے۔ وہ آپے سے باہر، دماغی اضطراب میں ادھر ادھر کروٹیں بدلتا رہے۔

ایکونائٹ اور بیلاڈونا کو ادل بدل کر دینا غلطی ہے

سوزشی امراض میں ایکونائٹ اور بیلاڈونا کو ادل بدل کر دینے کا طریقہ جو بہت رائج ہے، نہایت غلط ہے کیونکہ دونوں دواؤں کی علامات بہ یک وقت کبھی نہیں پائی جاتیں۔ اور اگر ان کے استعمال کے بعد کوئی اچھا اثر نمایاں ہو تو آپ کو یقین کرنا چاہئے کہ جس دوا کی علامات موجود تھیں، دوسری کے مقابلے میں اسی دوا نے کام کیا ہوگا اور پہلی نے رکاوٹ پیدا کی ہوگی یا پھر مریض ان دونوں کی مدد کے بغیر صحت یاب ہوگیا ہوگا۔ میرے ہاں اس قسم کے بہت سے مریض دیکھنے میں آئے ہیں کہ ڈاکٹر تو اپنے علاج سے کسی کے شفایاب ہونے پر اپنے آپ کو مبارک باد دیتا تھا لیکن یہ صورت محض بحالی صحت کی خاطر پیدا ہوئی تھی اور اس میں ڈاکٹر کے علاج کی خوبی کا کوئی دخل نہ تھا۔ آئیے ایک لمحہ کے لئے ان دو دواؤں کے تشخیصی فرق پر بھی نظر ڈال لیں۔

ایکونائٹ اور بیلاڈونا کا امتیازی فرق

مذکورہ صدر دونوں دواؤں میں جلد بہت گرم ہوتی ہے لیکن ایکونائٹ سے جلد امتیازی طور پر خشک اور گرم اور پسینہ نام کو نہیں ہوتا۔ بیلاڈونا کے مریض کی جلد اور زیادہ گرم ہوتی ہے لیکن اس کے مریض میں ڈھکے ہوئے حصوں پر پسینہ آتا رہتا ہے۔ ایکونائٹ کا مریض موت کے ڈر کے علاوہ بے چینی سے کروٹیں بدلتا ہے۔ بیلاڈونا کے مریض میں اکثر نیند کے قریب قریب یا اونگھ کی سی کیفیت جاری رہتی ہے اور سوتے میں کھچاوٹ اور جھٹکوں کے ساتھ چونک پڑنے کی کیفیت بھی پائی جاتی ہے۔ ایکونائٹ کے مریض کو دل اور سینے میں بے چینی زیادہ محسوس ہوتی ہے اور بیلاڈونا میں ہر کیفیت سر میں مرکوز محسوس دیتی ہے۔ ایکونائٹ میں موت کا ڈر طاری رہتا ہے مگر اس کے ساتھ زیادہ هذیان نہیں ہوتا۔ بیلاڈونا میں خیالی اور تصوراتی اشیاء کا خوف اور ساتھ ہی هذیان بھی طاری رہتا ہے۔ اختلاف اور فرق کے نقاط اور بھی بیان کئے جاسکتے ہیں لیکن جو شخص ہومیوپیتھک فن کی شفایابی کو سمجھتا ہو، وہ کبھی ان دو دواؤں کو ادل بدل کر نہ دے گا۔

درد کی تین رہنما دوائیں اور ان کا فرق
ایکونائٹ۔ کیموملا اور کافیا

ایکونائٹ درد کی اہم دوا ہے۔ منجملہ اگر ہم تین رہنما یا ممتاز دواؤں کا ذکر کرنا چاہیں تو ان کے نام یہ ہونگے۔ ایکونائٹ۔ کیمومیلا اور کافیا۔ ایکونائٹ کے درد میں ہمیشہ بے چینی، بے قراری یا پریشانی اور خوف زدگی ایک ساتھ موجود رہتی ہے۔ مریض کرب اور بے چینی کے مارے لوٹتا ہے اور درد برداشت نہیں کرسکتا۔ نہ کسی درد کے مقام کو چھونا گوارہ کرتا ہے اور نہ اسے برہنہ رکھ سکتا ہے۔ آپ کہیں گے، درد تو ان سب دواؤں میں موجود ہوتا ہے۔ لیکن نہیں، درد سب میں شدید نہیں ہوتا۔ اوپیم اور سڑامونیم میں درد کی بہ نسبت بے دردی یعنی درد نہ ہونے کی کیفیت زیادہ پائی جاتی ہے۔ ایکونائٹ کے درد ناقابل برداشت ہوتے ہیں اور عام طور سے شام کو یا رات کے وقت زیادہ شدید ہو جاتے ہیں۔ پھر اکثر اوقات درد کے ساتھ یکے بعد دیگر سن ہونے، جھنجنانے یا چیونٹیوں کے سے رینگنے کا احساس بھی ہوتا ہے اور یہ کیفیتیں بعض اوقات درد کے ضمن میں پائی جاتی ہیں۔

رسٹوکسی اور ایکونائٹ کا مقابلہ

سن ہن یا بے حس ہوجانے کے سلسلہ میں ایکونائٹ رسٹوکسی سے مشابہ دوا ہے۔ لیکن ایکونائٹ میں درد غالب ہوتا ہے اور رسٹوکسی میں سن ہونے کی کیفیت زیادہ نمایاں پائی جاتی ہے اور ساتھ ہی میٹھا میٹھا درد اور دکھن بھی۔ ایکونائٹ کے درد پھاڑنے اور کاٹنے والے ہوتے ہیں جنہیں مریض ناقابل برداشت سمجھتا ہے اور صبر و سکون کھو بیٹھتا ہے۔ بس یہی وہ موقع ہے جہاں ہم اس دوا کی امتیازی خصوصیت بیان کر سکتے ہیں کیونکہ جب کبھی ایکونائٹ کی یہ کیفیت درپیش ہوگی ایکونائٹ دینا ناگذیر ہوجائیگا۔

خوف کی علامت

خوف اور خصوصیت سے موت کا خوف۔ چنانچہ یہی ایک لفظ 'خوف' ایکونائٹ کے لئے اشارہ کن ہوسکتا ہے۔ سڑک پار کرنے کا خوف، معاشرہ یا سماج میں شریک ہونے کا خوف، اس بات کا خوف کہ کچھ نہ کچھ ہونے والا ہے، ہمیشہ موجود رہے۔ ناقابل بیان اور غیر معقول خوف۔ اتنے فراواں خوف کی علامت اور کسی دوا میں نہیں پائی جاتی۔ اور یہ خوف اور درد ہی کی کیفیت ہوتی ہے جو مریض کو اس درجہ بھیانک بے چینی میں مبتلا کئے رکھتی ہے۔

بے چینی آرسنیکم میں بھی پائی جاتی ہے۔ لیکن اس میں مریض انتہائی طور پر نحیف اور اس کی قوت حیات بہت ہی کمزور ہوتی ہے۔

بے چین رسٹوکسی کا مریض بھی ہوتا ہے۔ لیکن اس کی بے چینی کی وجہ اس کے درد ہوتے ہیں جو اسے عارضی افاقہ حاصل کرنے کے لئے ادھر اُدھر منتقل ہونے پر مجبور کئے رکھتے ہیں۔ آرسنیکم کا مریض بھی یہاں سے وہاں حرکت

کرتا اور پہلو بدلتا رہتا ہے لیکن اسے افاقہ اور
چین نصیب، نہیں ہوتا۔
حرکت کرنے سے افاقہ نہ تو ایکونائیٹ
کے مریض کو حاصل ہوتا ہے اور نہ آرسنیکم
کو۔ اور نہ ہی آرسنیکم کا مریض، ایکونائیٹ
جیسے یا اس سے کم و بیش خوف میں مبتلا
ہوتا ہے۔

ایلوپیتھک اطباء اور ایکونائٹ

ایکونائٹ کا استعمال ایک بخار کی دوا کی حیثیت
سے عام طور پر غلط کیا جاتا ہے۔ قدیم مسلک
والے بھی ہومیوپیتھک علاج کے نتائج سے حیران
رہ جاتے ہیں کیونکہ یہ دوا ان کے نام نہاد دافع
سوزش علاج سے بہت فائق ہے۔ جب ایلوپیتھی
نے ایکونائٹ کی اتنی زیادہ افادیت دیکھی اور اسے
سوزشی امراض میں اس کثرت سے استعمال ہونے
مفید پایا تو اپنے معمولی طریقۂ استدلال کے مطابق
نتیجہ نکالا کہ ایکونائٹ کو بھی ٹھوس ٹھانس کر
اپنے مرضیاتی خادموں کے دائرہ میں کھینچ لیا جائے
اور اس سے ہر قسم کے بخار میں، محض بخار ہونے کی
بنا پر استعمال کیا جائے لیکن یہ حقیقت انہیں جلد
ہی معلوم ہو گئی کہ یہ دوا سوزشی بخار کی بعض
صورتوں میں چاہے کتنی ہی مفید ہو' ٹائیفائڈ بخاروں
میں کسی کام کی نہیں۔ اسی طرح مرضیاتی نقطۂ نظر
سے جو عام نتیجہ نکال لیا گیا تھا اس سے پھر مایوسی
کے سوا انہیں کچھ حاصل نہ ہوا۔ فی الواقع ایسی
غیر دانشمندانہ تقلید کا یہی انجام ہوا کرتا ہے۔
افسوس ناک بات ہے کہ آج کل کئی نام نہاد
ہومیوپیتھ بھی اسی غلطی کا ارتکاب کر رہے ہیں۔
اور فنی ناواقفیت کی وجہ سے انہوں نے بھی یہی نتیجہ
اخذ کیا ہے کہ چونکہ حاد بخار کے بعض مریضوں
کو ایکونائٹ سے بہت جلد فائدہ ہوا تھا۔ اس لئے
ہر حاد بخار کے مریض کا علاج ہمیشہ اسی دوا سے
کرنا چاہئے۔ انہوں نے تمام سوزشی امراض کے
پہلے درجہ میں اس دوا کو تجویز کرنا اپنا ایک
معمول قرار دے لیا ہے اور جو دوائیں پورے
حالات مرض کے لحاظ سے زیادہ مناسب تھیں، انہیں
بعد میں دینا مناسب سمجھ لیا ہے۔ قابل غور بات
یہ ہے کہ اگر صرف ایکونائٹ ہی ایک ایسی دوا ہوتی
جس میں سوزشی بخار کا علاج ہوتا تو پھر بھی ہم
اس طریقہ سے علاج کرنے میں سوائے شفاء مرض
کو ادھر ادھر کرنے کے، کوئی مفید نتائج حاصل
نہ کر سکتے۔

ایکونائٹ کب دینا چاہئے

ڈاکٹر ڈنہم لکھتے ہیں کہ ایکونائٹ بخار
روکنے کے لئے پہلے کبھی نہ دینی چاہئے اور نہ
پہلے اسے دے کر پھر دوسری مشابہ و مناسب
دوائیں دینی چاہئیں۔ تیز بخار کو ایکونائٹ سے
کم کرنا ہومیوپیتھ کا مقصد کبھی نہیں ہوتا۔
اس مقصد کے لئے جیسے اکثر "بخار پر قابو حاصل کرنا"
کہا جاتا ہے دوسری دواؤں کے ساتھ ایکونائٹ کو
ادل بدل کر بھی کبھی نہ دینا چاہئے۔ اگر ایسا بخار
ہو کہ اس میں ایکونائٹ ہی درکار ہو، تو پھر
دوسری دوا دینے کی ضرورت نہیں پڑتی۔ بفرض محال
اگر دوسری دواؤں کی علامات موجود ہوں تو ان
میں سے ہی اس ایک دوا کا انتخاب کرنا چاہئے جو
بخار پر بھی حاوی ہو کیونکہ ایکونائٹ کے علاوہ بہت
سی دوائیں اپنی نوعیت کے مطابق بخار پیدا کرتی
ہیں اور ان سے بخار کا شافی علاج ہو سکتا ہے۔
کتنے سچے اور حقیقت پر مبنی ہیں یہ الفاظ۔ جو بھی
شخص ان کی صداقت کا تجربہ کر چکا ہو وہ اب بھی
مصنف کو یاد کرتے ہوئے پکار اٹھتا ہے کہ "ڈاکٹر
ڈنہم اگرچہ فوت ہو گیا لیکن اسکا کلام اب بھی زندہ
ہے۔" ایکونائٹ میں دو خصوصیات بہت اہم ہیں
یعنی خوف اور خشک سرد ہوا لگنے سے شدت مرض
ایکونائٹ کے خوف کی اہمیت' شدید التہابی عارضہ میں
ایک علامت کے طور پر پہلے ہی واضح کردی
گئی ہے۔

خوف و ہراس سے پیدا شدہ امراض

اب ہم یہ ذکر کرنا چاہتے ہیں کہ ایکونائٹ
دوسری ایسی بیماریوں کے لئے کچھ کم مفید نہیں جو
خوف زدگی سے پیدا ہوئی ہوں۔ خواہ وہ خوف فوری
ہو یا بعید اسباب پر مبنی ہو۔ مثلاً مریض تاریکی
میں ڈر گیا ہو اور اس کے بعد سے ہمیشہ تاریکی
میں ڈر جایا کرتا ہو۔ خوف سے دوران سر (چکر)
غشی، لرزہ، اسقاط کا اندیشہ ہو یا احتباس حیض
جیسے امراض پیدا ہو گئے ہوں۔ اس سے یرقان بھی
پیدا ہو سکتا ہے اور پھر مزمن صورت اختیار
کر سکتا ہے۔ خوف کے لئے اور دوائیں بھی ہیں

جن میں اوپیم - اگنیشیا - وریٹرم ایلبم - سیپیا - وغیرہ بہت ممتاز ہیں -

خشک و سرد ہوا لگ جانا

اب خشک سرد ہوا کو لیجئے - کسی دوا میں سرد اور خشک ہوا سے پیدا ہونے والا شدید ورم اس دوا سے زیادہ نہیں پایا جاتا - خشک سرد ہوا لگ جانے سے جو زہر باد یا خناق مطلق کی بیماری لاحق ہوجاتی ہے، اس کے ۲۰ مریضوں میں سے ۱۹، ایکونائٹ سے شفایاب ہو جاتے ہیں - میں ایک ایسے محلے میں رہتا ہوں جہاں اس مرض کا بڑا زور رہتا ہے - مجھے اس بات کی تصدیق کے بہت مواقع ملے ہیں - ذات الجنب (درد پہلو) ذات الریہ (پھیپھڑے کا ورم) اور مرض مفاصل (گٹھیا) بھی اس عنوان کے تحت میں آتے ہیں اور جیسا کہ توقع کی جانی چاہئے' تقریباً ان عوارض کے ساتھ ہمیشہ تیز بخار، کرب (الجھن) بے چینی اور اسی دوا کی امتیازی علامت' خوف' موجود ہوتی ہے - اس طرح ہوا لگ جانے سے خواہ کوئی مقامی اجتماع خون یا التہاب (ورم و سوزش) کی شکایت رونما ہو، اسی قاعدہ کے تحت میں آئے گی اور ہمیشہ اس سے مطابقت رکھنے والی دوسری علامات مہیا کرے گی - خشک ہوا لگ جانے سے پیدا شدہ عوارض کی رہبر دوائیں برائی اونیا - کوسٹیکم - ہیپر سلف اور نکس وامیکا بھی ہیں - تر یا مرطوب موسم میں شدت پکڑنے والے عوارض کے لئے ڈلکا مارا - نکس موشکاٹا - نیٹرم سلفیوریکم اور رسٹوکسی بہترین مفید دوائیں ہیں - ایسی نقطہ ور علامات یاد رکھنی ضروری ہوتی ہیں کیونکہ ایک قطعی علامت کا یاد رکھنا دو یا تین مبہم علامات کے ازبر کرنے سے بہتر ہے -

اس دوا کا اثر قلب پر ظاہر ہوتا ہے اور قلب کی مشارکت سے اعصاب، عضلات اور وریدوں پر بھی، اور یہ اثر بلا واسطہ بھی نمایاں ہوتا ہے - قلب کی حرکات میں ابتری پیدا ہو جاتی ہے جس وجہ سے بہت سی ناگہانی بیماریوں کا حملہ ہو جاتا ہے - معدہ میں، پھیپھڑوں میں، قلب میں، جگر میں، ہوا کی نالیوں میں اور حلقوم میں اجتماع خون ہو جاتا ہے -

خیال رہے کہ ایکونائٹ کے زیر اثر اندرونی اعضاء کے ساخت میں کوئی تبدیلی واقع نہیں ہوتی بلکہ صرف افعال الاعضاء میں تبدیلی عارض ہو جاتی ہے اور یہی وجہ ہے کہ یہ دوا دیرپا اثر نہیں رکھتی اور نہ مزمن امراض میں یا مادی امراض میں استعمال کی جاتی ہے - اس کی تکلیف طوفان کے مانند آتی ہے اور طوفان ہی کے مانند گذر جاتی ہے - طوفان کی زد میں پڑ کر مریض یا تو ابدی نیند سو جاتا ہے اور یا طوفان گذر جاتا ہے اور مریض تندرست ہو جاتا ہے -

جن تکالیف میں ایکونائٹ استعمال کی جاتی ہے - ان میں بے چینی نمایاں علامت ہوتی ہے - بے قراری اور خوف - موت کا خوف - چلنے پھرنے سے خوف - مریض بار بار کہتا ہے - ''اب میں نہیں بچوں گا -'' مجھے کوئی نہیں بچا سکتا - پیاس تیز - بہت جلد جلد اور بہت زیادہ مقدار میں پانی کی خواہش - پانی کے علاوہ تمام چیزوں کا ذائقہ تلخ محسوس ہوتا ہے - اگر مریض کو دماغی اور جسمانی بے چینی ہو لیکن موت کا خوف یا تیز پیاس نہ ہو، تو اس کی دوا ایکونائٹ ہرگز نہ ہوگی -

اندرون جسم میں گرمی محسوس ہونا لیکن کپڑا اتارتے ہی جاڑا محسوس کرنا، ایکونائٹ کی دوسری رہبر علامت ہے - مریض کی نبض تیز سخت اور موٹی ہو - (سریع - صلب - عریض) جلد پر کہیں بھی تری کا نشان نہ ہو کیونکہ پسینہ یک لخت بند ہو جاتا ہے - تکالیف بڑھ جائیں عموماً رات میں - سرد و خشک ہوا لگنے سے (شمالی اور جنوبی ہوا سے) پسینہ رکنے سے، یا ڈر اور خوف سے، تو دوا ایکونائٹ ہوگی -

تکالیف کسی قسم کی کیوں نہ ہوں، اگر ایکونائٹ دوا ہے تو تکالیف کا حملہ اچانک ہوگا اور آناً فاناً شدت اختیار کر لے گا - اگر آپ دیکھیں کہ بخار میں درجۂ حرارت یکا یک بہت تیز ہو گیا ہے - نبض بہت تیز - موٹی اور دبیز ہے - جسم پر [illegible] پسینہ کا نام و نشان نہیں یعنی سارا جسم [illegible]ک ہے تو بلا تامل ایکونائٹ استعمال کیجئے - فو[illegible] مسرت انگیز نتیجہ برآمد ہوگا - بخار کے اوائل منزل میں ہم ہمیشہ ایکونائٹ - بیلا ڈونا - برائی اونیا اور جیلسیمیم استعمال کرتے ہیں لیکن یہ ہمیشہ خیال رکھنا چاہئے کہ ایکونائٹ کے ساتھ کوئی دوسری ہومیوپیتھک دوا کبھی نہ دی جائے ورنہ نتیجہ خاطر خواہ نہ ہوگا - اگر ایکونائٹ کا مریض ہے تو ضرور اسے تنہا ایکونائٹ ہی درست کرے گی -

ایکونائٹ کے بخار میں مریض اندرون جسم گرمی محسوس کرتا ہے اور ظاہر جسم پر پسینہ کا نام و نشان تک نہیں پایا جاتا - مریض کسی وقت بھی سکون اور چین سے نہیں رہتا (نہ دماغی طور سے اور نہ جسمانی طور سے) بے چینی - بار بار کروٹیں بدلنا - پیاس اور موت کا خوف نمایاں - سانس باہر نکالنے میں بڑی تکلیف (سانس اندر لینے میں تکلیف، اسپونجیا) - یہ خیال رکھئے کہ بخار کی شدت کے باوجود مریض میں هذیانی کیفیت ذرا بھر نہیں پائی جاتی - اسی لئے یہ دوا میعادی بخار یا ملیریا بخار میں بالکل بے سود ہے اور صرف تیز اور مسلسل قسم کے بخاروں کے ابتدائی درجہ میں اس سے فائدہ حاصل کیا جا سکتا ہے - ایکونائٹ کے مریض کے پسینہ آتے ہی تمام تکالیف یکایک ختم ہو جاتی ہیں - پسینہ آنے کے بعد بھی اگر تکالیف دور نہ ہوں تو سمجھ لینا چاہئے کہ ایکونائٹ کے استعمال کا وقت ختم ہو گیا (فیرم فاس کا بیان بھی دیکھئے) بخار کی ترقی کے ساتھ ساتھ سر اور سینہ میں درد شروع ہوجانا، ایکونائٹ کی دوسری رہبر علامت ہے -

بخار میں ایکونائٹ سے چند کثیر الاستعمال ادویہ کا موازنہ :-

ایکونائٹ	بیلا ڈونا
(۱) جسم پر پسینہ کا نشان تک نہیں پایا جاتا -	(۱) سارے جسم پر پسینہ کی آمد - بعض اوقات بہت زیادہ پسینہ آنے کے باوجود بخار میں کمی واقع نہ ہونا -
(۲) بخار کی شدت کے باوجود هذیان بالکل ہی نہیں ہوتا	(۲) بخار بے حد تیز - شدت بخار سے هذیانی کیفیت -
(۳) موت کا خوف اور زندگی سے مایوسی -	(۳) جن، بھوت کا خوف یا ڈراؤنی صورتوں کا آنکھوں کے سامنے آنا -
(۴) نیند کی حالت میں چونکنا ندارد -	(۴) نیند بالکل ہی ندارد - اگر کسی وقت ذرا آنکھ لگ بھی جائے تو فوراً خوفزدہ ہو کر چیخ اٹھنا -

ایکونائٹ	برائی اونیا
بے چینی - کسی ایک حالت پر زیادہ دیر ٹھہر نہ سکنا -	مریض آنکھیں بند کرکے خاموش پڑا رہتا ہے بالکل پر سکون - یہ یقینی ہے کہ برائی اونیا کا مریض حرکت برداشت نہیں کرسکتا - آنکھیں کھلی رہیں یا بند' آنکھوں کی علامت کوئی اہمیت نہیں رکھتی -

ایکونائٹ	جلسیمیم
دماغ میں اجتماع خون کی وجہ سے مریض بے چین پیاس بے حد - پانی کی زیادہ مقدار میں خواهش -	مریض بے ہوش خاموش پڑا رہے - دماغی کمزوری کی وجہ سے خاموشی - پیاس مفقود - نہ بولے نہ ڈولے -

اس موازنہ سے سمجھ لینا چاہئے کہ بخار میں ایکونائٹ کا استعمال کس طریق پر بہتر ہوگا - یہ تو بیان کیا جا چکا ہے کہ ایکونائٹ مسلسل اور تیز بخار کے ابتدائی درجہ میں تو استعمال کی جاتی ہے - لیکن ٹائیفائڈ یا ٹائیفائڈ قسم کے بخاروں میں اس کا استعمال کرنا تضیع اوقات کے سوا کچھ نہیں -

انتباہ :- میعادی بخار یا کسی دوسرے قسم کے بخار کے درجہ حرارت کو کم کرنے کے لئے اس دوا کو استعمال کرنا ایک خوف ناک غلطی ہے اور ہومیوپیتھک اصول کی قطعاً خلاف ورزی -

ایکونائٹ کے مریض کی نبض کی چال ممتلی - سخت اور اچھلتی ہوئی ہوتی ہے - جلسیمیم کے نبض کی چال - ممتلی - نرم کمزور اور ڈوبتی ہوئی، ٹھیک کوے کے چال کی طرح - ایپس میلفیکا کے نبض کی چال ممتلی - تیز اور مضبوط ہوتی ہے - یا کودتی ہوئی اور پتلے دھاگے کی طرح باریک اور کمزور -

بخار میں ایکونائٹ سے ملتی جلتی دوا فیرم فاس ہے - کہا جاتا ہے کہ فیرم فاس، ایکونائٹ اور جلسیمیم کے درمیانی درجہ کی دوا ہے یعنی اگر مریض میں حد سے زیادہ جسمانی اور دماغی کمزوری نہ ہو اور نہ جلسیمیم کی انتہائی سستی، غفلت اور دماغی کمزوری تو فیرم فاس دوا دینی چاہئے - لیکن تجربہ گواہ ہے کہ ایکونائٹ ان لوگوں کے لئے زیادہ مفید ہے جن کے جسم میں خون

کی زیادتی ہو ۔ یعنی دموی مزاج ہوں اور چہرہ سرخ اور عضلات مضبوط ہوں ۔ جبکہ فیرم فاس کمزور انسانوں اور کمئی خون کے مریضوں میں زیادہ مفید پائی گئی ہے ۔

اگر ایکونائٹ کے استعمال سے مناسب وقفہ کے اندر تکالیف میں کمی نہ ہو ، مریض آہستہ آہستہ کمزور اور سست ہوتا جارہا ہو یا مریض بے خبر اور خاموش نظر آئے تو سلفر کی ایک دو خوراکیں بہت مفید نتائج پیدا کرتی ہیں ۔ نمونیہ کے ابتداء میں جبکہ انتہائی دقت تنفس ، بخار بہت تیز ہو اور ایکونائٹ سے ملتی جلتی علامات درپیش ہوں تو وریٹرم ورائیڈ سے معجز نما نتائج برآمد ہوتے ہیں ۔ ایسے مواقع پر یہ خیال رکھئے کہ وریٹرم و رائیڈ کی دو خوراک سے زیادہ استعمال کرنا خطرناک ثابت ہو سکتا ہے کیونکہ یہ دوا حرکت قلب میں سستی پیدا کر کے مریض کی حالت خطرناک حد تک کمزور کر سکتی ہے ۔

ڈاکٹر فیرنگٹن لکھتے ہیں کہ' کسی حاد مرض میں اگر بخار تیز دیکھا جائے اور ساتھ ہی ساتھ دیگر علامات نمایاں ہوں تو ایکونائٹ سے بخار دور کر کے یا درجۂ حرارت کم کر کے بقیہ علامات کے لئے دوسری دوا کا انتخاب کرنا بالکل ہی غلط اصول ہے ، فرض کیجئے کہ کسی شخص کو سکار لیٹنا بخار میں درجہ حرارت ۱۰۴ یا ۱۰۵ ہے ۔ جسم نہایت گرم اور جلد خشک ، نبض تیز اور سخت ، کمر میں درد ، قے ، حلق میں درد اور اس میں سرخی اور پیاس شدید ہے تو بخار ، سخت نبض اور خشک جلد پر بھروسہ کر کے یا بخار کے درجۂ حرارت کو کم کرنے کے لئے ایکونائٹ استعمال کرنا بالکل بے سود ہوگا کیونکہ سکار لیٹنا بخار میں ایکونائٹ استعمال کرنا وقت ضائع کرنا ہے ہاں ! اگر ایسے بیماروں کو جسمانی اور دماغی بے چینی اور اندیشہ موت ہو تو ایکونائٹ فائدہ پہنچا سکتی ہے ۔ تا ہم سرخ بخاریا میعادی بخار میں ایکونائٹ کی بے چینی پائے جانے کے باوجود ۶۰ فیصد بیماروں کو اس سے نقصان ہی پہنچتا ہے ۔

مختلف اعضا اور عوارض کا تفصیلی بیان

آنکھ سردی یا سرد ہوا لگ کر آشوب چشم ۔ یکا یک آنکھوں میں سوزش پیدا ہو جائے ۔ آنکھیں متورم اور سرخ ہو جائیں۔ آنکھوں میں کرکراہٹ ۔ احساس جیسے آنکھوں میں جلن ہو اور پانی بہے ، روشنی ناقابل برداشت ہو ۔

تشمیس یا لو لگنا (SUN STROKE)

یکا یک سر پر تیز دھوپ لگنے سے یا سر میں اجتماع خون ہونے سے اگر کسی قسم کی تکلیف پیدا ہو جائے تو ایکونائٹ مناسب دوا ہے ۔ گلونائن اور بیلا ڈونا بھی ایسے مواقع کی بہترین ادویہ ہیں اگر کسی جگہ بیٹھے ہوئے یا سوئے ہوئے انسان کو لو لگ جائے تو ایکونائٹ اور اگر تیز دھوپ میں چلنے پھرنے سے لو لگے تو بیلاڈونا اور گلونائن دینا چاہئے ۔ ایکونائٹ کے زیراثر، حرکت قلب پہلے تو تیز اور قوی لیکن آہستہ آہستہ کم اور کمزور ہوتی جاتی ہے ۔ عموماً حرکت قلب ایک منٹ میں ۱۲۰ سے ۱۳۰ بار ہو جاتی ہے ۔

اعضاء تنفس

نمونیا ۔ برونکائٹس اور کھانسی میں قلب ۔ جگر یا سینہ کے اندر درد ۔ سوئی چبھنے کے مانند ۔ کلیجہ میں تیز کھونچا مارتا ہوا ، اختلاج قلب ، غرضیکہ مندرجہ بالا امراض کی ابتدائی منزل میں جب تک تیز بخار ۔ تیز پیاس ۔ دماغی اور جسمانی بیچینی موجود ہو ایکونائٹ ہی فائدہ پہنچایا کرتی ہے ۔ برائی اونیا میں سوئی چبھنے کے مانند درد پایا جاتا ہے لیکن برائی اونیا کا مریض خاموشی اورسکون چاہتا ہے کیونکہ حرکت سے اس کی تکلیف میں اضافہ ہو جاتا ہے ۔ یہاں تک کہ سانس کی حرکت سے بھی برائی اونیا کے مریض کی تکلیف بڑھ جاتی ہے ۔ اسی لئے برائی اونیا کا مریض کھانسنے وقت اپنا سینہ پکڑ لیتا ہے (ایسی حالت میں اگر برائی اونیا سے فائدہ نہ ہو تو اسکیوی پی اس مفید ہوگا ۔ (کیلی کارب)

نمونیا

نمونیا کے ابتدائی درجہ میں ، جبکہ اجتماع خون کے باعث حنجرہ اور سینہ میں درد اور سوزش ہو ۔ جوں ہی تکالیف میں کمی واقع ہو یا پسینہ آنے لگے ، برائی اونیا دینا چاہئے ۔ اگر برائی اونیا سے

بھی حالات کے روبہ اصلاح ہونے میں تاخیر ہو اور مریض کو سانس اندر لینے میں تکلیف ہو۔ وہ ہانپتا ہو، نبض تیز اور متلی ہو تو وریٹرم وراائیڈ دینا چاہئے۔ اینٹی مونیم ٹارٹ۔ (ہیپرسلفر اور سلفر کا بیان بھی ملاحظہ کیجئے)۔

دمہ

دمہ میں ایکونائٹ فائدہ بخش ہے یا نہیں؟ یہ ایک اہم سوال ہے اکثر لوگ خیال کرتے ہیں کہ اس مرض میں ایکونائٹ قطعی بےکار ہے لیکن دقت تنفس کے ابتدائی درجہ میں اس دوا کا مدرٹنکچر دو قطرہ، چار اونس پانی میں ملا کر، میں اس محلول کا دو ڈرام، ہر ایک گھنٹہ کے وقفہ کے بعد استعمال کرتا ہوں اور دورہ کے وقت ہر قسم کی غذا روک دیتا ہوں۔ اس طریقہ علاج سے ۴ گھنٹے کے اندر اندر دمہ کا دورہ یا تو ختم ہو جاتا ہے یا بہت ہی مدھم ہو جاتا ہے۔ اس کے بعد سینیگا 1x یا لوبلیا 1x ہر چار گھنٹہ کے وقفہ سے روزانہ چار خوراکیں دیتا ہوں، یاد رکھئے کہ ایکونائٹ صرف اس قسم کے دمہ میں فائدہ بخش ہے جو سردی لگنے سے عارض ہوا ہو یا عارضہ قلب کے اشتراک سے لاحق ہو۔ (ڈاکٹر محمد مختار سہوی)

بلاٹا اورینٹیلس بھی دمہ میں ایک مفید ہومیوپیتھک دوا ہے۔ اس کا مدر ٹنکچر ۶ قطرے چار اونس پانی میں ملا کر، دس خوراکیں بنائیں اور ہر تین گھنٹے بعد ایک خوراک دہراتے جائیں۔ بہت جلد دورہ دور ہو جائیگا۔ بعض کا خیال ہے کہ اس دوا کی 1x طاقت، مدرٹنکچر سے زیادہ مفید ہے۔ ازالہ مرض کے لئے بلاٹا ۲۰۰ ہفتہ میں ایک خوراک متواتر کئی ہفتے تک استعمال کرنا چاہئے (بلاٹا اورینٹیلس کا بیان بھی ملاحظہ کیجئے)

کھانسی سرد و خشک ہوا سے لگی ہو تو ایکونائٹ ایک مفید دوا ہوگی۔ اس بارے میں اربلیا کا بیان بھی ملاحظہ کیجئے۔ کروپ کھانسی کے پہلے درجہ میں بھی اس دوا سے استفادہ کیا جا سکتا ہے جبکہ یہ مرض وبائی طور سے بچوں میں پھیل گیا ہو۔ کھانسی اور دقت تنفس ہو اور بخار کے ساتھ ایسا احساس ہو جیسے کھانستے کھانستے بچے کا دم رک جائے گا۔ کھانسی بالکل خشک اور گلے میں سائیں سائیں کی آواز۔ ایسی حالت میں اگر اس دوا کی کئی خوراکیں بروقت دی جائیں تو تکالیف میں کمی آ جائیگی اور بڑا اوقات کا لعدم ہو جائیں گی۔ اگر ایکونائٹ دینے کے ۲۴ گھنٹے بعد تک صرف بخار کم ہو جائے اور کھانسی کی تکالیف بدستور قائم رہے تو سپونجیا دینا چاہئے۔ سپونجیا بلغم کو نرم کر دیتی ہے۔ اس کے بعد تھوڑا تھوڑا اخراج بلغم ہونے لگتا ہے۔ جب ایسی علامت پائی جائے تو ہیپرسلفر ۲۰۰ کی ایک خوراک دے کر دو روز تک دوا کے فعل کا انتظار کرنا چاہئے۔ اس طرح بہت مفید نتائج ظاہر ہوتے ہیں۔ بعض اوقات اس کے بعد بروميم یا آیوڈیم کی بھی ضرورت لاحق ہوتی ہے۔

بکا یک سرد و خشک ہوا لگ کر زکام، ناک کی جڑ میں درد۔ بے چینی۔ ناک کی رطوبت کے ساتھ کبھی کبھی خون آنا۔ مسلسل چھینکیں آنے کے باوجود ناک یا تو خشک یا اگر رطوبت کا اخراج بہت کم ہو تو ایکونائٹ ضرور دینا چاہئے۔

نفث الدم (جریان)

جریان خون بہت سرخ اور چمکیلا۔ معمولی کھانسی میں بلا تکلیف خون تھوکنا، اندیشہ موت (خون سرخ چمکیلا، متلی اور قے کے ساتھ لیکن موت کا خوف نہ ہو۔ (اپیکاک۔ ایکلفا انڈیکا اور ہیماميلس کا بیان بھی دیکھئے)

قلب

اختلاج قلب۔ ضعف قلب کے باعث ڈر اور خوف سے قلب میں اجتماع خون، نبض کی رفتار سست۔ سخت اور تنی ہوئی۔ اچھلتی ہوئی۔ کودتی ہوئی۔ ضربات چھوڑ دے۔ حرکت قلب کی بد نظمی کے باعث دقت تنفس۔ مریض لیٹ نہ سکے۔ بیٹھنے پر مجبور ہو اور بار بار کروٹیں بدلے۔ جلد جلد تیزی سے سانس لے اور چھوڑے۔ ہانپنے اور کانپنے کی سی حالت میں ایکونائٹ فیروکس 3x بہت مفید ثابت ہوتی ہے۔

یاد رکھئے کہ ایکونائٹ فیروکس، ایکونائٹ نیپلس سے زیادہ زہریلی دوا ہے۔ اسی لئے اس کا اثر قلب پر ایکونائٹ سے قوی اور سرعت سے ہوتا ہے لیکن

بخار کم کرنے کے لئے ایکونائٹ نیپلس ، ایکونائٹ فیروکس سے زیادہ مؤثر ہے ۔

شکم - یا تنور بدن

اسہال پاخانہ سبز یا سیاہ - پانی کی طرح صفرا آمیز - بچوں میں درد شکم کے ساتھ سبز رنگ کا صفراوی پاخانہ - بچہ ہر وقت بے چین اور روتا رہے - اگر کچھ طاقت ہو تو ماں کی گودی سے نکل نکل پڑے ، چیخے اور چلائے - بیخوابی کے دورے - کسی طرح سو نہ سکے - خصوصاً جبکہ دن گرم اور راتیں سرد ہوں - ایسی حالت میں دوا کی 1x طاقت ' ۳ قطرے کی آٹھ خوراکیں بنا کر ، ہر دو گھنٹہ بعد دینی چاہیں -

پیچش

کے ابتدائی درجہ میں پاخانہ آؤں ملا ہوا - خون ملا ہوا - مقدار میں بہت ہی کم - بے حد درد اور کوتھن کے ساتھ (کالوسنتھ) پاخانہ جلد جلد - اس حالت میں دوا 1x طاقت میں دو تین قطرے چار اونس پانی میں ملا کر دس خوراکیں بنائیں اور ہر دو گھنٹہ بعد دوا کو دہراتے رہیں - میں نے دیکھا ہے کہ اس طریقہ علاج سے اکثر مریض بہت جلد اچھے ہو جاتے ہیں اور کسی دوسری دوا کی ضرورت تک نہیں پڑتی لیکن خیال رہے کہ ایکونائٹ مرض کے اوائل منزل ہی میں مفید ہوتی ہے - کسی مرض کے پہلے درجہ میں یہاں تک کہ اگر مریض مرض' شروع ہونے کے دو یا تین دن بعد بھی آئے تو میں ایکونائٹ 1x دیتا ہوں بشرطیکہ اس کی دماغی اور جسمانی علامات موجود ہوں - (سہوی)

درد شکم

پیٹ درد سے مریض بے چین ہو تو کالوسنتھس مدرٹنکچر ۲۰ قطرے نصف چھٹانک گیسرین میں ملا کر شکم پر مالش کیجئے جس کے بعد روئی یا فلالین کی پٹی باندھ دیجئے - اس طرح درد یا تو ختم جائے گا یا بہت ہی کم ہو جائے گا - درد کم ہونے کے بعد کالوسنتھ - مرکیوریس - ہیپر سلفر اور کالچیکم وغیرہ ادویہ حسب علامت دیجئے - کہنہ امراض میں ٹروم بیلیم ، سٹینم - سلفر اور ہیپرسلفر سے فائدہ اٹھایا جا سکتا ہے - درد شکم اگر زیادہ نہ ہو تو چاروامار گوسہ مدرٹنکچر دن میں تین بار دینا مفید ہے - یہ دوا میکسیکو میں عام مستعمل ہے -

درد شکم کے متعلق یہ لکھنا باقی رہ گیا کہ ایکونائٹ کا درد شکم ، خلوء معدہ میں بھی ہو سکتا ہے - اگر درد شکم میں دوا افاقہ بخش نہ ہو تو ایکونائٹ 1x مندرجہ بالا طریقہ سے مریض کو فوراً آرام اور سکون دیگی - صرف اتنا یاد رکھئے کہ اگر درد خالی معدہ میں ہو تو خالی معدہ ہی میں دو تین گھنٹے کے اندر چار یا پانچ خوراک دوا دے دیں اور اگر غذا کے بعد ہوتا ہے تو غذا کے فوراً بعد ، دو خوراک استعمال کرایں - فوری فائدہ محسوس ہوگا (مختار احمد سہوی) کالچیکم کا بیان بھی ملاحظہ کیجئے -

ہیضہ

اس مرض کے پہلے دوسرے اور تیسرے ہرسہ درجات میں ایکونائٹ بڑی کامیاب دوا ہے - پہلے درجہ میں جبکہ پاخانہ کا رنگ گھلے ہوئے تربوز کے پانی کی طرح ، خوصاً ان ایام ہیضہ میں جبکہ دن گرم اور راتیں ٹھنڈی ہوں - دوران پاخانہ معاء مستقیم میں گرمی اور سوزش کا احساس - شکم اور معاء مستقیم میں ناقابل برداشت درد -

ہیضہ کے دوسرے درجہ میں جب منہ سے معدہ تک شدید جلن کا احساس ' پیاس تیز' پانی پیتے ہی قے ہو جائے ، شدید جسمانی اور دماغی بے چینی کا ظہور ، پاخانہ بغیر درد ، پتلا ، ابالے ہوئے چاولوں کے پانی کی طرح ، بار بار ، مقدار میں زیادتی - چہرہ پر مردنی - ڈراؤنا اور نیلا چہرہ (اوپیم) سارا جسم برف کے مانند سرد - نبض سوت کی طرح باریک یا غیر محسوس (کاربوویج - ایسڈ ہائیڈروسیانکم)

یاد رکھئے کہ ایکونائٹ کے تمام امراض میں جسم پر پسینہ نہیں پایا جاتا لیکن اس قاعدہ کا اطلاق ہیضہ کے مریض پر نہیں ہوتا کیونکہ متواتر تجربات شاہد ہیں کہ ہیضہ کی اس حالت میں بھی ایکونائٹ ازبس مفید اور مؤثر ہے جبکہ سارے جسم پر شدت سے پسینہ آ رہا ہو اور جسم برف کے مانند سرد ہو بشرطیکہ ایسی حالت میں مریض کے ہاتھ پاؤں میں اینٹھن بالکل نہ ہو یا بہت ہی کم ہو -

بغیر اینٹھن والے ہیضہ میں ایکونائٹ بہترین مددگار دوا ہے - خصوصاً جبکہ مریض کو پسینہ بہ افراط آتا ہو اور یکایک حرکت قلب رکنے لگے یا قلب کی حرکت کمزور ہونے لگے - ایسی حالت میں اگر مریض کو فی الفور ایکونائٹ، چند خوراکیں بہم نہ پہنچائی جائیں تو مریض ابدی نیند سو سکتا ہے -

ہیضہ کا ڈر

ہیضہ کے ایام میں بہت سے کمزور دل اشخاص کو گھبراہٹ اور خوف سے دست آنے لگتے ہیں اور کتنے ہی لوگ تو خوف و ہراس سے فی الواقع ہیضہ میں مبتلا ہو جاتے ہیں - ایسے ہی لوگوں کے لئے ایکونائٹ مفید دوا ہے - اگر وقت پر دے دی جائے تو کسی دوسری دوا کی ضرورت نہیں پڑتی - اسی دلیل کے ماتحت جس مکان میں کسی ہیضہ کا کیس ہو یا جس مقام پر ہیضہ پھیل رہا ہو وہاں کے تندرست اشخاص کو تقدم بالحفظ کے طور پر اس دوا کی کئی خوراکیں روزانہ لینا چاہئیں - اسطرح چند ایام میں وبا کا زور ختم ہو جاتا ہے - (کیوپرم - سلفر)

بعض کا خیال ہے کہ ہیضہ میں ایکونائٹ ریڈکس زیادہ مفید ہے - میں اس مرض میں ایکونائٹ ریڈکس 1x ہی استعمال کرتا ہوں (مختار احمد سہوی)

اعصاب و عضلات

اعصابی درد کے ابتدائی درجہ میں جبکہ مقام ماؤف میں تیز درد، بے حد پیاس اور اندیشہ موت لاحق ہو - یاد رہے کہ اس قسم کا درد جسم کے ہر حصہ میں ہو سکتا ہے - عضلات میں ہو یا اعصاب میں، بہر حال ایکونائٹ فائدہ پہنچانے والی دوا ضرور ہے -

ڈاکٹر نیش لکھتے ہیں کہ ایکونائٹ، کیموملا اور کافیا تین دواؤں میں جان کنی کا سا درد پایا جاتا ہے اور ہرسہ ادویہ میں ایکونائٹ کا درد اول درجہ رکھتا ہے - ایکونائٹ کے درد میں دماغی علامت یعنی اندیشہ موت، بہت ضروری علامت ہے - اس کی عدم موجودگی میں یہ دوا بے اثر ہوگی - کیموملا کا مریض انتہائی طور پر چڑچڑا اور بد مزاج ہوتا ہے اور نہ ہی اس میں پیاس پائی جاتی ہے اور کافیا کا مریض پرجوش ہوتا ہے اور مقام ماؤف بے حد ذکی الحس - درد کی شدت سے اسے رات دن نیند نہیں آتی -

یہ یاد رکھنا بھی ضروری ہے کہ عصبی درد میں رسٹوکسی، ایکونائٹ سے بڑی حد تک مشابہ دوا ہے - ان دونوں کا مریض بیچین، کسی ایک حالت یا ایک وضع پر رہ نہیں سکتا - بار بار کروٹیں بدلتا ہے - یہاں پر اگر اتنی سی بات ذہن نشین رکھ لی جائے تو ہر دوا کے امتیاز اور انتخاب میں آسانی ہوسکتی ہے - ایکونائٹ کا مریض درد کی شدت اور اندیشۂ موت کی وجہ سے بے چین اور پریشان رہتا ہے - بار بار کہتا ہے کہ "اب وہ نہیں بچے گا - اسے کوئی بچا نہیں سکتا"- بے چینی اور اضطراب اسے فائدہ یا درد میں کمی نہیں پہنچا سکتے جبکہ رسٹوکسی کا مریض اس لئے کروٹیں بدلتا ہے اور بار بار حرکت کرتا ہے کہ اس طرح کرنے سے اس کے درد میں قدرے کمی ہوجاتی ہے -

آرسینکم کے درد میں بھی بے چینی اور موت کا خوف پایا جاتا ہے - لیکن یاد رہے کہ آرسینکم کا مریض اتنا کمزور ہوتا ہے کہ بظاہر اس سے حرکت کی توقع نہیں کی جاسکتی لیکن کمزوری بھی اسے مسلسل حرکت سے باز نہیں رکھ سکتی - آرسینکم کے مریض کو انتہائی دماغی بے چینی بھی لاحق ہوتی ہے لیکن وہ جسمانی کمزوری کے باوجود حرکت کرتا رہتا ہے - چہ جائیکہ ایکونائٹ کا مریض کثیرالدم اور قوی الجسہ اور سرخ و سفید فام، پر سکون پڑا کڑتا رہتا ہے -

خوف

خوف سے پیدا شدہ بے ہوشی - حمل کے زمانہ میں ڈر جانے کی وجہ سے اسقاط حمل کا خطرہ یا خوف و ہراس سے پیدا شدہ بد ہضمی - یہاں تک کہ ہیضہ کے ایام میں خوف سے پیدا شدہ ہیضہ تک میں ایکونائٹ مفید ہے - خوف سے پیدا شدہ امراض میں اگنیشیا - اوپیم اور ویریٹرم ایلبم بھی مفید دوائیں ہیں- (اس بارہ میں کیناس انڈیکا کا بیان بھی ملاحظہ کیجئے)

ایکونائٹ کا مریض ڈر کی وجہ سے باہر نکلنے کی جرأت نہیں کرتا اور ہجوم سے گھبراتا ہے - ایکونائٹ کا مریض اپنے رشتہ داروں کو اپنے گرد جمع کر کے وصیتیں کرتا ہے اور آخری رخصت کا

طلبگار ہوتا ہے ۔ لہذا ہمیں ایسے نازک مواقع پر ایکونائٹ کو فراموش نہ کرنا چاہئے ۔ مریض کہتاہے ۔ "میرا علاج بیکار ہے"۔ یہاں تک کہ وہ اپنی موت کا وقت تک معین کردیتا ہے۔ ایسی حالت میں مصلحتہً گھڑی کی سوئیوں کے ہیر پھیر سے مریض کی جان بچائی جا سکتی ہے ۔

ایکونائٹ اعصابی درد میں بھی مفید ہے

عضو ماؤف سن ہو جائے۔ عضو ماؤف میں جھن جھنی ۔ اطراف و اکناف برف کی مانند سرد اور بے حس ۔ احساس جیسے ہاتھ یا پیر ٹوٹ گیا ہو یا بے حس ہو گیا ہو ۔ بائیں کندھے کا درد اوپر سے نیچے کو جاتا ہوا محسوس ہو (کیکٹس ۔کالمیا) گٹھیا کا درد ۔ حاد وجع المفاصل ۔ گھٹنے کی کمزوری سے مریض غلط قدم رکھے اور لڑکھڑا جائے۔ احساس جیسے جوڑوں کے بند ڈھیلے پڑ گئے ہوں ۔ چلتے وقت جوڑوں سے بلا درد کے کھٹ کھٹ کی آواز آئے (گوائیکم) سانس لیتے وقت پشت میں درد ۔ دردگردہ ، سنگ گردہ یا ریگ ، گردہ کے باعث بے حد بے چینی اور گھبراہٹ ، کسی کروٹ سکون نہ ملے ۔ درد گردہ ، درد گھونپنے والا ۔ جان کنی کے مانند ۔ برچھا مارتا ہوا ۔ کاٹتا ہوا ۔ مریض چیخے چلائے ، خود کشی کی کوشش ۔ ولادت کا درد ابتدائی مرحلہ میں، بے حد گھبراہٹ کے ساتھ ۔ بستر سے بھاگنے کی کوشش، قریب کی مستورات سے لپٹ لپٹ جائے اور فوراً ہی جھٹک کر چھوڑ دے ۔ وجع القلب ، گھبراہٹ اور بے چینی کے ساتھ ۔ بار بار پانی کی خواہش ۔ احساس جیسے گلا خشک ہو ۔ غرض یہ کہ ایکونائٹ ہر مرض کے اوائل منزل کی دوا ہے ۔ جب تک کہ مریض میں جسمانی اور دماغی بے چینی ۔ پیاس اور موت کا خوف موجود ہو ، مزمن امراض میں جب کوئی نئی یا حاد تکلیف شروع ہو جائے تو بھی ایکونائٹ مفید ہوگی ۔ یہ خیال غلط ہے کہ جب تک مریض معالج کے پاس آتا ہے ۔ ایکونائٹ کے استعمال کا وقت گذر چکا ہوتا ہے ۔ اکثر اور بیشتر تو ایسا ضرور ہوتا ہے لیکن ہمیں ہر ایسے وقت پر اس دوا کو نہ بھولنا چاہئے جب مریض موت کے خوف سے لرز رہا ہو ، گھبرا رہا ہو یا دل بند ہونے کا خطرہ محسوس کرتا ہو ۔

تعلقات

معاون ۔ آرنیکا (آنکھوں میں چوٹ اور خراش) کافیا (بخار ۔ بیخوابی کے دورے ۔ درد کا ناقابل برداشت ہونا) سلفر ۔

سلفر ، ایکونائٹ کا مزمن ہے یعنی اگر کسی وقت ایکونائٹ کا اثر دیر تک قائم نہ رہے اور اسلئے بار بار استعمال کیا جا رہا ہو تو درمیان میں سلفر کی واحد خوراک ایکونائٹ کے اثر کو دیرپا بنا دیگی ۔

جن کے بعد مفید ہے ۔ آرنیکا ۔ کافیا ۔ سلفر وریٹرم ایلبم ۔

بعد میں مفید دوائیں ۔ آرنیکا ۔آرسینکم ۔ برائی اونیا کیلیکریا کارب ۔ کینتھرس ۔ کوکولس ۔ ہیپر سلفر ۔ اپیکاک ۔ مرکیوری ایس ۔ کیلی برومم ۔ پلسائلا ۔ رسٹوکسی ۔ سیپیا ۔ سلیشیا ۔ اسپونجیا اور سلفر (اگر ایکونائٹ زیادہ مقدار میں دیا گیا ہو تو سلفر)

جن کا اثر زائل کرتی ہے ۔ آرنیکا ۔ اسپراگس (بعض اوقات) بیلاڈونا ۔ برائی اونیا ۔ کیکٹس ۔ کینتھرس ۔ کیمومیلا ۔ کلیڈونیم ۔ سناموسیم ۔ کافیا ۔ کروکس ۔ گلونائین ۔ گریفائیٹس ۔ کیلمیا ۔ کری اوسوٹم ۔ مرکیوری اس ۔ لائیکو پوڈیم ۔ مزیری ام ۔ نکس وامیکا ۔ پڑولیم ۔ سیپیا ۔ سپنجیا ۔ سٹرکنیا ۔ سلفر ۔ تھائربلنم ۔ وریٹرم ۔ وائی برنم اپولس ۔

جو اس کے اثر کو ذائل کر دیتی ہیں ۔ ایسڈ ایسٹک ۔ الکوحل ۔ بیلا ڈونا ۔ سلفر ۔ کیمومیلا ۔ ایسٹری ایس رونیز۔کافیا ۔ نکس وامیکا اور وریٹرم ایلبم ۔

شدت مرض ۔ شام کو ۔ رات میں ۔ بستر سے اٹھنے پر ، عضو ماؤفہ کے بل سونے پر ۔ گرم کمرہ میں ۔ راگ سے ۔ تمباکو کے دھوئیں سے ۔ سرد اور خشک ہوا سے ۔

افاقہ مرض ۔ کھلی ہوا میں۔

مدت اثر ۔ایک گھنٹہ سے کئی ہفتہ تک۔

طاقت مستعملہ 1x سے ۳۰ تک عموماً ۔ بعض معالج ۲۰۰ اور اعلیٰ طاقت میں بھی استعمال کرتے ہیں ۔

آرسنیکم ایلبم سنکھیا سفید - سم الفار ARSENICUM ALBUM

(Arsenious Acid — Arsenic, Arsenious Oxide)

آرسنیکم کے چھ اقسام ہیں۔

۱ - آرسنیکم ایلبم ARSENICUM ALBUM

۲ - آرسنیکم برومیٹم ARSENICUM BROMATUM

۳- آرسنیکم ہائڈرو جنی سیٹم ARSENICUM HYDROGENISTUM

۴ - آرسنیکم آئوڈائیٹم ARSENICUM IODATUM

۵ - آرسنیکم میٹلیکم ARSENICUM METALICUM

۶ - آرسنیکم سلفورٹیم فلیوم ARSENICUM SULPHURATUM FLAVUM

ان سب اقسام میں سے آرسنیکم ایلبم زیادہ مستعمل ہے۔

۲ - آرسنیکم برومیٹم - زیادہ ترمہاسوں (چہرہ کے کیل) پھوڑے پھنسیوں۔ غدودی اورام - آتشکی زخموں اور ذیابیطس کے لئے مفید ہے۔

۳ - آرسنیکم ہائڈروجنی سیٹم - ژیلو فیور (زرد بخار) اور ہیضہ کے خطرناک مراحل میں استعمال ہوتی ہے۔

۴ - آرسنیکم آئوڈیٹم - خنازیری مزاج بیماروں کے نزلہ و زکام میں کارآمد ہے جب رات کو پسینہ، ہلکا ہلکا بخار اور پتلے دست آتے ہوں - جب سب سے پہلے گردے ماؤف ہوں اور پھر کھانسی اور بخار شروع ہو - جب گردے اور دل یکے بعد دیگرے یا یک وقت بیمار ہوئے ہوں۔

(نوٹ) معدنی سنکھیا لوہے اور گندھک کے ساتھ ملا پایا جاتا ہے - اسے ایک بھٹی میں تیز آنچ دیتے ہیں جس سے لوھا اور گندھک پگھل کر علیحدہ ہوجاتے ہیں اور سنکھیا اکسیجن کے ساتھ مل کر ابخرات کی شکل میں بذریعہ (Sublimation) تصعید دوسرے برتن میں سرد ہو کر منجمد ہوجاتا ہے۔

۵ - آرسنیکم میٹلیکم - انتہائی کمزوری اور عوارض ایک خاص ترتیب سے لاحق ہوئے ہوں۔

۶ - آرسنیکم سلفورٹیم - پھلبہری اور آتشکی عوارض کی دوا ہے۔

عام علامات

سخت کرب اور بے چینی - مریض ایک جگہ سے دوسری جگہ پر برابر منتقل ہوتا رہے۔ پژمردگی اور افسردگی - یک بیک اور بہت سخت جلن والا درد۔

شدید پیاس - مریض بار بار پانی پئے مگر تھوڑی مقدار میں - سرد پانی ناموافق ہو۔

تنفس - سانس لینے میں دشواری، حرکت سے خصوصاً سیڑھیاں چڑھنے سے سانس کی تکلیف بڑھ جائے۔

قے - اور اجابت ایک ساتھ جس میں کھانے اور پینے کے بعد شدت ہوجائے۔

شدت مرض - سرد ہوا میں، سرد چیزوں اور لگانے کی سرد دواؤں سے تکلیف میں شدت - اور ایک بجے سے تین بجے رات تک تکلیف بڑھے اور حرکت کرنے سے تکلیف میں اضافہ ہو۔

افاقہ مرض - گرم ہوا، گرم کمرے اور گرم لیپ وغیرہ لگانے سے تکلیفوں میں کمی، پسینہ خارج ہونے سے سکون و آرام۔

آرسنیکم اور ایکونائٹ کی بے چینی کا فرق

بے چینی جتنی زیادہ آرسنیکم میں پائی جاتی ہے کسی اور دوا میں نہیں ہوتی - ایکونائٹ کی بے چینی

سوزشی بیماریوں کے ابتدائی درجے میں اور تیز بخار کے ساتھ ہوتی ہے ۔ آرسنیکم کی بے چینی بعد کے درجوں میں جب مریض کی قوت بڑی حد تک گھٹ جائے ۔ مثلاً ٹائیفائڈ جیسے کم درجہ کے ہلکے بخاروں میں ظاہر ہوتی ہے ۔ ایکونائٹ کا مریض اضطراب الجھن اور خوف کے عالم میں ادھر ادھر پھرتا ہے، جیسے الجھن اور بے چینی اسے ایسا کرنے پر آمادہ کر رہی ہو ۔ آرسنیکم کا مریض اتنا زیادہ کمزور ہوتا ہے کہ الجھن اور بے چینی اسے جس طرف موڑنا چاہے وہ مڑ نہیں سکتا بلکہ وہ چاہتا یہ ہے کہ اسے دوسرے لوگ ایک جگہ سے دوسری جگہ یا ایک بستر سے دوسرے بستر پر منتقل کریں اور اگر وہ خود ذرا بھی کوشش کرے تو بری طرح تھک جائے ۔ ایسے مریض میں موت کا خوف بھی بہت پایا جاتا ہے مگر ایکونائٹ کے خوف کی طرح نہیں ، بلکہ ایک قسم کی بے قراری کے ساتھ اور یہ احساس بھی کہ دوا کا استعمال بیکار ہے کیونکہ مرنے کا وقت آگیا ہے اور یہ کہ وہ ناقابل علاج ہے ۔

دماغی بے چینی

اس دوا میں دماغی بے چینی بھی اتنی ہی زیادہ ہوتی ہے جتنی جسمانی ۔ مزید براں بے قراری کے دورے سے پڑتے ہیں جو رات کو اسے بستر سے اٹھنے پر مجبور کر دیتے ہیں ۔ درد بالکل نہ بھی ہو جب بھی مریض مسلسل جگہ بدلنے اور اگر اتنی طاقت ہو تو ادھر ادھر چلنے کا خواہاں رہتا ہے اور بجز اس کے اس کا کوئی سبب نہیں ہوتا کہ ''وہ بلاحرکت رہ نہیں سکتا'' ۔
جن حالات مرض میں اس دوا کی ضرورت ہوتی ہے ان میں اس کا پہلا قابل دید اثر یہ ہوتا ہے کہ مریض کی بے قراری کم ہوتی جاتی ہے ۔ مریض پر سکون ہونا شروع ہوجاتا ہے ، اس کا درد نمایاں طور پر کم تو نہیں ہوتا مگر اتنا بے قرار نہیں کرتا ۔ وہ اسے بہتر طور پر برداشت کر سکتا ہے ۔ یہ اچھی علامت ہے اور عموماً اس کے بعد اصلاح اور بہتری کی دوسری علامات ظہور میں آتی جاتی ہیں ۔ بیماری خواہ کوئی ہو ۔ اگر یہ مسلسل بیچینی اور خصوصیت کے ساتھ کمزوری زیادہ بھی موجود ہو تو اس قاعدہ میں چنداں فرق نہیں آتا ۔ ایسے حالات میں آرسنیکم کو نہ بھولنا چاہئے ۔
جن دواؤں میں جلن کا احساس اور خصوصیت کے ساتھ حاد (شدید) بیماریوں میں سوزشی کیفیت موجود ہو ، آرسنیکم ان سب کی پیشرو اور رہنما دوا ہوتی ہے ۔ یہ صورت حاد امراض تک ہی محدود نہیں بلکہ اکثر مزمن امراض میں خصوصاً ہٹی (ضدی) نوعیت کے یا ہٹی نوعیت کا میلان رکھنے والے امراض میں بھی پائی جاتی ہے ''میرا خیال ہے کہ مزمن امراض میں جلن کے اعتبار سے سلفر عموماً آرسنیکم سے بہتر دوا ہے ۔ نظام انسانی میں مشکل ہی سے کوئی عضو یا بافت ہو گی جہاں آرسنیکم کی سوزش نہ پائی جاتی ہو ۔ اس عجیب سوزش کو زیادہ تر گرمی یا حرارت سے آرام پہنچتا ہے اور مریض کو اپنی حالت بہتر محسوس ہوتی ہے ۔ مثلاً گرم لیپ وغیرہ اگر ماؤف حصہ پر لگائے جا سکیں تو سکون پہنچاتے ہیں ۔ نیز گرم (Stove) چولہا یا گرم کمرے کی گرمی سے آرام محسوس ہوتا ہے'' ۔

آرسنیکم اور سکیلی کور میں فرق

آرسنیکم کی یہ علامت سکیلی کور کے برعکس ہوتی ہے ۔ کیونکہ متاثرہ عضو میں بظاہر سرد ہونے کے باوجود جلن ہوتی ہے ۔ بلکہ گرم لباس یا سینک ناقابل برداشت ہوتے ہیں ۔ ان کو ڈھانپنا تک گوارا نہیں ہوتا ۔ آرسنیکم میں شدید زکام کے تعلق سے جو تکلیفیں حلق میں پائی جاتی ہیں اور حلق میں جلن اور ناک کے خراش اور اخراج سے جو تکلیف ہوتی ہے ، ان سب حالتوں کو گرم کرنے سے افاقہ محسوس ہوتا ہے ۔

زکام

حلق کی سوزش گرم چیزوں کے کھانے یا پینے سے کم ہوجائے ، یہی وہ بڑی خصوصیت ہے جو ہمیں اس دوا کے اور سیپیا اور مرکیوری اس کے درمیان انتخاب کے قابل بناتی ہے ۔ کیونکہ ان تینوں کی علامات میں بہتا ہؤا زکام پایا جاتا ہے ۔

ایگزیما کا دب جانا

''ایک بار میرے پاس ایک مریضہ بعارضہ شدید درد شکم زیر علاج تھی ۔ اس کی یہ تکلیف ہاتھوں کا ایگزیما (نارفارسی - اجزیما) دب جانے کی وجہ سے پیدا ہوئی تھی ۔ مجھے اس کے ایگزیما کے دب جانے کا کوئی علم نہ تھا ۔ لیکن میں نے آرسنیکم تجویز کیا کیوں کہ درد آدھی رات کو ہوتا اور تین بجے تک رہتا تھا اور اس وقت مریضہ سخت اضطراب کی حالت میں ٹہلا کرتی اور اس کے معدہ میں بڑی جلن ہؤا کرتی تھی ۔ آرسنیکم استعمال کرنے کے بعد اسے درد کا صرف ایک خفیف سا دورہ ہوا لیکن جب میں ایک دن اسے گھر پر

دیکھنے گیا تو اس نے کہا۔ ''ڈاکٹر صاحب! کیا یہ دوا جلدی دانوں کو بھی نکال باہر کرے گی؟'' اس وقت مجھے ایگزیما کا علم ہوا جو اس سے پہلے ایک مرہم کے لگانے سے دب گیا تھا۔ میں نے کہا ''تم جب چاہو ایگزیما کو دبا کر پھر اپنے پیٹ کا درد بُلا سکتی ہو'' مگر وہ اس کے لئے تیار نہ تھی۔

ٹائیفائڈ قسم کے بخار کا علاج

ٹائیفائڈ قسم کے بخار کے لئے آرسینکم ہماری بہترین دوا ہے۔ یہ اس درجہ مفید ہے کہ ڈاکٹر جاہر لکھتے ہیں۔ ''چونکہ آرسینکم کسی اور دوا کے مقابلہ میں متعدی یعنی چھوت لگنے والی بیماری کی بدترین حالت سے زیادہ مطابقت رکھتی ہے۔ اس لئے آرسینکم کی ظاہر کرنے والی علامات کو اپنی انتہائی شدت کے ساتھ تکمیل پانے کے انتظار میں استعمال کرنے میں دیر کرنا ایک غلط طریقہ کار ہے''۔ اور پھر لکھتے ہیں ''اس لئے ہماری رائے یہ ہے کہ مرض کے حملہ کی ابتدا ہی سے آرسینکم معمول سے زیادہ بار دینا چاہئے اور ہمیں اس کا انتظار نہ کرنا چاہئے کہ جب بیماری اپنی بد ترین اور شدید نوعیت اختیار کریگی اس وقت ہی یہ دوا دیں گے۔ میں اسے کوئی معقول وجہ یا اچھا مشورہ نہیں سمجھتا۔ کیونکہ میں نے کبھی کوئی ایسا قاعدہ نہیں بنایا جس کی بنا پر شروع ہی سے یہ فیصلہ کرسکوں کہ فلاں مرض آگے چل کر نہایت شدید اور خطرناک نوعیت اختیار کرلے گا جو آرسینکم کے علامات ظاہر کرنے کے لئے اپنی طرف متوجہ کرے گا۔ اگر ایک طرف ہمیں اس کی ضرورت نہیں کہ ہم کسی بیماری کے اس درجہ شدید ہونے کا انتظار کریں جس سے آرسینکم کی ضرورت ظاہر ہو۔ تو دوسری طرف کسی ایسی حالت کی توقع میں جو ممکن ہے کبھی ظہور میں نہ آئے ہم آرسینکم یا کوئی اور دوا نہیں دے سکتے۔ کیونکہ صرف آرسینکم ہی ایک ایسی دوا نہیں ہے جو ان شدید یا خطرناک امراض کے علاج کرنے کی قابلیت رکھتی ہو۔ ایسی اور دوائیں بھی ہیں ورنہ بالآخر ہمیں اس کا علم کیونکر ہؤا کہ مرض کے مکمل ہونے کے بعد میوریٹک ایسڈ یا کاربوویجی ٹیبلس شافی دوائیں نہیں ہو سکتیں، سوائے اس کے کوئی محفوظ یا سائنٹیفک قاعدہ نہیں ہے کہ مرض کا علاج اس کے تمام درجات میں متوقع حالات یا آئندہ امکانات سے واسطہ رکھے بغیر ظاہر شدہ علامات کو مدنظر رکھ کر کیا جائے۔ ٹائیفائڈ میں آرسینکم کی جتنی علامات پائی جاتی ہیں، یہاں ان سب کا ذکر کرنا بے موقع ہے کیونکہ اس کے لئے بڑی گنجائش کی ضرورت ہے۔ البتہ جی چاہے تو مفصل علامات کا بیان ڈاکٹر راؤ لیلاینتھل یا علاج الامراض کی کسی اور تالیف میں مطالعہ کیا جاسکتا ہے۔

نوبتی یا باری کے بخاروں کی بہترین دوا۔

باری کے بخاروں میں بھی خصوصاً کونین کے غلط استعمال کے بعد آرسینکم ہماری بہترین دوا ہے۔ اور موقع و محل کے مطابق یہاں بھی اس کی دقیق تفرید یا تخصیص ضروری ہے۔

غذائی قنات (نالی)

آرسینکم ہونٹوں سے لے کر مقعد تک قنات غذائیہ پر گہرا اثر کرتی ہے۔ ہونٹ اتنے خشک، پھٹے اور چٹخے ہوئے کہ مریض انہیں تر کرنے کے لئے اکثر زبان ہونٹوں پر پھیرتا ہو۔ زبان مختلف طریقوں سے متاثر رہے۔ وہ خشک اور سرخ ہو۔ اس پر دانے ابھرے ہوئے یا اس پر سرخی کے ساتھ دانہ دار لکیریں موجود ہوں یا چاک (کھریا مٹی) یا سفید رنگ کی طرح یا شیشے کے سے رنگ کی یا خشک بھوری یا سیاہ تہ جمی ہو۔ خصوصاً ٹائیفائڈ بخاروں میں منہ خشک اور زخم دار ہو اور اس میں قلاع (منہ میں زخم ہوجانا) ایسے زخم، آبلے یا پھنسیاں موجود ہوں۔ گلے کا بھی یہی حال ہو۔

پیاس کی شدت لیکن پانی مقدار میں کم پیا جائے

آرسینکم کی پیاس اتنی شدید اور خاص قسم کی ہوتی ہے کہ ناقابل بیان کہی جا سکتی ہے۔ مریض ایک وقت میں پانی مقدار میں بہت تھوڑا پی سکتا ہو۔ معدہ اتنا نازک اور ذکی الحس بن جائے کہ تھوڑا کھانا اور پانی بھی درد اور بے چینی پیدا کر دیتا ہو۔ یا اس سے فوراً متلی ہونے لگے یا اجابت محسوس ہونا شروع ہو جائے۔ یا دونوں کی خلش ایک ساتھ محسوس ہو۔ سرد مشروبات، برف کا پانی، خصوصیت کے ساتھ آئس کریم ناموافق اور ان چیزوں سے بے چینی، غرضیکہ ہر قسم اور ہر درجہ کی چیز جیسے بلغم، صفرا، خون اور کافی کے رنگ جیسا مواد بن کر قے ہو جائے۔

کھانے پینے سے تکلیف میں شدت

معدہ میں خوفناک شدید درد جو ذرا سے کھانے پینے خصوصاً سرد چیز کے استعمال سے بڑھ جائے۔ پیٹ کا درد بھی شدید ہو جائے۔ جس کی وجہ سے مریض ادھر ادھر ہر ممکن وضع کے ساتھ لوٹے اور بل کھائے۔

اسہال

دست ہر قسم کے پتلے پانی جیسے۔ سادہ پاخانہ سے لے کر خون اور نہایت سخت بدبو دار قسم کے دست ہوتے ہوں جن سے بالآخر غذا کی نالی کا بڑا حصہ متاثر ہو جائے۔ اور خونی بواسیر بن جائے۔ اب غور کیجئے تو ان میں سے ہر بیماری میں جو انتڑیوں کی پوری لمبائی میں ہوسکتی ہے اور خفیف ترین خراش سے شدید سوزشی جلن والی اور خبیث وضع تک کی بیماریاں' آرسنیکم کے تحت میں آ جاتی ہیں۔ ہمیں ہر جگہ اس دوا کی خاص اور امتیازی جلن کم و بیش ہر درجہ میں موجود ملیگی اور گرمی سے علامات میں کمی کی کیفیت کچھ کم امتیازی نہ ہو گی۔ نیز نصف شب کو تکالیف شدید تر ہو جانا بھی اس کی ایک خاص علامت ہے۔ اگرچہ یہ حالت ایسی مستقل اور یکساں قسم کی نہیں ہوتی۔

آرسنیکم مرکیوری اس اور سیپیا کا باہمی فرق

آرسنیکم، اعضائے تنفس کی بیماریوں میں بھی مفید ہے۔ سب سے پہلے شدید زکام میں اکثر سیپیا اور مرکیوری اس کے علامات کے درمیان اسے منتخب کرنا پڑتا ہے۔ آرسنیکم کے مخرجات تیز، بہتے ہوئے پتلے ہوتے ہیں جن سے ہونٹ اور ناک کے اطراف کل جاتے ہیں۔ ان میں دیگر دواؤں سے سوزش زیادہ پائی جاتی ہے۔ زکام میں اگر مرکیوری اس سے صرف جزوی طور پر آرام محسوس ہو تو اس کے بعد آرسنیکم اکثر مفید کام کرتی ہے۔

امراض شش - کھانسی

آرسنیکم خاص طور پر پھیپھڑوں کی بہت سی بیماریوں میں مفید ہے جن میں سانس پر بہت بوجھ اور دباؤ محسوس ہو۔ سانس لینے میں ایسی خرخراہٹ پائی جائے جس کے ساتھ کھانسی ہو اور جھاگ دار بلغم خارج ہو۔ مریض زیادہ دیر لیٹ نہ سکتا ہو۔ اسے سانس لینے کے لئے اٹھ کر بیٹھنا پڑے۔ مریض جب بھی حرکت کرے' سانس لینے میں بڑی تکلیف محسوس ہو۔ ہوا کی نالیوں میں کھنچاؤ اور رکاوٹ محسوس ہو۔

دمہ کی ایک مریضہ کا حال

یہ دوا خصوصیت سے ایسے دمہ کے امراض میں مفید ہے جو جلدی عوارض کے دب جانے سے پیدا ہوئے یا بڑھے ہوں، مثلاً نمونیہ (ذات الریہ) جس میں پہلے خسرہ ہو چکا ہو یا پھیپھڑوں کی مزمن شکایات جو ایگزیما کے دب جانے سے لاحق ہوئی ہوں۔ "مجھے ایک دمہ کی مریضہ کا ایک واقعہ یاد ہے جو برسوں سے اس موذی مرض میں مبتلا تھی۔ مجھے اس کے علاج کے لئے آدھی رات کو طلب کیا گیا۔ کیونکہ تیمارداروں کو اندیشہ تھا کہ مریضہ صبح ہونے سے پہلے ہی مر جائے گی۔ میں نے معلوم کیا کہ اس مرض کا دورہ ہمیشہ ایک بجے شب ہوا کرتا تھا۔ اسے آرسنیکم نمبر ۳۰ دیا گیا اور اسی سے اسے کامل صحت ہوگئی"۔

رالن - آر - گرگ نے جو علامات بیان کیں ہیں۔ کہ "شدید" چبھتے ہوئے، ایک جانی، چاقو لگنے کے سے درد، دائیں طرف کے پھیپھڑے کے سرے پر یا اس کے برابر تہائی حصے میں پائے جائیں"۔ نہایت نمایاں علامات ہیں۔ اور ان کی بدولت میں نے پھیپھڑوں کی کئی دیرینہ اور مسلسل شکائیتوں کا علاج کیا ہے۔ اگر بوڑھے اشخاص کے نمونیہ کا آخری درجہ ہو اور اس کے ساتھ فاسد ورم (غانغرایا یا گنگرین) سے پیدا ہونے والا بلغم خارج ہو تو دوسری علامات کے مطابق ہونے کی صورت میں، اس دوا سے بہت سی جانیں بچ جاتی ہیں۔ ذات الجنب، پلورسی، پسلی کے درد اور پھڑکن میں آرسنیکم ہماری بہترین دواؤں میں سے ہے۔

اعصابی نظام، افسردگی، کاربوویج اور میوریٹیک ایسڈ کا فرق

آرسنیکم اعصابی نظام پر گہرا اثر کرتی ہے۔ جس امتیازی بے چینی کی نسبت ہم پہلے بہت کچھ بیان کر آئے ہیں۔ اسی کے ساتھ بہت زیادہ افسردگی۔ افتادگی کا بھی اضافہ کر لیجئے۔ یہ افسردگی بہت سی حاد (شدید) اور مزمن، دونوں

قسم کی بیماریوں میں موجود ہوتی ہے جن میں آرسنیکم کی علامات نمایاں ہوتی ہیں ۔ مثلاً ٹائیفائڈ بخاروں میں کسی دوا کی علامات میں اس سے زیادہ افسردگی نہیں پائی جاتی ۔ اس بارے میں کاربوویج اور میوریٹیک ایسڈ اس دوا کا مقابلہ کرتی ہیں ۔ مگر ان میں فرق یہ ہے کہ آرسنیکم کا مریض چاہتا ہے کہ برابر حرکت کرتا جائے یا کوئی اسے برابر حرکت کراتا رہے اور باقی دو دواؤں میں اس قسم کا کوئی مطالبہ قطعاً نہیں ہوتا ۔ اگو مریض صاحب فراش نہ ہو گیا ہو ۔ تب بھی حاد یا مزمن بیماریوں میں وہ اتنا کمزور ہوجاتا ہے ۔ کہ خفیف ترین محنت سے نڈھال ہوجاتا ہے ۔ اور پڑا رہنا چاہتا ہے ۔ بعض اوقات افسردگی کا یہ انتہائی درجہ بڑی تیزی سے آ پہنچتا ہے ۔

آرسنیکم کی کمزوری کا ایک مرقع !

اب یہاں الفاظ ھی میں ایک ایسی تصویر کھینچی جاتی ہے جس سے مزمن مرض کی اس حالت کا اظہار ہوتا ہے اور جس میں اس دوا کی ضرورت لازمی ہوجاتی ہے مثلاً پہاڑوں پر چڑھنے یا دوسری عضلاتی مشقتوں سے سانس لینے میں دقت محسوس ہو ۔ افسردگی، بے خوابی اور دوسری بیماریاں پیدا ہو جائیں ۔ ایسی حالت سے ظاہر ہوتا ہے کہ مریض کتنا کمزور ہے ۔ علاوہ ازیں اس کمزوری کے ساتھ بیماری کی مختلف شکلیں موجود ہو سکتی ہیں ۔ آپ کہہ سکتے ہیں کہ بیمار کا کمزور ہونا ، ایک عام بات ہے ۔ یہ درست ہے ۔ لیکن آرسنیکم کا مریض اپنی دوسری تکالیف کے تناسب سے زیادہ کمزور ہوتا ہے ۔ یا بظاہر زیادہ کمزور نظر آتا ہے ۔ اور اس میں ایک عام افسردگی پائی جاتی ہے جو کمزوری کے ایسے احساس کے مانند محدود نہیں ہوتی جیسا کہ فاسفورک ایسڈ ، سلینم اور سلفر کے مریضوں کے سینہ کے امراض میں پائی جاتی ہے ۔ یا فاسفورس کی طرح پیٹ کے عوارض میں یا اگنیشیا ، ہائیڈراسٹس اور سیپیا کی طرح معدہ کی شکایات میں پائی جاتی ہے ۔ آرسنیکم کی علامات میں اس افسردگی کی جو اہمیت ہے ۔ اسکی اس سے زیادہ توضیح ہمارے امکان میں معلوم نہیں ہوتی ۔

جب ہم بافتوں کے ذکر کرتے ہیں تو ہم اپنی اس دوا کو قریب قریب ہمہ گیر پاتے ہیں ۔

یہ خون پر بھی یکساں حملہ آور ہوتی ہے اور عفونتی تغیرات ، داغدار بخار، طرفہ اور تپی وغیرہ امراض کا باعث ہوا کرتی ہے ۔ (مراد یہاں کثیر مقداری تجربات سے ہے)

یہ وریدوں پر بھی اثر کرتی ہے ۔ وریدوں کی گانٹھیں آگ کی طرح جلتی ہوں ۔ رات کو شدت ہو جاتی ہو ۔

یہ آبدار جھلیوں پر بھی اثر کرتی ہے جس کی وجہ سے آبدار رطوبت افراط سے خارج ہوتی ہے ۔

یہ دوا غدودوں پر بھی اثر انداز ہوتی ہے جو سخت ہو جاتی ہیں یا ان میں پیپ پڑ جاتی ہے ۔

یہ ھڈیوں کی سطح مرتفع پر بھی اثر انداز ہوتی ہے ۔

یہ جوڑوں پر اثر کرتی ہے ۔ جس کی وجہ سے زرد ورم اور سوزشی درد ہوتا ہے ۔

یہ سوزشی ورموں کا سبب بنتی ہے ۔ جن کے ساتھ سوئی کے سے چبھنے اور جلن والے درد ہوتے ہیں ۔

یہ عام استسقاء لحمی (سؤالقنیہ) کا باعث ہوتی ہے ۔ جس کے ساتھ جلد زرد ، موم کی سی یا مٹی کے رنگ جیسی ہو جاتی ہے ۔ پیاس بہت لگتی ہے ۔ (ایپس میں ایسی کوئی علامت نہیں پائی جاتی)

یہ تیزی سے لاغری اور بچوں میں سوکھا پن پیدا کرتی ہے ۔

یہ زخم پیدا کرتی ہے جو وسعت میں برابر بڑھتے رہتے ہیں ۔ زخموں میں آگ سی جلن ہوتی ہے ۔ سوتے میں بھی درد ہوتا ہے ۔ اخراج کثیر مقدار میں یا تھوڑا ہوتا ہے ۔ جس کی تہ نیلی ، سیاہ یا چربیلی ہوتی ہے ۔ (یہ تمام ذکر سمیاتی مقدار کا ہے ورنہ ہومیوپیتھک مقدار و تقلیل میں تو آرسنیکم ان تمام عوارض کا شافی علاج ہے)

حمرہ بلخیہ (Anthrax)

حمرہ یا انگارے کی بیماری میں آگ کی سی سوزش ہوتی ہے ۔ جلد سرد ، نیلگوں اور جھلی کی طرح خشک ہوتی ہے جس پر سے بڑے بڑے قشر (چھلکے) اترتے ہیں ۔
"سفاسلوس یا سقاقلوس*" (ایک نہایت

* سقاقلوس ۔ یونانی زبان میں اس لفظ کے معنی ہیں 'عضو کا مردار و بے حس ہونا' ، جیسے اصطلاح طب میں ایک بڑے خبیث ورم کو کہتے ہیں جو غلیظ خون اور فاسد مادے سے بدن کے کسی حصے میں ، خصوصاً شرائین دماغ میں پیدا ہوتا

خراب اور خبیث ورم (Sphacelus) سیاہ نظر آتے ہیں ۔ یا آگ کی طرح جلتے ہیں ۔

غانغرایا یا غنغاریہ* (گنگرین Gangrene) جس میں گرمی سے افاقہ ہو (شدت ، سکیلی کور) جلد چوبی کی طرح خشک اور بیجان یا خشک جس پر سے چھلکے اترتے ہوں ۔

اس دوا کی جلدی تکالیف بیشتر خشک اور چھلکے دار اور تقریباً ہمیشہ جلن والی ہوتی ہیں ۔ یہ دوا ہماری ان بہترین دواؤں میں سے ہے جن کے عوارض ماضی کے دبے ہوئے یا باز گشتی دانوں ، یا پھنسیوں وغیرہ کی بنا پر رونما ہوتے ہیں ۔ آرسینکم مزمن ایگزیما (نار فارسی) کے لئے بھی مفید ہے ۔ لیکن یہاں ان باطنوں کے امراض کو جن میں یہ دوا فائدہ کرتی ہے پوری تفصیل سے بیان کرنا ، اس تالیف کی حدود سے باہر اور ناممکن ہے ۔ بایں ہمہ آرسینکم کوئی اکسیری دوا نہیں البتہ ہر دوسری دوا کی طرح اس کا انتخاب بھی مماثل علامات کی بنا پر ہونا چاہئیے ۔ ورنہ نتیجہ میں ناکامی ہونا لازمی ہے ۔ اس کی کلیدی علامات بے چینی، جلن، افسردگی اور آدھی رات کو یا اس کے بعد تکالیف میں شدت ہو جانا ہے ۔

خلاصہ علامات آرسینکم ایلبم —

جلن جو گرم سینک ، گرم ہوا اور گرم ماحول میں افاقہ پذیر ہو (کیپسیکم) لیکن درد سر پر پانی ڈالنے اور سرد رکھنے اور کھلی تازہ ہوا میں رہنے سے آرام پائے ۔ پیاس تھوڑے تھوڑے پانی کی بار بار ۔ پانی گھونٹ گھونٹ بار بار پیا جائے (برائی اونیا ، پیاس گاہ بگاہ لیکن جب لگے تو گرم پانی کثیر مقدار میں پیا جائے)

نزلہ و زکام بیرونِ کمرہ زیادتی پذیر لیکن گرمی میں افاقہ (یہاں آرسینکم اور ایلیم سیپا سے موازنہ کر لینا چاہئے) ۔

بے چینی ۔ اضطراب ۔ جلن ۔ سوزش ۔ نقاہت ، بدنی و ذہنی ۔ کمزوری ۔ تمام علامات کا نصف شب کے بعد تیز تر ہوجانا ۔

بے چینی ، مریض کو ایک جگہ سے دوسری جگہ، ایک بستر سے 'دوسرے بستر پر ۔ ایک گودی سے دوسری گودی میں منتقل کئے رکھتی ہے ۔ یہی حال رسٹوکسی کا بھی ہوتا ہے لیکن آرسینکم کی بے چینی ہر وقت ۔ رسٹوکسی کی بے چینی جب مریض کچھ دیر آرام کرے ، اس کے بعد ۔

تعلقات

معاون ۔ ایلیم سیپا ۔ کاربوویج ۔ فاسفورس ۔ پائرو جینم ۔ آرسینکم ان عوارض کی دوا ہے جو تمباکو کھانے ، شراب نوشی ، سمندر میں نہانے ، مصالحہ دار گوشت کے آنتوں میں گلنے سڑنے کی سمیت ، زخموں کی بوسیدگی ، مویشیوں کی زہریلی عفونتوں اور زہریلے کیڑے مکوڑوں کے ڈسنے سے پیدا ہوتے ہیں ۔

شدت مرض

نصف شب کے بعد (۱-۲ بجے رات یا دوپہر تک) سردی سے ۔ سرد پینے یا خوردنی اشیاء سے ۔ ماؤف جانب لیٹنے پر یا سر ہموار یا نیچا رکھکر سونے پر ۔

افاقہ مرض

گرم پوشش ، سینک یا ٹکور سے (سردی سے افاقہ ۔ (سکیلی کور) سوائے سردرد کے جو سردی پہونچانے سے افاقہ پذیر ہوتا ہے ۔ یہی حال سپائجیلیا میں پایا جاتا ہے۔

درد اگرچہ سوزشی ہو لیکن گرمی سے تسکین پائے ، آرسینکم کی واحد علامت ہے ۔

طاقت مستعملہ

۶ - ۳۰ - ۲۰۰ - ہزار - دس ہزار

ہے۔ اس کی وجہ سے دوران خون بند ہوجاتا ہے ۔ عضو کی حرارت غریزی مردہ ہوجاتی ہے ۔ اور اس کے خون میں عفونت آجاتی ہے ۔ اور عضوماؤف کا رنگ سیاہ پڑ جاتا ہے ۔ اس میں حس باقی نہیں رہتی ۔

* غانغرایا ۔ وہ خبیث ورم جو عضو کو ناکارہ کر دے لیکن ابھی اس میں حس باقی ہو ۔ مجازاً دماغ کے اس ورم کو کہتے ہیں ۔ جو اس کی شرائین میں متعفن اور غلیظ خون سے پیدا ہوتا ہے ۔ اور اس کی ساخت کو تباہ کر دیتا ہے ۔

رس ٹوکسی کو ڈنڈران

RHUSTOXI CONDENDRON
(Poison Ivy)

یہ پودا جنوبی امریکہ کی پیداوار ہے۔ اس کے تازہ پتوں سے خارجی و داخلی استعمال کا ہومیوپیتھک ٹنکچر تیار کیا جاتا ہے۔ اسے ہانمن نے خود ہومیوپیتھک ”گنجینہ علامات ادویہ“ میں ۱۸۱۶ میں شامل کیا۔

انتباہ۔ اس کا ٹنکچر چونکہ جلد میں بثور اور سمیت پیدا کر دیتا ہے لہذا ٹنکچر کو بااحتیاط برتنا چاہئیے۔

عام علامت

زبان۔ خشک یا اس پر مواد کی تہ جمی ہو لیکن اسکا سامنا سرا تکون سرخ بنا رہتا ہو۔

بے چینی بہت زیادہ ہو۔ مریض ایک وضع میں لیٹا نہ رہ سکے۔ اکثر کروٹیں بدلتا رہے جس سے عارضی سکون ہو۔ لیکن جلدی بعد دوسرا پہلو بدلنے پر مجبور ہو جائے۔

سکون کے بعد حرکت شروع کرنے پر پیروں میں لنگڑا پن اور اکڑن محسوس ہو۔ صبح جاگنے اور اٹھ کر بیٹھنے پر بھی یہی حالت درپیش ہو۔ مسلسل حرکت سے تکلیف میں افاقہ ہوجائے۔

الحمراء (نارفارسی) یا سکارلٹ فیور جس کے ساتھ ساتھ آبلہ دار دانے اور امتیازی بے چینی بھی موجود ہو۔ وہ تمام امراض جو ٹائیفائڈ کی نوعیت کے ہوں اور ان کے ساتھ امتیازی وضع کی تکونی سرخ سرے والی زبان اور بے چینی پائی جائے۔ مریض ہلکے گہرے نیند کے جھونکوں میں ہذیانی حالت اختیار کر رہا ہو۔ ہذیان کی کیفیت مستقل بنتی جا رہی ہو۔ بے چینی میں ادھر ادھر کروٹیں بدلی جائیں اور ہذیان میں جفاکشی کے خواب دیکھے جاتے ہوں۔ (مریض کی یہ کیفیت اس کے چہرہ سے محسوس کی جا سکتی ہے)۔



رسٹوکسی کو ڈنڈران کا پودا ۔ اس تصویر میں شناخت کے لئے پتے خصوصی توجہ کے طالب ہیں۔

لوازمات

شدت مرض ۔ خاموش بیٹھنے، یا ایک حالت میں لیٹے رہنے اور اٹھنے بیٹھنے یا دیگر حرکت کرنے پر درد اور تکلیف میں شدت۔ نیز سرد و تر موسم میں اور کسی وزن کے اٹھانے یا مشقت کرنے اور پسینہ کی حالت میں بھیگ جانے سے تکلیف میں زیادتی ہو جائے۔

افاقہ مرض ۔ لگاتار حرکت کرنے، گرمی پہنچنے، خشک ہوا یا موسم سے اور سخت فرش پر لیٹنے سے ہر تکلیف میں کمی ہو (درد کمر) عضلاتی وجع المفاصل (گٹھیا) عرق النسا (لنگڑی کا درد)، بائیں جانب (کالوسنتھ) بائیں بازو میں درد، بہ شرکت امراض قلب۔

کھلی ہوا کا اثر قبول کرنے کی حس بہت بڑھ جائے۔ مثلاً اوڑھنے کی چادر سے ہاتھ باہر نکالا جائے تو کھانسی آنے لگے۔ (برائٹا کارب' ہیپر سلف)

پشت میں غذا کے لگنے پر شانوں کے درمیان درد۔

سردی کے دوران میں خشک کھانسی، ستانے والی، تھکا دینے والی، لیکن گرمی سے چھپاک یعنی پتی اچھل آئے۔

بے چینی کی اہم دوا۔ ہمارے ہاں بےچینی کی دواؤں میں رسٹوکسی اہمیت کا تیسرا درجہ رکھتی ہے۔ اس کی یہ امتیازی حیثیت ٹیس والے درد اور دکھن کی نوعیت کے سبب ہوتی ہے جس میں حرکت سے عارضی طور پر سکون ہو جاتا ہے۔ اس میں ایک طرح کی داخلی بے چینی بھی پائی جاتی ہے جو خالص عصبی نوعیت کی ہوتی ہے جس کے باعث مریض تھوڑے تھوڑے وقفہ بعد حرکت کرنے کا خواہاں رہتا ہے۔ یہ کیفیت جب کوئی خاص قسم کا درد نہ بھی ہو، پھر بھی موجود پائی جاتی ہے لیکن یہ داخلی بے چینی اس درجہ کے قریب نہیں ہوتی جیسی کہ ایکونائٹ اور آرسنیکم میں پائی جاتی ہے۔

برائی اونیا اور رسٹوکسی

برائی اونیا کی طرح رسٹوکسی کی امتیازی خصوصیت بھی اس کی لازمہ شدت و خفت کی بنا پر قرار دی گئی ہے۔ مثلاً برائی اونیا میں حرکت کی وجہ سے علامات میں جو شدت پائی جاتی ہے وہ رسٹوکسی کی اس شدت سے کم نمایاں نہیں ہوتی جو مریض میں سکون، لیٹنے یا بیٹھنے ار لاحق ہوتی ہے۔

رسٹوکسی، ایکونائٹ، برائی اونیا اور آرسینکم کا موازنہ۔

مریض ایک طرف سے دوسری طرف اسی طرح کروٹیں بدلتا ہے جس طرح ایکونائٹ اور آرسنیکم کا مریض۔ رسٹوکسی میں حالت کی تبدیلی سے افاقہ ہوتا ہے۔ باقی دو میں ایسا نہیں ہوتا۔ برائی اونیا میں مریض جتنی زیادہ حرکت کرتا ہے اتنا ہی اس کی تکلیف اور بڑھتی ہے۔

حرکت، نشست و برخاست سے آرام۔

اس کے خلاف رسٹوکسی کا مریض جتنی زیادہ اور دیر تک حرکت کرتا رہے، اتنا ہی آرام و سکون سے ہمکنار ہوتا ہے حتیٰ کہ وہ حرکت کرتے کرتے تکان محسوس کرنے لگتا ہے اور یہ امر مجبوری لیٹنا یا بیٹھتا ہے۔ حاد قسم کے بخار مثلاً سکارلٹ فیور اور ٹائیفائڈ فیور نیز باری کے موسمی بخار کے درجۂ حرارت میں مسلسل حرکت کئے جانا ہی مریض کے سکون کا واحد ذریعہ ہوتا ہے۔ مزمن وجع مفاصل کے دیرینہ امراض میں بھی مریض حرکت کرنے سے افاقہ محسوس کرتا ہے۔ اسے حرکت شروع کرنے پر اگرچہ پہلے تکلیف ہوتی ہے لیکن جیسے جیسے وہ حرکت جاری رکھتا ہے، اسے سکون اور راحت محسوس ہونا شروع ہو جاتی ہے بلکہ اس بارہ میں یہ کہنا بے جا نہ ہوگا کہ تکالیف خواہ حاد ہوں یا مزمن، ان کا مریض زیادہ دیر تک سکون کی حالت میں پڑے رہنا پسند نہیں کرتا کیونکہ ٹیس شروع ہو جاتی ہے اور اسے حرکت کرنے پر مجبور ہونا پڑتا ہے۔ خواہ ابتداً حرکت سے اسے تکلیف ہی کیوں نہ ہو۔ رسٹوکسی کے بے چینی پیدا کرنے والے درد ایسے تکلیف دہ نہیں ہوتے جیسے ایکونائٹ اور آرسنیکم میں پائے جاتے ہیں۔ اور نہ طبیعت میں آرسنیکم جیسی پست ہمتی اور افسردگی ہوتی ہے، نہ ایکونائٹ کا سا اشتعال اور جوش و خروش۔

بے چینی کی تین دوائیں

ٹائیفائڈ بخار کی اقسام میں رسٹوکسی اور آرسنیکم کی علامات اکثر اور ایکونائٹ کی علامات کبھی کبھی یا مطلقاً نہیں پائی جاتیں لیکن بے چینی کے اعتبار سے یہ تینوں دوائیں برابر کا درجہ رکھتی ہیں۔

اگر اصل ٹائیفائڈ فیور میں جیسا کہ بعض اصحاب کا خیال ہے، آرسنیکم ادویہ کی فہرست میں سب سے افضل ہے تو دوسری بیماریوں میں جو ٹائیفائڈ کی مشابہ علامات رکھتی ہوں، رسٹوکسی بھی اتنی ہی ترجیح کی دعویدار ہے۔

ٹائفس بخار

لفظ ٹائیفس کے لغوی معنی 'دھواں' اور 'مخبوط الحواس کر دینے والا' ہیں۔ اب ٹائفس کی تمام شکلوں کو جو دماغی، شکمی، نمونیائی، ٹائفس کے نام سے مشہور ہیں ایک ساتھ نظر میں رکھا جائے تو جہاں دوسری دواؤں کی علامات ملینگی، رسٹوکسی کی علامات بھی نمایاں موجود پائی جائینگی۔ جب کبھی بخار یا سوزشی امراض میں احساسات میں خلل پیدا ہوجائے یا مخبوط الحواسی شروع ہوجائے، اس کے ساتھ معمولی درجہ کا هذیان ہو اور مریض آهستہ آهستہ بڑبڑائے، زبان خشک ہو وغیرہ تو ان حالات میں ہمیں رسٹوکسی ضرور یاد آ جانا چاهئے۔

امتیازی علامت ، زبان پر تکونی سرخی ۔

پیچش ، نمونیا سکارلیٹینا وغیرہ ۔ خشک یا سیاہ میل کی تہ والی زبان جس کے سرے پر تکونی سرخی پائی جائے ، اس دوا کی مخصوص علامت ہے ۔ محسوسات کا اس طرح مختل ہونا یا زبان کے سرے کی یہ تکونی سرخی ، پیچش ، ورم باریطون ، نمونیا ، سکارلیٹینا ، وجع مفاصل ، خناق ، غلبۂ صفرا ، نوبتی بخار ، ٹائیفائڈ بخار میں پائی جا سکتی ہے ۔ بیماری کا نام یا مقام کچھ ہی ہو اگر امتیازی علامات بھی پائی جائیں تو شفایابی میں ان سے کوئی فرق نہیں پڑتا ۔ رسٹوکسی کا تقاضا کرنے والی ، خبط الحواسی کی یہ علامت جو مذکورہ بالا بیماریوں میں پائی جاتی ہے ، ہایوسائمس یا اوپیم کی خبطالحواسی کی طرح گہری اور شدید نہیں ہوتی ۔ البتہ بپٹیشیا ، نکس موسکیٹا ، لیکے سس یا فاسفورک ایسڈ جیسی دواؤں کی بدحواسی رسٹوکسی سے زیادہ مشابہ ہوتی ہے ۔ رسٹوکسی کا ہذیان اتنا شدید نہیں ہوتا جتنا کہ بیلاڈونا ، ہائیوسائمس اور سٹرامونیم کا ۔ رسٹوکسی میں خبطالحواسی اور ہذیان دونو نرم اور ہلکی قسم کے ہوتے ہیں مگر باقاعدہ اور مسلسل ۔ رسٹوکسی میں بے چینی ضرور موجود ہوتی ہے ۔ مریض ادھر سے ادھر کروٹیں بدلتا رہتا ہے اور اسی حالت میں بے قرار بھی رہتا ہے ۔ اسے اپنی حالت کے متعلق کوئی علم نہیں ہوتا ، وہ یہ نہیں جانتا کہ اس کے گرد و پیش کیا ہو رہا ہے ۔ رسٹوکسی کی مریضہ سوالات کا جواب دیتی ہے اور غالباً صحیح جواب بھی دے دیتی ہے لیکن علالت میں جو کچھ اس پر گزرتا ہے ، مابعد اسکے متعلق وہ کچھ بتا نہیں سکتی ۔ بیماری کا عرصہ خواہ دنوں کی بات ہو یا ہفتوں کی ۔

رسٹوکسی ، بپٹیشیا اور آرنیکا قریب قریب ایک دوسرے سے مشابہ دوائیں ہیں اور اس لئے بعض اوقات ان میں سے ایک کا انتخاب مشکل ہو جاتا ہے لیکن آئندہ جب ہم آخرالذکر دو دواؤں کا ذکر کرینگے ، تو ان سب کا امتیازی فرق واضح کر دینگے ۔

نوبتی بخار میں سردی کے ساتھ کھانسی

نوبتی بخار میں سردی کے دوران میں کھانسی ہونا ایک ایسی خصوصیت ہے جو ڈاکٹر کیرول ڈنہم نے بیان کی ہے اور جیسا کہ ہمیں بھی آزمانے کا اتفاق ہوا ہے ، رسٹوکسی کی بہت معتبر علامت ہے ۔

رسٹوکسی ریشہ دار ، عضلاتی اور خلیہ دار بافتوں پر خصوصیت سے اثر کرتی ہے ۔ عضلات سخت ، کشیدہ اور دکھتے محسوس ہوتے ہیں ۔ یہ سختی اور کشیدگی ، مفاصلی درد والی نوعیت کی ہوتی ہے یا کھینچنے ، تاننے ، بھاری بوجھ اٹھانے یا کسی قسم کی شدید جسمانی ورزش کرنے ، یا سردی لگنے ، خصوصاً نمناک سرد ہوا لگنے سے لاحق ہو جاتی ہے ۔

یہ کشیدگی یا کھنچاوٹ کی حالت صرف عضلات تک ہی محدود نہیں رہتی بلکہ جسم کے وتروں ، رباطوں اور جوڑوں کی غشاؤں پر بھی مشتمل ہو سکتی ہے ۔ یہاں تک کہ پشت کے عضلات اور ریڑھ کی غشاؤں تک کے امراض موچ آ جانے ، ہوا لگ جانے ، مرطوب زمین پر ، یا گیلی چادروں میں اور گیلے فرش پر سونے یا زور کی بارش میں خصوصاً پسینہ آتے وقت بھیگ جانے سے پیدا ہو سکتے ہیں ۔

کمر کا درد

رسٹوکسی حقیقتاً ہر درد کی بہترین دوا ہے ۔ ماؤف مقام کوئی بھی ہو ، عضلات کسی عضو کے ہوں ، ان میں کھنچاؤ ہو یا ہوا لگ جانے سے ان میں لنگڑا پن اور دکھن پیدا ہوجائے تو تشخیص اور تجویز دوا میں کوئی خاص فرق نہ پڑیگا اور دوا رسٹوکسی ہی رہے گی ۔

رسٹوکسی کی امتیازی علامت لگاتار حرکت سے آرام ہے ۔

اور اگر یہ بڑی امتیازی علامت یعنی لنگڑا پن اور اکڑن ، آرام کے بعد ، پہلی بار حرکت کرنے پر محسوس ہو یا صبح کو اٹھتے وقت بھی حالت موجود ہو اور لگاتار حرکت کرنے سے آرام محسوس ہو ، پائی جائے تو سب سے پہلے ذہن میں رسٹوکسی ہی کا خیال آنا چاہیئے ۔

رسٹوکسی، سکارلیٹنا کے دوران میں کان کے غدود یا جبڑے کے نیچے کی غدودوں کے ورم، یا خناق میں خلوی بافتوں کے ورم، یا حدقہ چشم کے خلوی بافتوں Orbital Cellulitis کی سوزش کے لئے بھی مفید دوا ہے۔

جلدی امراض: آبلہ دار دانے: آبلہ دار قسم کا سرخبادہ۔ جلدی امراض میں بھی رسٹوکسی ہماری بہترین دوا ہے۔ ایسا کوئی شخص بھی جسے رسٹوکسی کے زہر کی سرائیت ہوئی ہو، اس بات پر شبہ نہیں کرسکتا کہ رسٹوکسی جلدی امراض پیدا کرنے کی خاصیت نہیں رکھتی۔ لہذا اسی بنا پر تو ہم اپنے قانون علاج کے مطابق رسٹوکسی سے جلدی امراض میں شفایابی کی توقع رکھتے ہیں۔ چنانچہ اس بارہ میں ہمیں کبھی مایوسی نہیں ہوئی۔ رسٹوکسی کی سمیت کے بثور یا دانے آبلہدار ہوتے ہیں۔ اگر آبلہ دار قسم کے سرخبادہ کے ساتھ اس دوا کی بے چینی اور ذکی الحسی بھی پائی جائے تو ایسے مریض کو رسٹوکسی سے بہت جلد شفا ہوجاتی ہے۔ یہی حال سکارلٹینا کا ہے۔ بخلاف اس کے اگر ہم جلد سرخ چکنی اور چمکدار دیکھ پائیں اور اس کے ساتھ تیز بخار اور ہذیان ہو تو رسٹوکسی سے کوئی فائدہ نہ ہوگا۔ چنانچہ ایسی حالت کے لئے بیلا ڈونا یا اس قسم کی جلدی علامات کی حامل کوئی اور دوا تلاش کرلی پڑیگی۔

ایپس، کینتھرس، لیکے سس، ایلینتھس اور دوسری اسی قسم کی دواؤں میں سے اگرچہ ہر ایک دوا ان شدید موتی جھارا والے بخار (Exanthemata) میں اپنی خاص جلدی شکل و شباہت کی حامل ہوتی ہے۔ لیکن یہ امر بھی یاد رکھنے کے قابل ہے کہ تجویز دوا میں کسی دوا کی رہنما علامت، صرف اس کی جلدی شکل و شباہت ہی نہیں، بلکہ اس کے علاوہ دیگر علامات بھی ذہن نشین رہنی چاہئیں۔ مثلاً اگر چیچک میں دانے سرمئی رنگ کے ہو جائیں اور ٹائیفائڈ کی علامات درمیان حائل ہو جائیں، تو ایسی صورت میں رسٹوکسی کامیاب بھروسہ سے دی جاسکتی ہے۔

قوبا منطقیہ - (Herpes Zoster) قوبا[1] منطقیہ میں غالباً رسٹوکسی سے زیادہ مفید کوئی دوسری دوا نہیں ہوسکتی۔

حاد اور مزمن جلدی امراض - رسٹوکسی جتنی حاد جلدی امراض میں مفید ہے، مزمن جلدی عوارض میں بھی اس سے کم فائدہ بخش نہیں۔ آبدار قسم کا اگزیما، اکثر اس سے اچھا ہو جاتا ہے۔ ایسا اگزیما جس میں خارش بہت ہو اور جسے کھجلانے سے تسلی بخش سکون نہ ہو، ایسی تمام صورتوں میں جبلی علامات، مقامی یعنی جلدی علامات کے برابر کا درجہ رکھتی ہیں۔ جہاں تک دوا میں طاقت کا تعلق ہے، میں نے ایسے اعلیٰ اور ادنےٰ دونوں طاقتوں میں استعمال کیا ہے اور ہر حالت میں مفید پایا ہے لیکن MM پوٹنسی جو میں نے خود اپنے (Potentizer) (آلہ دوا ساز) پر بنائی، میرے تجربہ میں اتنی کارآمد ثابت ہوئی کہ میں اس کے ذکر سے باز نہیں رہ سکتا۔

خلاصہ علامات رسٹوکسی

بے چینی جو رات کو زیادہ ہو۔ مریض چلنے اور حرکت کرنے پر مجبور۔ کروٹیں بدلتے رہنا۔ (آرسنیکم۔ ایکونائٹ۔) بے حسی و بدحواسی اور خفیف قسم کا ہذیان جو خصوصاً ٹائیفائڈ اور آنتوں کے سوزشی بخار میں پایا جائے۔

زبان۔ میلی یا خشک اور سامنا سرا بصورت تکون سرخ۔

آبدار دانے۔ قوباء اور سرخبادہ (آرسنیکم۔ ایپس)

---

[1] قوبا منطقیہ (Herpes Zoster) ایک جلدی بیماری ہے، جس میں چھوٹی چھوٹی باہم ملی ہوئی گول پھنسیاں نکلتی ہیں۔ ان میں سوزش اور خارش ہوتی ہے۔ اگر کسی سبب سے یہ دانے دب جائیں تو شدید قسم کا عصبی درد پیدا ہوجاتا ہے۔ میرے ایک مریض کو میزریم نمبر ۳۰ سے شفا ہوئی جہاں رسٹوکسی ناکام رہی۔
محمد مسعود

شدت مرض

بصورت ابتدائی حرکت ۔ موچ آ جانے یا وزن اٹھانے سے ۔ (اگر حرکت کی ہر حالت میں شدت مرض ہو تو برائی اونیا دینا چاہئے) سرد نمناک موسم اور تازہ کھلی ہوا میں شدت مرض ، جاڑا یا سردی لگنے کے دوران میں کھانسی ۔ ملیریا میں ہاتھ ننگے کرنے پر لرزہ ۔

بائیں بازو میں درد خصوصاً جب دل کا عارضہ بھی ساتھ ہو (کیکٹس ۔ کالمیا ۔ ٹبیکم)

اگر درد دائیں بازو میں ہو تو فائی ٹولیکا ۔ للئیم ٹگرینم)

آنکھوں کے پپوٹے سخت اور بھاری (کوسٹیکم ۔ جلسی میم ۔ کالمیا)

کھڑا ہونے پر چکر ۔

گلے اور حلق کے غدود ۔ متورم (بیلاڈونا ۔ مرکیوری اس ۔۔ بیریٹا کارب خصوصاً گلسوؤں کی حالت میں) رونا بلاوجہ (لائکوپوڈئم ۔ پلساٹلا)

تعلقات

معاون ۔ برائی اونیا ۔ کیلکیریا کارب ۔ میگنیشیا کارب ۔ میڈورینم ۔ فائی ٹولیکا ۔

مخالف ۔ ایپس، رسٹوکسی کے پہلے یا بعد استعمال نہ کرنی چاہئیے ۔

دیگر مشابہ دوائیں جن سے امتیاز لازم ہے ۔ آرنیکا ۔ برائی اونیا ۔ روڈوڈنڈران ۔ لیٹرم سلف ۔ سلفر ۔

طاقت مستعملہ ۔ ادنیٰ و اعلیٰ دونو طاقتیں مفید ۔ عام مستعمل نمبر ۳۰

—— o ——

بیلاڈونا BELLADONNA ۔ سُچی ۔ بیلروج
(Deadly Nightshade)

مقام پیدائش ۔ بیلاڈونا مغربی ایشیا اور یورپ میں عام پیدا ہوتی ہے ۔



ڈاکٹر ایس ڈبلیو فالن نے انگلش ہندوستانی ڈکشنری مطبوعہ لاہور ، رائے گلاب سنگھ اینڈ سنز ۱۸۸۳ء میں بیلاڈونا کا ترجمہ عنب الثعلب اور مکو لکھا ہے ۔ یہ ترجمہ اس دوا کے مترادف نام کے اعتبار سے تو غلط ہے لیکن خواص الادویہ کی مماثلت سے درست کہا جاسکتا ہے کیونکہ جس طرح بیلا ڈونا ، ورم کی دوا ہے ۔ اس طرح عنب الثعلب بھی ورم، سوجن اور خون کے اجتماع و جمود کو تحلیل کردیتی ہے ۔

بیلا ڈونا پاکستان میں کوہ مری کے قریبی جنگلوں ۔ چھانگلا گلی ۔ پت ریتا ۔ کالا ٹوپ ۔ اور ہندوستان میں ڈلہوزی ۔ چمبہ ۔ وادی کلو ۔ ناگر اور منالی کے گرد و نواح اور شملہ کے قریب سرکانڈ اور ناگ کیلو کے مضافات میں پائی جاتی ہے ۔ اس کے پھول جولائی سے اکتوبر میں نکلتے ہیں ۔ نومبر میں پورے جوبن پر ہوتی ہے لیکن شدید سردیوں میں مرجھا جاتی ہے ۔ البتہ موسم بہار میں پھر سوکھی سڑی ٹہنیوں میں سرسبزی پیدا ہو جاتی ہے ۔

عام علامات

بیلاڈونا میں تمام التہابی عوارض کے لئے، سر کی علامات بہت واضح پائی جاتی ہیں ۔ مثلاً درد ۔ چہرہ سوجا ہوا اور سرخ ، گردن کی شاہ رگوں میں تڑپ ، ہذیان ، تشنج ، جھٹکے اور پھڑکن ٹکٹکی باندھی آنکھیں ۔ چمک دار، سرخ آنکھوں میں

بدن اترا ہوا ، پہلے پتلیاں سکڑی ہوئی ، پھر بہت پھیل گئی ہوں -

منہ اور حلق بہت خشک اور سرخ اور بعض اوقات بڑی حد تک سوجا ہوا ، اسی تناسب سے تمام غشائی جھلیں (منہ - ناک - کان اور حلق وغیرہ) بھی خشک اور گرم ہوں -

درد یکایک پیدا ہو اور تھوڑی دیر بعد اسی طرح یکایک غائب بھی ہو جائے -

جلد بہت سرخ اور گرم ، تپش کی لہریں سی نمایاں طور پر نکلتی محسوس ہوں - بدن کو چھونے سے ہاتھ جلے - لیکن جسم کے ڈھکے ہوئے حصوں سے پسینہ خارج ہو - متعدد اقسام کی سوزشیں جو ایک مرکز سے شعاعوں کی صورت میں محیط و اطراف میں پھیلتی محسوس ہوں -

اوازمات

شدت - ۳ بجے دوپہر کے بعد یا آدھی رات کے بعد ، پوشاک اتار دینے ، یا ہوا کا جھونکا لگنے اور لیٹے رہنے سے شدت عوارض -

افاقہ - ملبوس رہنے اور سر اونچا رکھ کر لیٹنے سے عوارض میں افاقہ - سردی لگ جانے کا آسان میلان طبع - ہوا کے جھونکے سے جلد متاثر ہوجانا خصوصاً سر برہنہ ہو جانے کے وقت اور بال کٹوانے سے (ہیپر سلف) سرد ہوا میں گھوڑے وغیرہ کی سواری کرنے کے بعد اوذنین یعنی لیّے (گلے کے غدود) ورم کر آنا - (ایکونائٹ)

مریض یہ تصور کرے کہ اسے بھوت اور مکروہ چہرے اور کیڑے مکوڑے نظر آتے ہیں - (سٹرامونیم) سیاہ جانوروں ، کتوں اور بھیڑیوں کو تصور میں دیکھنا -

پیٹ - لرم و نازک ، پھولا ہوا - ذرا سے جھٹکے سے یہاں تک کہ بستر کی رگڑ سے پیٹ کی تکلیف بڑھ جانا - مریض جھٹکا لگنے کے خوف سے بہت احتیاط سے چلتا ہو -

دائیں جانب کی آنت، کولہے کی ہڈی کے سامنے نچلی طرف ، ذرا چھولینے اور اوڑھنی چادر وغیرہ تک کے مس کرنے سے تکلیف بڑھ جائے - نیچے کی طرف پیٹ میں بوجھ محسوس ہو اور یہ خیال گزرے جیسے پیٹ میں جو کچھ ہے اندام نہانی کی راہ سے باہر نکل پڑے گا - کوڑے ہونے اور سیدھا بیٹھنے سے تکلیف میں زیادتی - صبح کو علامات بدتر ہو جائیں - (للیئم - میوریکس - سیپیا)

زبان سرخ اور خشک - زبان کے کنارے سرخ اور درمیان میں سفید میلی تہ - زبان پر دانے سفید اور نمایاں جیسے سکارلیٹینا میں پائے جاتے ہیں - (ایکونائٹ ، اینٹی مونیم ٹارٹ) کھاتے پیتے وقت حلق میں بدبو دار اور متعفن مزہ محسوس ہو اگرچہ غذا میں حسب معمول کوئی نقص نہ ہو -

ہذیان کی تین اہم دوائیں (بیلاڈونا ، ہایو سائیمس ، سٹرامونیم)

اب ہم ان دواؤں کا ذکر کرتے ہیں جنہیں میں ہذیان کی دواؤں کا تکڈم کہا کرتا ہوں - یعنی بیلا ڈونا ، ہایوسائیمس اور سٹرامونیم - یوں تو اور دواؤں میں بھی ہذیان کی کیفیت پائی جاتی ہے - لیکن یہ تین دوائیں سر فہرست درج ہونے کی مستحق ہیں - ان میں سے بیلاڈونا کو امتیازی طور پر سر کی دوا کہنا مناسب ہے - بہت سی ایسی شکایات جن میں اس دوا کی علامات پائی جاتی ہیں ، سر کی علامات پہلے سے موجود ہوتی ہیں - خون تیزی سے سر کی طرف گردش کرتا محسوس ہوتا ہے - (اماٹل نائٹریٹ، گلونوآئیم ملی لوٹس) سر گرم اور ہاتھ پاؤں سرد ، آنکھیں سرخ اور ان میں خون چھلکتا ہوا محسوس ہوتا ہے - چہرہ سرخ ، قریب قریب ارغوانی سرخ رنگ کا ، گردن کی شاہ رگیں (Carotid arteries) صاف طور سے پھڑکتی نظر آتی ہیں - ان میں سخت درد بوجھ یا امتلاء خون کا احساس یا مریض میں قریب قریب ایک طرح کی مفقود الحواسی کی سی حالت پائی جاتی ہے - اگر ہذیان وحشیانہ اور خوفناک قسم کا ہو تو اس کے ساتھ درد کے ہونے کا امکان ہوتا ہے - یا یہ بھی ہوسکتا ہے کہ درد کی شکایت بالکل نہ ہو -

مریض کے تصورات اور خوف - مذیان میں مریض یہ تصور کرتا ہے کہ ''وہ بھوتوں، مکروہ چہروں ، جانوروں اور کیڑوں مکوڑوں کو دیکھ رہا ہے''۔

بیلاڈونا کا امتیازی ھذیان - مریض ہر قسم کی تصوراتی چیزوں سے ڈرتا ہے اور ان سے بچ کر بھاگنا چاہتا ہے۔ وہ یک بیک ھنسنے یا چیخنے لگتا ہے اور اپنے دانت کٹکٹاتا ہے ، آس پاس کے لوگوں کو کاٹتا یا مارتا ہے۔ مختصر یہ کہ وہ ہر قسم کے تشدد کے افعال کرنے لگتا ہے اور بڑی دشواری سے قابو میں آتا ہے۔ بیلاڈونا سے زیادہ وحشیانہ اور مسلسل ھذیان کسی اور دوا میں نہیں پایا جاتا۔ اگر اس کا بقیہ دو دواؤں سے مقابلہ کیا جائے تو بیلاڈونا کے ھذیان کی امتیازی خصوصیت دماغ کے اندر خون کا زائد دوران پایا جائے گا۔ جب گردن کی شاہ رگوں کی پھڑکن گرمی ، اور چہرے اور آنکھ کے طبقۂ ملتحمہ (Conjunctiva) کی سرخی اور ان میں سے اجتماع خون کی کیفیت دور ہوجائے، تو ھذیان بھی اسی تناسب سے کم ہو جاتا ہے۔ بیلاڈونا میں ھذیان ایسا بھی ہوسکتا ہے جس کے ساتھ چہرہ بجائے سرخ کے زرد پایا جائے مگر یہ ایک مستثنیٰ حالت ہوگی۔ علاوہ ازیں یہ صورت شاذ ونادر پائی جاتی ہے۔ بالائی ہونٹ میں بھی خون مجتمع نظر آتا ہے اور سوجا ہوا دکھائی دیتا ہے۔

ورم و سوزش کے پہلے درجہ کی دوا -

جسم کے محدود اور مقامی اورام اور سوزشوں کے پہلے درجہ میں بیلاڈونا اکثر اولین اہمیت کی دوا ہے۔ یہ سوزش یا ورم خواہ کسی مقام پر ہو ، سر میں ، حلق میں ، دونوں پستان میں یا کسی جگہ ، اگر دفعتاً یا یک بیک دورہ کر آئے اور تیزی سے بڑھے اور مقام ورم سرخ اور درد ناک ہو اور خصوصیت سے اس میں تڑپن موجود ہو تو اس سے بیلاڈونا کی تشخیص میں چنداں مشکل محسوس نہیں ہوتی۔

اورام ، مخصوص بالاعضاء - مقام حیرت ہے کہ بہت سے مقامی اورام یہاں تک کہ شب چراغ (کاربنکل) اور آبلے ، جسم کے نظام عامہ اور دوران خون میں اتنا خلل پیدا کرد یتے ہیں کہ اس سے عام سوزشی بخار پیدا ہو جاتا ہے جس کے ساتھ بیلاڈونا والی سر کی امتیازی علامات موجود ہوجاتی ہیں۔ پھر اتنی ہی حیرت یہ دیکھ کر بھی ہوتی ہے کہ بیلاڈونا ان تمام حالات پر ، مقامی ہوں یا عمومی ، علامات کی مشابہت پر کتنی خوبی سے قابو حاصل کرلیتی ہے۔ جو لوگ مقامی طور پر مرھموں یا مالش کی دواؤں کے استعمال کے معتقد ہوتے ہیں وہ اس کا فائدہ دیکھ کر انگشت بدنداں رہ جاتے ہیں اور پوچھتے ہیں۔ کیا ہاتھ یا پاؤں کے پھوڑے پھنسیوں میں بیلاڈونا کا اندرونی استعمال فائدہ مند ہوسکتا ہے؟ ـــ ہم کہتے ہیں جی ہاں ! سچ مچ یہ ایسا ہی ہوتا ہے، اور نہ صرف بیلاڈونا بلکہ مرکیوری ایس ، ہیپر سلف ، ٹیرنٹولا کیوبنس اور بہت سی دوسری دوائیں بھی یہی کام کرتی ہیں اور مقامی استعمال کی دواؤں کی کوئی ضرورت ہی نہیں رہ جاتی۔ یہ دراہر قسم کے ورم ، اجتماع خون یا تیزی سے بڑھنے والی جلن اور سوزش کے پہلے درجہ میں تو مفید ہے ہی لیکن اگر مناسب التزام سے دی جائے تو ہر مرض کی تیزی اور جوش و خروش کو توڑ کر رکھ دیتی ہے اور اسے باقی زبان دہ مدارج اختیار کرنے سے باز رکھ دیتی ہے اور اگر ایسے نہیں ہوتا تو حملۂ مرض اتنا ھلکا اور کمزور تو ضرور بنا دیتی ہے کہ وہ ناکام ہو کر رہ جاتا ہے۔

بیلاڈونا بچوں کے عوارض کی بہترین دوا ہے

بیلاڈونا بچوں کے امراض میں ہماری بہترین دواؤں میں شمار ہوتی ہے اور کیموملا تک کے مقابلہ پر لائی جا سکتی ہے۔ بچوں پر امراض دفعتاً اور قریب قریب بغیر کسی انتباہ و اطلاع حملہ کر دیتے ہیں۔ بخار کی یہ ناگہانی اور تیز چڑھائی بعض اوقات سائنا کے مریضوں میں بھی پائی جاتی ہے لیکن اس میں کرم امعاء کی موجودگی لازمی امر ہے۔

بچے کی حالت یہ کہ ایک منٹ میں اچھا اور دوسرے منٹ میں بیمار۔ اور ایسے تیز رو امراض میں نہایت امتیازی علامت یہ بھی پائی جاتی ہے کہ بچے کا بدن سخت گرم ، چہرہ سرخ اور

وہ نیم مدھوشی کی سی حالت میں پڑا ہوتا ہے۔ لیکن ذرا ذرا سی دیر میں اس طرح اچھلتا اور کودتا ہے جیسے کوئی تشنج ہو رہا ہو۔ یہ حالت بچوں میں اکثر دیکھی جاتی ہے اور اس وقت بیلاڈونا ہی سکون بخش ذریعہ علاج ثابت ہوتی ہے۔

بیلاڈونا اور ایکوناٹ کے اورام کا فرق

یاد رکھئے کہ بیلاڈونا کے اورام، ایکوناٹ سے زیادہ، مقامی اور محدود ہوتے ہیں۔ ان ورموں اور سوزشی بخاروں کے سلسلہ میں دونوں دواؤں میں جو فرق پایا جاتا ہے، میں اسے ایکوناٹ کے بیان میں واضح کرچکا ہوں۔ انہیں خلط ملط نہیں کیا جاسکتا۔ جو لوگ ایسا کرتے ہیں، اپنی لاعلمی کا اظہار کرتے ہیں۔

اصول ایجاب و قبول - ہر دوا میں اپنا انداز احساس، گردوپیش کے حالات کا اثر، بدنی ساخت کی خصوصی علامات اور لوازمات ایسے موجود ہوتے ہیں، جو بیمار اور دوا دونوں کے لئے امتیازی حیثیت رکھتے ہیں۔ ان خصوصیات و علامات کا وقوع یا در پیش ہونا، ہمیشہ آسانی سے سمجھایا نہیں جاسکتا اور نہ ان کی مرضیاتی لحاظ سے وضاحت ممکن ہے۔ یا اگر ممکن ہو بھی تو لازم نہیں کہ وضاحت و تشریح بھی ضرور کی جا سکے۔ لہذا واقعات کی حیثیت سے انہیں قبول کرلینا، اکثر ناقابل دریافت امور کے دریافت کے طویل انتظار اور خلجان سے زیادہ معقول طریقہ کار ہے۔ جو کچھ ہمیں معلوم ہے اس پر دوا تجویز کنندہ یعنی معالج کی حیثیت سے عمل کرنا اس بنا پر کہ ہم اس کی تشریح کرنے یا سمجھنے سے قاصر ہیں، انتظار کرتے رہنے سے بہتر ہے۔ پس ہمارے لئے یہ سمجھنا آسان نہیں کہ "بیلاڈونا کے درد دفعۃً کیوں پیدا ہوتے ہیں اور کچھ عرصہ کے بعد جس ناگہانی طور پر پیدا ہوئے تھے اسی طرح یکایک غائب بھی کیوں کر ہو جاتے ہیں" یا بیلاڈونا کے برعکس سٹینم کے درد آہستہ آہستہ بتدریج کیوں بڑھتے ہیں اور پھر اسی آہستگی سے کم کیوں ہو جاتے ہیں۔ یا سلفیورک ایسڈ کے درد دھیمے دھیمے شروع ہوتے ہیں اور یکایک گھٹ کیوں کر جاتے ہیں۔ یا رہا اس نوعیت مرض کی توجیہ معلوم نہ ہوئی ہو لیکن واقعہ یہی ہے اور ان واقعات کے قبول کرنے سے ہومیوپیتھک نسخہ تجویز کرنے والا اپنے مریض کا علاج کامیابی سے کرسکتا ہے۔ خواہ وہ اصل ماہیت کو جانے یا نہ جانے۔ ڈاکٹر گرنسی لکھتے ہیں کہ بیلاڈونا یک بارگی وارد اور دفع ہونے والے تمام امراض کی خصوصی قلیل الاستعمال دوا ہے اور حقیقت میں ایسی سب دواؤں کی پیشرو علامت ہے جس میں احساس یا حرکت کی تیزی یا ناگہانی نوعیت کی آمد ورفت غالب ہو۔ ہمیں یقین ہے کہ ایسی تمام علامات میں ان کی مرضیاتی تشریح موجود ہوتی ہے۔ جو ضرورۃً بیان کی جاسکتی ہے لیکن جب ہم ان تشریحی جھمیلوں میں پھنسے بغیر صرف قانون مماثلت پر عمل پیرا ہوتے ہوئے اپنے مریضوں کا علاج سادگی سے کرسکتے ہیں تو اس میں ہرج ہی کیا ہے؟ لہذا اس سکوت کی بنا پر ہمیں بے دست و پا اور بے سہارا نہیں کہا جا سکتا۔ یا یہ کہ ہم ان علامات کی تشریح نہیں کرسکتے، ہمیں تو مریض کی صحت یابی سے غرض ہے۔ جو جلد از جلد بروئے کار آ جانی چاہئے۔ ہمیں یہ بھی معلوم ہے کہ علامات مرضیاتی حالت کی قدرتی پکار ہوتے ہیں۔ ہم جانتے ہیں کہ ایک ایسا زہر دینے سے جو ایسی ہی پکار یا فریاد پیدا کرسکتا ہے، مریض کو صحت یاب بھی کرسکتا ہے، یہی قانون مماثلت ہے۔ اندریں حالت ہمیں کیا ضرورت ہے کہ لا حاصل مباحث میں الجھ کر تضیع اوقات کریں، اگر قانون مماثلت کی پیروی سے شفا ہوسکتی ہے تو ہومیوپیتھی بالکل سچ ہے ورنہ یہ سب چارہ گری اور حیلہ سازی و حماقت ہے۔

قانون مماثلت کا انکشاف، سائنس کی سب سے بڑی تحقیقات ہے

یہ ایک سیدھی سادی حقیقت ہے اور اسے آسانی سے ثابت کیا جاچکا ہے کہ اگر کوئی دوا ویسی ہی علامات کی حامل ہو جیسی کہ مریض میں پائی جائیں یعنی ان میں باہمی مطابقت موجود ہو تو عارضہ کی مرضیاتی توجیہ کچھ ہی کیوں نہ ہو اس دوا کے دینے سے مریض شفایاب ہو سکتا ہے۔

سچ تو یہ ہے کہ اس حقیقت کا انکشاف سب سے بڑی سائنٹفک تحقیقات ہے - خدا اس کا انکشاف کرنے والے ہانمن کا نام ابد الآباد تک زندہ و پایندہ رکھے - آمین !

سر درد ، بوجھ ، اجتماع خون - بیلاڈونا کے متعلق اب تک جو کچھ لکھا جاچکا ہے ، اس لحاظ سے آپ بجائے خود توقع کر سکتے ہیں کہ یہ دوا اجتماع خون سے پیدا ہونے والے درد سر کے لئے بھی مفید ہے - واقعی ایسے درد کے لئے بیلاڈونا فائدہ مند دوا ہے - صرف یہی نہیں بلکہ اعصابی اقسام کے درد سر کے لئے بھی سود مند ہے - بیلاڈونا تڑپن والے تمام دردوں میں بھی تسکین دہ ہے - خصوصاً سر کے اندر خون جمع ہونے کی حالت میں ، جس کا ذکر پہلے کیا جا چکا ہے - بیلاڈونا کا درد سر خواہ اجتماع خون کی وجہ سے ہو ، خواہ اعصابی ، آگے کی طرف سر جھکانے سے ، سجدہ کرنے سے یا لیٹنے سے بدتر ہوجاتا ہے - اور ہر ایسی وضع سے جس سے مریض سیدھی یا عمودی نشست سے جھک جائے یا لیٹ جائے ، تکالیف میں شدت ہوجاتی ہے - "لیٹ جانے سے مریض کی حالت بدتر ہوجانا" حقیقۃً بیلاڈونا کی نہایت معتبر امتیازی علامت ہے -

درد سر ، لیٹنے سے شدت - محترم ڈاکٹر لپے نے ایک مرتبہ مجھ سے ایک مریض کا ذکر کیا جو بہت دنوں سے سینہ کے پرانے ورم اور درد میں مبتلا تھا - مریض کے بیان کے مطابق اس کا یہ مرض مفروضہ کینسر' سرجن کی توجہ کے لائق تھا - لیکن ہوا یہ کہ مریض کا علاج بیلاڈونا کی چند خوراکوں سے مکمل ہوگیا - لپے نے بیلاڈونا اسی علامت کی بنا پر تجویز کیا کہ مریض کا درد لیٹنے پر بڑھ جایا کرتا تھا - اس واقعہ کے بعد سے میں نے بہت سے مختلف قسم کے مریضوں میں اس علامت کا مشاہدہ کیا - اور اسی کلیہ قاعدہ کے مطابق بیلاڈونا تجویز کیا - بیلاڈونا کے سر کے درد میں جتنی علامات پائی جا سکتی ہیں ان سب کا بیان بہت ضروری تھا - لہذا ان کی تشریح میں کوتاہی سے کام نہیں لیا گیا - اور حتی المقدور تمام ضروری امور واضح کردیئے گئے ہیں -

گلا - گلے کے عوارض کی مماثلت بھی بیلاڈونا سے زیادہ کسی اور دوا میں نہیں پائی جاتی - کھنچاو کا احساس ، خشکی کا احساس دور کرنے کے لئے ، نگلتے رہنے کی مسلسل خواہش (لائسین) لوذتین اور تالو کا ورم ہو یا نہ ہو لیکن جلن اور خشکی (سیباڈلا) ضرور موجود ہو - میں نے ایک بار ایسا ہی سمیت زدہ مریض دیکھا جس میں یہ علامات خوفناک طور پر بے چینی پیدا کررہی تھیں ، وہ بیلاڈونا سے شفایاب ہو گیا -

پیٹ - پیٹ کے سلسلہ میں بھی اس دوا کی دو علامتیں بہت نمایاں اور خاص ہیں - یعنی "پیٹ کا لزم و نازک ہوجانا ، ذرا سے جھٹکے سے تکلیف بڑھ جانا ، چلنے اور قدم لینے پر ، یہاں تک کہ بستر یا کرسی جس پر بھی مریضہ لیٹے یا بیٹھے ذرا بھی ہل جائے یا اسے جھٹکا لگ جائے تو اس سے مریضہ کی تکلیف میں اضافہ ہوجاتا ہو" اور نیچے کی طرف دباؤ اتنا زیادہ کہ پیٹ کے اندر جو کچھ ہے ایسا محسوس ہو ، سب شرم گاہ کے راستے باہر نکل پڑے گا - صبح کے وقت شدت مرض - یہ آخری علامت دوسری دواؤں خصوصاً للیم ٹگرائنیم اور سیپیا کے اندر بھی پائی جاتی ہے - اکثر بیلاڈونا میں نیچے کی طرف دباؤ محسوس ہونے کے ساتھ کمر میں بھی اس طرح کا درد محسوس ہوتا ہے جیسے کمر کو توڑ دے گا - "اچھلنا اور کودنا یا سونے میں تشنج ہونا یا سونے کے موقع پر جھٹکے محسوس ہونا بھی بیلاڈونا کی خاص علامت ہے - اسی طرح یہ علامت بھی پائی جاتی ہے کہ نیند آتی ہے مگر مریض سو نہیں سکتا" اور "سوتے میں کراہتا ہے" -

سر درد' سر لپیٹ رکھنے سے آرام - بیلاڈونا کا مریض سر کو لپیٹے یا اوڑھے رکھنا چاہتا ہے - وہ سر بلند ہوجانے یا بال کٹوا لینے سے (حجامت) سردی قبول کرلیتا ہے - (سلیشیا) - (گلونائنیم ، ٹوپی پہننا برداشت نہ کرسکتا) -

جلد - جلد یکساں ، چکنی ، چمکدار اور شوخ رنگ کی سرخ ، اتنی گرم کہ چھونے یا ہاتھ لگانے والے کے ہاتھ کو اس کی جلن محسوس ہو - یہ بھی بیلاڈونا کی ایک امتیازی علامت ہے - (ایچ - این - گرنسی) -

بیلاڈونا کی دیگر علامات کے ساتھ ، تشنج اور اینٹھن بھی اکثر موجود ہوتی ہے ۔

ان سطور میں بیلاڈونا کا صرف خاکہ پیش کرنے کی کوشش کی گئی ہے ۔ ورنہ لکھنے کو تو اس کی صفات پر ایک ضخیم کتاب تیار ہوسکتی ہے ۔ اگر ہماری نصابی میٹریا میڈیکا میں سے اس دوا کو نکال دیا جائے تو اس نقصان عظیم کی تلافی ناممکن ہوگی ۔

خلاصہ علامات بیلاڈونا

درد کا یک لخت پیدا ہوجانا اور یکدم غائب ہو جانا ۔

منہ اور حلق خشک ، سرخ وگرم اور متورم ۔

جلد گرم ، سرخ ۔ چھونے سے آگ کی طرح گرم اور ہموار محسوس ہو (سکارلٹینا)

درد جو حقہ یا سگریٹ نوشی سے لاحق ہو بیلاڈونا سے اکثر شفاپذیر ہوجاتا ہے ۔

احتقان و التہاب کی سوزشی سرخ دھاریاں مرکز سے محیط کی طرف پھیلی ہوئیں ۔

بیلاڈونا زیادہ تر دائیں جانب کے عوارض کی دوا ہے (لائکو پوڈیم) بائیں جانب کی مفید دوائیں لیکسس اور فاسفورس ۔

تعلقات

معاون کیلکیریا کارب

بیلاڈونا کیلکیریا کارب کی حاد حالت کی دوا ہے لہذا بیلاڈونا کے بعد کیلکیریا تکمیل شفا کے لئے ضرور دینا چاہئے ۔

مماثلات ایکونائیٹ ۔ برائی اونیا ۔ سیکیوٹا ۔ جلسیمیم گلونائین ۔ ھایوسائمس ۔ میلی لوٹس ۔ اوپیم ۔ سٹرامونیئم ۔

شدت مرض ۔ چھوت ، حرکت ، شور، سرد ہوا لگنے سے ، چمکدار روشن اور چندھیا دینے والے مناظر سے (لائی سین ، سٹر امونیئم) تین بجے بعد دوپہر سے رات کے بارہ بجے کے بعد ۔ پینے کی حالت میں ۔ سر ننگا کرنے پر ۔ موسم گرما کی دھوپ سے ۔ سر ہموار رکھ کر لیٹنے پر ۔

افاقہ مرض آرام سے ۔ کھڑے یا سیدھا بیٹھنے پر ۔ گرم کمرہ میں ۔

طاقت مستعملہ ۳۰ ، ۲۰۰

—o—

ھائی اوسائی آمس نائیجر HYOSCYAMUS NIGER (Henbane)

بذرالبنج (عربی) ۔ (فارسی) بنگ ۔ (ہندی) خراسانی اجوائین

مقام پیدائش ۔ یورپ ۔ امریکہ ۔ اور ایشیا میں مغربی کوہ ھمالیہ کشمیر اور گھڑوال ۔ نارکنڈا شملہ ۔ سطح مرتفع ۸ ہزار سے ۱۱ ہزار فٹ پتھریلی کشادہ جگہوں میں ۔ سڑک کے اردگرد ۔



ھائی اوسائی آمس نائجر کا پودا ۔ پتے اور پھل

حصص مستعملہ

ہومیوپیتھک ٹنکچر دو سال کے سالم پودے کا بنایا جاتا ہے ۔

شناخت ۔ ھائیو سائیمس کے پتے طول میں مختلف دس انچ تک لمبے اور کئی حصوں میں منقسم ، بعض ڈنٹھل والے اور بعض بغیر ڈنٹھل ۔ شکل میں بیضوی یا کسی قدر مثلث یا مستطیل ، کنارے بے قاعدہ طور پر دندانہ دار ۔ رنگت ھلکی سبز ، زیریں سطح اور شاخوں پر خاص کر روئیں ہوتے ہیں ۔ تازہ پتوں اور شاخوں کی بو تیز اور ناگوار ۔ ذائقہ تلخ اور قدرے خراشدار ۔

مشابہت ۔ بیلاڈونا (بیروج) سٹرامونیم (دھتورہ) کے پتوں سے لیکن ان کے پتوں پر روئیں نہیں ہوتے ۔

موسم بالیدگی ۔ جولائی سے ستمبر ۔ پودے کا قد ۱-۳ فٹ ۔

تاریخ ۔ ہومیو پیتھک پریکٹس میں اسے ھانمن نے خود ۱۸۰۵ء شامل کیا ۔

عام علامات ۔ شدید بے ہوشی اور بے خبری ، حالت جو سٹرامونیم اور بیلاڈونا کے برابر ہو ۔ لیکن اس میں گاہے ھلکا ھذیان بھی وارد ہوتا رہے ۔ بے ہوشی تقریباً اوپیم کے برابر ۔ چہرہ زرد ۔ ایسے معلوم دے کہ مریض کسی انبوہ یا بھیڑ میں گھر گیا ہے اور اس میں سے نکلنے کے لئے

ہاتھ پاؤں مار رہا ہے ۔ اس کے بازو اور پاؤں کے
عضلات بے ساختہ جنبش کرنے لگیں ۔ اور وہ خود
بستر کو اکٹھا اور الٹ پلٹ دیتا جاتا ہے ۔ نوچنے اور
توڑنے کی کوشش میں مصروف رہے ۔ بوڑھوں کی
مسلسل کھانسی جو لیٹنے پر زیادہ اور بیٹھنے پر کم
ہو جائے ۔

نسیان شیخوخت ، بڑھاپے میں یاد داشت
کی کمزوری خصوصاً حالیہ و حاضرہ واقعات یاد نہ
رہتے ہوں ۔ غیر موجود تصورات سے ڈر ۔ یہ خوف
کہ زہر دے دیا جائیگا یا تعویذ ، بد دعائیں اور
جادو کیا گیا ہے ۔ بے وقوفوں کی طرح ہنسنا ۔
تمام بدنی عضلات میں جھٹکے ، جنبش یا تشنج ۔

کسی شغف یا رغبت کا رفتہ رفتہ شہوانی
جنون میں تبدیل ہو جانا ۔ مریض خود کو
برہنہ کر دے اور اندام نہانی کو خاص طور پر
ظاہر کرنے کی کوشش کرے ۔ فحش گانے
گانے اور عشقیہ باتیں کرے ۔

اس پر یہ ڈر طاری رہے کہ زہر دے دیا
جائیگا ۔ بات بات پر شک کرے ، کینہ ور اور
بدلہ لینے کی کوشش ۔

ارد گرد کی اشیاء و اطراف پر ٹکٹکی باندھے
تاکتا رہے ۔ بخار کی حالت میں بے خود ہو جانے
پتلیاں پھیلی ہوئیں ۔ روشنی یا تاریکی سے پھیلتی
یا سکڑتی نہ ہوں ۔ چھوٹی اشیاء بڑی دکھائی
دیں ۔ دانتوں پر میل جم جانے اور مریض
دانت پیستا ہو ۔ بخار میں ہائیوسائمس ، رسٹوکس
کے ساتھ یکے بعد دیگرے دی جا سکتی ہے ۔

ہائیوسائمس کی بے ہوشی بیلاڈونا کے مشابہ
ہوتی ہے لیکن اس کا ہذیان اور یاوہ گوئی گاہے
زیادہ اور گاہے کم ۔ بیلاڈونا میں ہذیان
جوشیلا اور تیز قسم کا ہوتا ہے ۔ البتہ شاذونادر
خاموشی اور بدحواسی بھی لاحق ہو جاتی ہے
لیکن ہائیوسائمس کے سب حالات بیلاڈونا کے برعکس
پائے جاتے ہیں چنانچہ اس میں بے وقوفوں کی طرح
دھیمے دھیمے بڑبڑاتے رہنا زیادہ موجود ہوتا ہے
اور جوش میں آنا اور واویلا کرنا کم ۔

بیلاڈونا کے مریض کا چہرہ سرخ ، ہائیوسائمس
کا چہرہ زرد اور پژمردہ ۔ ہائیوسائمس کا مریض
کمزور اور اس کی یہ کمزوری روز افزوں ہوتی
ہے ۔ اس کا ہذیانی واویلا کمزوری کے سبب زیادہ
دیر جاری نہیں رہتا البتہ بیلاڈونا اور سٹرامونیم
میں بلند چیخ و پکار دیر تک قائم رہتی ہے ۔

ہائیوسائمس کے مریض کا ہذیان شروع تو تیزی
اور شدت سے ہو سکتا ہے لیکن یہ حالت بعد میں
مدھم اور تواتر میں بھی بار بار واقع نہیں ہوتی ۔
حتیٰ کہ بے خودی و بے ہوشی بڑھنے لگتی ہے
اور آخر کار مریض بالکل بے ہوش ، بے خبر ہو
جاتا ہے ۔ یہ حالت بتدریج اوپیم کی بے ہوشی
سے جا ملتی ہے اور معالج کے لئے ہائیوسائمس اور
اوپیم کے درمیان امتیاز کرنا مشکل ہو جاتا ہے ۔

ٹائیفائڈ میں ہائیوسائمس کی علامات

مریض پر ٹائیفائڈ کے علامات جلد طاری ہو جاتے
ہیں ۔ زبان خشک اور سخت ہو جاتی ہے ۔ حتیٰ
کہ ہلائی نہیں جا سکتی ۔ ہوش و حواس اتنے مختل
ہو جاتے ہیں کہ اگر مریض کو بآواز بلند متوجہ
کرکے یا ہلا جلا کر سوال کا صحیح جواب دینے
پر مجبور بھی کیا جائے تو تھوڑی دیر بعد وہ پھر
پہلی سی بے خودی میں مبتلا ہو جاتا ہے ۔ یہ بے
خبری اور بے ہوشی کا عالم اگرچہ آنکھیں کھلی
بھی ہوں پھر بھی طاری رہتا ہے ۔ وہ ٹکٹکی باندھے
یکسو در و دیوار کو تاکتا رہتا ہے ۔ اسے سوائے
ہجوم ، کچھ دکھائی نہیں دیتا ۔ ہجوم ایسا جس
سے باہر نکلنے کے لئے ہاتھ پاؤں مارے جاتے ہیں ،
وہ ادھر ادھر کی چیزوں کو سہارے کے طور پر
پکڑنا چاہتا ہے ۔ اسی کوشش میں وہ بستر کو
لپٹتا اس کی سخت گرہوں کو نوچتا ، ناقابل فہم
طور پر بڑبڑاتا اور کئی کئی گھنٹے صحیح ایک
لفظ بھی نہیں کہہ پاتا ۔ دانتوں پر میل ۔ نچلا جبڑا
کھلا اور لٹکا ہوا ۔ بول و براز بلا ارادہ خطا
ہو جاتا ہے ۔ یہ حالت صاف بتا دیتی ہے کہ مریض
انتہائی ذہنی اور بدنی کمزوری میں مبتلا ہے ۔
ہائیوسائمس کی ٹائیفائڈ یا ٹائیفائڈ نمونیہ یا سکولیٹینا
کی بھی بہترین تصویر ہے اور جہاں تک میرا
تجربہ ہے ٹائیفائڈ کی ایسی صورت حال میں
ہائیوسائمس ہی اس کی بہترین دوا ہے ۔ ہائیوسائمس
معجز نما دوا ہے لیکن اس کا دائرہ اثر بیلاڈونا
جتنا وسیع نہیں ۔

مزمن خبط وجنون

هائیوسائمس جیسے کہ ہم نے ذکر کیا ، صرف حاد علامات کی دوا نہیں بلکہ ہر قسم کے مزمن خبط اور جنون کی قرار واقعی دوا بھی ہے ۔ اگر مذکورہ بے خبری و بے ہوشی بڑھتے بڑھتے ایک مستقل خبط اور جنون کی صورت اختیار کرلے' جب بھی هائیوسائمس ہماری اولین قابل اعتماد دوا بن سکتی ہے ۔ بلکہ ایسی حالت میں یہ بیلاڈونا سے کہیں زیادہ بار استعمال ہوتی ہے ۔ خبط وجنون خواہ کسی حاد مرض کے سلسلہ میں لاحق ہوا ہو ،

هائیوسائمس ہر حالت میں ہماری بہترین رہنما دوا کہی جائیگی ۔ ان جنونی حالتوں کی چند چیدہ چیدہ علامات یہاں گنوائی بھی جاسکتی ہیں مثلاً یہ کہ مریض کا ہر قریبی پر شک و شبہ کرنا ، دوا لینے سے انکار ، شائد کہ دینے والے نے اس میں زہر یا تعویز وغیرہ ملا دیا ہے اور اسے نقصان پہنچانا چاہتا ہے یا یہ کہ اس کے خلاف ایک مقدمہ ، سازش اور منصوبہ بندی کی گئی ہے یا کی جارہی ہے تاکہ اسے تکلیف پہنچے ۔ هائیوسائمس کا مریض حاسد ہوتا ہے ۔ بعض اوقات تو بناء مرض ہی حسد ہوتا ہے مثلاً گھر میں دو بیویوں میں سے ایک کا مبتلا مرض ہو جانا ۔ کاروباری رقابت کا حسد وغیرہ ۔

شہوانی جنون بھی دماغی اختلال کے نتیجہ کے طور پر لاحق ہو سکتا ہے ۔ اس جنون کا مریض اپنے آپ کو برہنہ کردیتا ہے اور اندام نہانی کو خاص طور پر مسلتا یا ہاتھ میں پکڑ پکڑ کر دوسروں کو دکھاتا ہے ۔ وہ فحش گانے گاتا اور شہوانی باتیں کرتا ہے ۔

(میرے تجربہ میں ایسے حالات میں مبتلا ، مردوں کی نسبت عورتیں زیادہ دیکھنے میں آئی ہیں اور میں نے اکثر و بیشتر کا علاج هائیوسائمس نمبر ۳۰ سے بڑی کامیابی سے کیا ہے ۔ محمد مسعود) ڈاکٹر لیش بھی یہی فرماتے ہیں ''هائیوسائمس شہوانی جلوں کی بے مثال دوا ہے ۔''

بے ہوشی و بے خبری

هائیوسائمس کی بے ہوشی و بے خبری کے عالم میں سکون و وحشت کی دونوں حالتیں کار فرما ہو سکتی ہیں ۔ گاہے باشد کہ مریض ڈرپوک تنہائی پسند ۔ ہر ایک سے چھپنا اور پوشیدہ رہنا اور گاہے باشد کہ آپے سے باہر' طیش پسند اور غصیلہ ۔ مریضہ اگر عورت بھی ہو تو اس حالت میں تیمارداروں پر حملہ کر دینے ، مارنے ، پیٹنے ، نوچنے غرضیکہ ہر طرح کی گزند پہنچانے کے درپے ہو جاتی ہے ۔

هائیوسائمس تقریباً ہر عمر کے جنون کی دوا ہے لیکن پیری و صد عیب ، بڑھاپے کی کمزوری اور عمر شیخوخت کے خبط اور مراق حالتوں کے لئے اکسیر کا کام دیتی ہے ۔

هائیوسائمس کی اعصابی علامات

هائیوسائمس صرف دماغ کے عوارض (Cerebral Symptoms) کی دوا نہیں بلکہ بقول ڈاکٹر ایچ این ۔ گرنسی اگر سر سے پاؤں تک کسی عضلہ میں پھڑکن ہو یا کوئی حصہ بدن ماؤف ہو' یہ دوا کار آمد ہوگی ۔ هائیوسائمس میں مرگی کے علامات مکمل طور پر ظاہر ہوں یا نہ اگر معمولی تشنج بھی پایا جائے تو استعمال ہوسکتی ہے ۔ یہ ہر تشنجی حالت کی معتبر دوا ہے ۔

تشنجی حالتیں اور هائیوسائمس

هائیوسائمس معمولی قسم کی عضلاتی پھڑکن ، کھینچ اور ڈھیل ، تمدد و استرخاء کی دوا ہے ۔ اس قسم کے تشنج نکس وامیکا اور سٹرکنیا کے بالمثل ہوتے ہیں ۔ تشنج میں گرفت سخت نہیں ہوتی ، نہ ہی اس میں سیکوٹا ویروسا جیسی تیزی اور تندی پائی جاتی ہے البتہ تشنجی حالت میں ٹائیفائڈ کی مانند بازو اور پاؤں وغیرہ میں بے اختیار جنبش عام طور پر خصوصیت سے موجود رہتی ہے ۔

کھانسی اور هائیوسائمس

وہ کھانسی جو لیٹنے پر زیادہ اور بیٹھ جانے پر کم ہو جائے ۔ کھانسی خشک ہو ۔ یہاں بھی یہ دوا بوڑھوں کی کھانسی کے لئے زیادہ موثر کہی جاسکتی ہے اور نمونیہ میں اس کے مفید استعمال کا تو پہلے ذکر کیا جا چکا ہے ۔ مجھے یہاں یہ بتانا اشد ضروری معلوم ہوتا ہے کہ یہ دوا ٹائیفائڈ کی حالت میں پیدا شدہ نمونیہ اور کھانسی کے لئے زیادہ مفید پائی گئی ہے ؛ چنانچہ میرے تجربہ میں تو اس نے حیران کن کمالات دکھائے ہیں ۔

ہائیوسائمس، ٹائیفائڈ قسم کے سکرلیٹینا بخار میں بھی استعمال کی جا سکتی ہے۔ یہاں یہ رسٹوکسی کی معاون و مدد گار ہوتی ہے۔ میں اسے ادل بدل کر نہیں دیتا بلکہ جب دیکھوں کہ بے خبری و ہذیان رسٹوکسی سے بے قابو ہوئے جا رہا ہے، اس صورت میں رسٹوکسی ایک دو روز کے لئے روک کر ہائیوسائمس دینا شروع کر دیتا ہوں اور جب محسوس کروں کہ اس سے اصلاح حال ہوگئی ہے تو پھر مکمل شفایابی کے لئے رسٹوکسی دینا جاری کر دیتا ہوں۔ ادل بدل کر دوائیں دینے کا بس یہی جرم ہے جو مجھ سے کبھی کبھار سرزد ہوتا ہے۔ ورنہ میں تو واحد دوا کے استعمال کا حامی ہوں۔

اس قسم کا ادل بدل کرنا بعینہ وہی ہے جو خود ہانمن نے برائی اونیا اور رسٹوکسی دینے میں اختیار کیا تھا۔

خلاصہ علامات ہائیوسائمس

شکی مزاج۔ زہر دے دئے جانیکا ڈر۔ پیار و عشق کا جنون۔ بیوقوفانہ ہنسی۔ آنکھ سے پاؤں کے انگوٹھے تک تمام عضلات میں پھڑکن۔ تشنج (مرگی)۔ رات کی کھانسی، بیٹھ جانے پر افاقہ، چھوٹی اشیاء کا بہت بڑا نظر آنا۔ ٹائیفائڈ کی سی حالت۔ ہونٹوں کے اندر آہستہ آہستہ بڑبڑاتے رہنا یا کبھی تیز وحشیانہ ہذیان میں مبتلا ہو جانا۔ بستر پر سے سوتی گانٹھوں کو نوچتے رہنا۔

تعلقات

ہائیوسائمس کا تعلق زیادہ تر بیلاڈونا، سٹرامونیم اور وریٹرم سے ہوتا ہے اس لئے ضرورت کے وقت ان کی مخصوص علامات کا موازنہ کر لینا چاہئے۔

شہوانی خیالات کی سرتابی اگر ہائیوسائمس سے کم نہ ہو تو فاسفورس سے علاج پذیر ہو جاتی ہے۔ مے خواروں کے نفث الدم میں ہائیوسائمس ناکام ہو تو نکس وامیکا یا اوپیم دینا چاہئے۔

پیرو کار سر میں یکبارگی سے شریان کے پھٹ جانے سے بحران لاحق ہوگیا ہو تو اس حالت میں جب بیلاڈونا پہلے دیا جا چکا ہو، ہائیوسائمس دینے سے مزید فائدہ ہوتا ہے۔

طاقت مستعملہ

ادنیٰ و اعلیٰ دونوں طاقتیں مفید ہیں۔ حاد امراض میں چھ طاقت عام فائدہ کرتی ہے۔



سٹرامونیم STRAMONIUM (Thorn Apple) داتورہ - جوز مائل

سٹرامونیم کو سنسکرت میں دھتورہ کہتے ہیں جس کے معنی ہیں دیوانہ یا دیوانہ کرنے والا اس کا دوسرا نام راج دھورت بمعنی بڑا شیطان ہے۔ اس کا ایک انگریزی نام Devil's apple ہے جس کے معنی شیطانی سیب ہیں۔

ہومیوپیتھک میٹریامیڈیکا میں اس کی شمولیت خود ڈاکٹر ہانمن نے ۱۸۰۵ء میں کی۔



(سٹرامونیم کا پودا پتے اور پھل)

مقام پیدائش۔ یورپ۔ جنوبی روس۔ امریکہ افغانستان۔ ایران۔ ہندوستان میں کوہ ہمالیہ اور پاکستان لیکن اسکا اصل مسکن ایران وافغانستان ہے۔

شناخت۔ سٹرامونیم کے پتے چار سے چھ انچ لمبے کسی قدر بیضوی کنارے کٹے ہوئے، چھوٹے نوکدار۔ جڑ کے قریب ناہموار۔ بالائی سطح گہری سبز اور جھریدار، زیریں سطح ہلکے رنگ کی۔ بو خفیف متلی۔ ذائقہ تلخ اور نمکین۔

مشابہت بیلاڈونا اور ہائیوسائمس

بیلاڈونا کے پتوں پر اس قدر جھریاں نہیں ہوتیں۔
ہائیوسائمس کے پتوں پر روئیں ہوتے ہیں۔

سٹرامونیم کا ٹنکچر سالم پودے سے بنایا جاتا ہے جب پودا پھل اور پھولوں میں ہو۔

موسم بالیدگی۔ جولائی تا اکتوبر۔

عام علامات - مریض وحشیانہ هذیان میں مبتلا - اس کا چہرہ سرخ - مسلسل بولتا جائے - باتونی - آنکھوں کی پتلیاں بہت پھیلی ہوئیں - مریض روشنی اور احباب کا پاس رهنا پسند کرے - اکیلا رهنے سے ڈرتا هو - یہ چاهے کہ کوئی اس کا هاتھ پکڑے رهے - ایک جانب مفلوج هو اور دوسری جانب میں تشنج پایا جائے - سوکر اٹھے تو سہما سہما جھجکتی ہوئی نظروں سے دیکھے - پہلے جو چیز نظر آئے اس سے خوف کھائے - اکثر شکایات میں درد ندارد (اوپیم) - تشنج کے دوران میں سر تکیہ پر یکبارگی جھٹک جائے -

شدید هذیان کی تیسری دوا - جو تین دوائیں (بیلاڈونا - هائیو سائمس - سٹرامونیم) امتیازی طور پر شدید هذیار کے لئے خاص هیں یہ ان میں آخری دوا ہے اور بہ اعتبار شدت باقی دو دواؤں سے ممتاز بھی - اس کے مریض کی بک بک کسی قدر خوفناک هوتی ہے - وہ گاتا ، هنستا ، دانت نکالتا ، سیٹی بجاتا ، چیختا اور رحم طلبی کے انداز میں دعائیں کرتا اور قابل نفرت طریقہ سے قسمیں کھاتا ہے - غرضیکہ اس دوا میں هذیان کے معاملہ میں غل مچانا سب دواؤں سے زیادہ پایا جاتا ہے - مریض اپنی وضعیں ایسی ایسی بناتا ہے جو اس کے تغیر پذیر هذیان کے مناسب هوتی هیں - باری باری سے آنی بالتی ، لمبی تان لینا ، گیند کی طرح گول وضع بنا لینا - یا چکر کھا کر اکڑ جانا ، یا خصوصیت سے لیٹے لیٹے یکبارگی تکیہ پر سر اٹھا مارنا - اسے تمام اشیاء مڑی هوئی یا آڑی و ترچھی نظر آتی هیں -



رحم طلبی کے انداز میں دعائیں کرنا

منہ اور زبان - منہ کے اندر کا تمام حصہ پکا هوا - کچھ عرصہ بعد زبان سخت یا مفلوج هوجائے - پاخانہ غیربستہ اور سیاهی مائل ، اس سے مردہ و بوسیدہ گوشت کی بو آئے - یا پھر پیشاب یا پاخانہ بالکل هوتا هی نہ هو - اور اس کے بعد بصارت ، سماعت اور گویائی ، بالکل مفقود هوجائے - اس کے ساتھ پتلیاں پھیلی هوئیں اور ناقابل حرکت هوجائیں اور مریض پسینے کی کثرت سے شرابور هو - جس سے کوئی افاقہ محسوس نہ هو - ایسے علامات میں سٹرامونیم جو وقت دے دی جائے تو شفایابی میں بہت حد تک مدد مل سکتی ہے - اور مریض موت کے چنگل سے بچ نکلتا ہے -

هذیان کی تین اهم دواؤں کا باهمی موازنہ

دوسری دواؤں سے مزید مقابلہ کی نظر سے دیکھا جائے تو سٹرامونیم کا مریض انتہائی طور پر فضول گو اور باتونی هوتا ہے - یہ موازنہ ذیل میں درج کیا جاتا ہے -

۱- هائیو سائمس کا مریض بے خبری بلکہ نہایت بے وقوفی کی باتیں کرتا ہے -

۲- بیلاڈونا کا مریض فضول گوئی میں هائیو سائمس اور سٹرامونیم کے بین بین هوتا ہے -

۳- سٹرامونیم کا مریض اپنے آپ کو ادھر اُدھر پھینکتا ، کودتا اور چھلانگیں لگاتا ہے اور سر کو تکئے پر اٹھا کر زور سے دے مارتا ہے - اسے دھکیلنا اور جھٹکے دیتا ہے -

هائیو سائمس کا مریض بل کھاتا ، نوچتا اور اور آگے بڑھنے کے لئے هاتھ پاؤں مارتا ہے ، یا پھر بالکل هی خاموش پڑا رهتا ہے -

بیلاڈونا کا مریض سوتے وقت یا سوکر اٹھتے وقت اچھلتا اور کودتا ہے -

ان سب دواؤں کے مریضوں پر ایک ایسا وقت بھی آتا ہے جس میں وہ چھپ جانا یا چپکے سے بھاگ جانا چاهتے هیں -

شدید جنون کی علامات اور سٹرامونیم سے شفابخشی

دماغ اور اعصاب کی بالکل یہی حالت مزمن اور شدید دونوں قسم کے جنون میں پائی جاتی ہے - میں نے ایسے کئی مریض اچھے کئے هیں - ان میں ایک مریضہ تھی جس کی عمر تیس سال تھی - ایک دفعہ تفریح طبع کے ایام میں اس نے بہت سی دھوپ کھائی - وہ ایک کلیسا میں اچھی اسامی پر کام کرتی تھی - لیکن دماغ پر اثر هوجانے کی وجہ سے یہ سمجھنے لگی کہ اب اس کا آخری وقت آن پہنچا ہے - بس اب ختم هوئی اور اب مری -

اس نے مجھے چھ دن مسلسل صبح کے وقت گور پر بلایا تاکہ میں اسے مرتا دیکھوں ۔ مریضہ اس حال میں رہ کر بھی کہتی تھی ۔ ''میں مری، میں چلی، ہمیشہ کے لئے چلی'' اور گرجا کے پادری، ڈاکٹر اور ہر شخص سے التجا کرتی کہ میرے لئے دعا کرو اور میرے ساتھ ملکر دعا کرو دن رات یہی ہاتھ، کیا کرتی ۔ مجھے لامحالہ اسے ایک کمرہ میں تنہا بند کردینا پڑتا کیوں کہ نہ وہ خود ایک لمحہ کے لئے سوتی، نہ کسی اور کو سونے دیتی ۔

وہ اس خبط میں مبتلا تھی کہ اس کا سر ۲۹ سیر وزنی گٹھڑی کے برابر ہے ۔ وہ مجھ سے اپنی ٹانگوں کا بار بار معائنہ کراتی ۔ ٹانگوں کے متعلق اسے یقین تھا کہ وہ گرجا کے برابر بڑی ہو گئی ہیں ۔ میں نے گلونائین، لیکیسس، نیٹرم کارب اور دوسری دوائیں تشمیس یعنی لو لگنے کی بنا پر استعمال کرائیں اور کئی ہفتے علاج کرتا رہا لیکن اس کی حالت میں کوئی اصلاح نہ ہوئی ۔ آخر میں نے اسے سٹرامونیم دی جو اس کی علامات پر حاوی تھی ۔ چنانچہ چوبیس گھنٹے کے اندر ہی جنون کی ہر علامت جاتی رہی ۔ اگرچہ شفا تو ہوچکی تھی لیکن میں نے ازراہ ہمدردی، شوہر سے سفارش کر دی کہ مریضہ کسی جائے پناہ (Asylum) میں بھیج دی جائے جہاں وہ ایلوپیتھک اطباء کے علاج سے محفوظ رہ سکے ۔ کیوں کہ اکثر دوست بھی مشورہ دے رہے تھے ۔ میں وہاں بھی اس کا علاج کرتا رہوں گا ۔ آپ شاید یہ جاننے کے خواہش مند ہونگے کہ میں نے اس مریضہ کو سٹرامونیم چھ طاقت میں دی تھی ۔ اسی طرح میں نے ایک ایسے ہی اور خراب حال مریض کا علاج سٹرامونیم کی ایک لاکھ پوٹنسی سے بھی کیا تھا ۔ سٹرا مونیم سے شفایابی کے تذکرے اور بھی کئے جا سکتے ہیں جو ایسے ہی شاندار ہیں لیکن ان کی یہاں چنداں ضرورت نہیں ۔

لوازمات و خلاصہ علامات سٹرامونیم

اب اس دوا کے اہم مواقع استعمال سے قطع نظر چند ایسی علامات بیان کی جاتی ہیں جو معالج کے لئے معتبر راہبر کا کام دیں گی ۔

مریض اندھیرے میں یا آنکھیں بند کئے کھڑا ہونے پر لڑکھڑاتا ہے ۔ بے چینی ۔ رعشہ ۔ اعضاء خود بخود ہلتے رہتے ہیں ۔ آنکھیں پوری طرح کھلی رہتی ہیں، چمک دار، اور پتلیاں پھیلی ہوئیں۔ مریض روشنی پسند (بجلی ہو یا تیل کی) اور لوگوں کی حاضری و محبت میں خوش رہتا ہے ۔ گرمی سے افاقہ ۔ چیخنا و چلانا ۔ پیشاب بے اختیار نکلتے رہنا ۔ چہرہ گرم اور سرخ، گال سیب کی طرح گول سرخ، چمکدار، تپتے ہوئے ۔

بھینگا پن ۔ لکنت ۔

تشنج اور اینٹھن جو تیز روشنی میں شدید ہوجائے ۔

اپنا ہاتھ دوسرے شخص کے ہاتھ میں پکڑائے رکھنا ۔

منہ اور حلق خشک (بیلاڈونا) ۔

مذہبی جنون ۔

پانی کا خوف اور ہر سیال شے سے نفرت ۔ نگلنے پر، بیداری پر (ایپس، لیکسیس، اوپیم، سپنجیا) تکلیف میں شدت ۔

استحاضہ (کثرت حیض) اس کے ساتھ مخصوص دماغی علامات ۔

کولھے کی سل و دق یا اس کے پھوڑے میں سخت درد (خصوصاً بایاں کولھا)

ایک جانب مفلوج اور دوسری جانب تشنج (بیلاڈونا) ۔

تمام عوارض میں درد کا نام و نشان نہ ہو ۔ (اوپیم)

تعلقات

جن دواؤں کے بعد دینا چاہئے ۔ بیلاڈونا ۔ کیوپرم ۔ ہائیوسائمس ۔ لائسین ۔ وضع حمل کے بعد کثرت جریان خون جو آنول کے رک جانے کے سبب ہو اور اس حالت کے ساتھ متعلقہ ہذیان بھی لاحق ہو اور سٹرامونیم سے فائدہ نہ ہو تو سکیلی کور بہت جلد حالات پر قابو پالیتی ہے ۔ لیکن اگر خون میں سمیت و تعفن بڑھ گیا ہو اور بخار و ہذیان بہت تیز ہو تو پائیروجینم دینا مناسب ہوتا ہے ۔

سٹرامونیم کلی کھانسی کے لئے اچھی مفید ہے جب بیلاڈونا بکثرت استعمال ہوئی ہو اور اس کے مضر اثرات رونما ہو گئے ہوں ۔

طاقت مستعملہ ۶ - ۳۰ - ۲۰۰

LACHESIS (Bush Master) لیکیسس

جنوبی امریکہ کا سروکوکو سانپ

لیکیسس کی دریافت ، امریکن پدر ہومیوپیتھک طب ، ڈاکٹر کانسٹن ٹائین ہیرنگ نے کی ۔ اس نے سانپ کی پہلے سرکوبی کر کے نیم مردہ کر لیا اور پھر اس کا گلا گھونٹ کر زہر کی تھیلی کو شوگر آف ملک پر خالی کر لیا ۔ ہمارے اساتذہ نے ہومیوپیتھی کو آسان اور غیر مضر تو بنا دیا لیکن جب ان مشاہیر طب کی کوششوں کا بغور مطالعہ کیا جائے تو معلوم ہوتا ہے کہ بنی نوع انسان کے ان خیر خواہوں نے خلق خدا کے لئے اپنے آپ کو کن کن مہلک مصائب میں مبتلا کیا ۔ لیکیسس کے علامات کا تذکرہ خود بھی طویل ہے لیکن یہاں مناسب معلوم ہوتا ہے کہ اس دوا کے محقق کی حیات و زندگی کا مختصر سا تذکرہ پیش کیا جائے تاکہ اس استاد فن کی یاد دل میں تازہ رہے ۔

ہانیمن ، بانی ہومیوپیتھی کے متعلق تو سبھی جانتے ہیں کہ وہ ہر دوسری رات مکمل شب بیداری کیا کرتے اور رات بھر تحقیق ، مطالعہ اور



Dr. Constantine Hering.

ترجمہ میں مشغول رہتے لیکن ان کے شاگرد بھی کچھ اسی قسم کے انتھک انسان تھے ۔ مثال کے طور پر ہیرنگ صاحب ہی کیا کم تھے ۔ سانپ جیسے مہلک زہر کی خود پر آزمائش کرنا تو درکنار ، جب لیکیسس سے گلا مستقل طور پر بیمار ہو گیا جب بھی اپنی پریکٹس کے علاوہ معمول یہ تھا کہ رات دس یا ساڑھے دس بجے بھی شاگردوں کو پڑھانے بیٹھ جاتے اور درس و تدریس کی یہ جماعت صبح دو تین بجے تک اٹھنے کا نام نہ لیتی ۔ بلکہ اس دوران میں کوشش یہ ہوتی کہ جو راہ گذر بھی آ نکلتا ، اسے بھی شریک درس کرنے کی کوشش کی جاتی اور اسے بھی ہومیوپیتھک تعلیم اور اس کی فیوض و برکات سے روشناس کرانا شروع کر دیا جاتا ۔ کیا ایسی ہمت اور محنت آج کل ہم بھی کرتے ہیں ؟

ہیرنگ ، ہانیمن کے شاگرد رشید تھے ۔ وہ در حقیقت علم نباتات کے طالب علم و ماہر تھے ۔ ان کا پہلا تعارف ۱۸۲۱ء میں ہوا ۔ آپ پہلے علاج بالمثل کے معتقد نہ تھے لیکن جب آپ بیتی پر بنی آیا تو سرتاپا ہومیوپیتھ بن گئے ۔ آپ ہومیوپیتھی سے سرشار ہو کر پہلے پہل ایلن ٹاؤن (پے نن سلوبا) میں مقیم ہوئے جہاں انہوں نے پہلا ہومیوپیتھک سکول ۱۸۳۴ء میں قائم کیا ۔ یہی سکول بعد میں فلیڈلفیا میں منتقل ہو کر ہانیمن کالج کے نام سے مشہور ہوا ۔ یہ کالج اب بھی موجود ہے لیکن اس میں اب اصل ہومیوپیتھک تعلیم نہیں دی جاتی ۔

ہیرنگ نے جب سب سے پہلے لیکیسس کے تجارب شروع کئے تو ان دنوں وہ جرمن حکومت کے لئے امریکہ میں دریائے ایمزن کی بالائی وادی میں نباتات اور حیوانات کا مطالعہ و تحقیق کرنے پر مامور تھے ۔ اس وقت ہیرنگ اور اس کی بیوی کے علاوہ گرد و پیش کا تمام عملہ وہاں کے باشندے تھے ۔ یہ لوگ ہیرنگ کو لیکیسس سانپ کے زہریلے پن کی مختلف روایات سنایا کرتے لہذا ایک دن ہیرنگ نے عملہ کے آدمیوں سے کہا کہ جو شخص لیکیسس کو زندہ پکڑ لائیگا ، اسے وہ بہت انعام دینگے چنانچہ ایک دن چند جنگلی ، زندہ لیکیسس پکڑ کر بانس کے ٹوکرے میں بند کر کے

لے ہی آئے اور ٹوکرا رکھتے ہی خود بھاگ گئے اور ان کی دیکھا دیکھی عملہ کے آدمی بھی ادھر ادھر دوڑ گئے - ھیرنگ نے ٹوکرا کھولتے ہی سانپ کی سرکوبی کر کے مضروب کر دیا اور فوراً گلے سے پکڑ کر لکڑی کے دست پناہ سے اتنا دبوچا کہ سانپ کے زہر کی تھیلی طشتری میں ملک شوگر پر خالی کر دی لیکن اس فعل نے یعنی



Method of Holding the Serpent's Head



Extracting the Venom



Skull of a Serpent, showing fangs.

دبوچ کر زہر نکالنے اور پھر اس کی ادنیٰ طاقتیں بنانے نے ھیرنگ کو بخار اور اتنے ھذیان میں مبتلا کر دیا کہ وہ لڑکھڑانے اور جھٹکے کھانے لگا اور مخبوط الحواس ہوگیا - یہ دیکھ کر اس کی بیوی بے حد دہشت زدہ اور مایوس ہوگئی - وہ شام کو سو گیا ، صبح اس کا دماغ درست تھا - اس نے حلق تر کرنے کے لئے تھوڑا پانی پیا اور پہلا سوال جو غیر مغلوب ھیرنگ نے اپنی بیوی سے کیا ، وہ یہ تھا ''میں نے اب تک کیا کچھ کیا اور کیا کہا ہے'' اس کی بیوی کو ہر حالت اچھی طرح یاد تھی - علاوہ ازیں وہ ہر پیدا شدہ علامت کو لکھتی بھی رہتی چنانچہ تحقیق علامات کی یہ پہلی قسط تھی جو لیکیسس کے متعلق ریکارڈ کی گئی - جنگلی باشندے جو سانپ پکڑ لائے تھے ، دوسرے دن صبح بکے بعد دیگرے جھجکتے ہوئے پھر آئے اور ھیرنگ اور اس کی بیوی کو تاحال زندہ دیکھ کر بہت حیران ہوئے - لیکیسس سات فٹ تک لمبا ہوتا ہے اس کے دانت تقریباً ایک انچ لمبے ، اس کی جلد



سرخ اور بھورے رنگ کی اور اس پر سیاہ رنگ کے خاکستری دھبے ہوتے ہیں - لیکیسس کی تمام تصادیق (Provings) نمبر ۳۰ یا اس سے نچلی اعلیٰ طاقتوں سے دریافت کی گئیں ہیں -

لیکیسس کے متعلق دو سوال مدت سے زیر بحث چلے آرہے ہیں -

اول یہ کہ اس دوا کی اصل مقدار جو اتنے عرصہ سے استعمال ہو رہی تھی ، ختم ہو چکی ہے - ناکامی کی صورت میں کئی معالج یہاں تک کہ بنے

ہیں کہ کیس تو ٹھیک لیکیسس کا ہے لیکن جب دوا نہ ملے تو شفا کیسے ہو۔

دوسرا مسئلہ یہ کہ ہیرنگ نے جس سانپ کا زہر حاصل کیا وہ Lachesis Trigono Cephalus (Lance Headed Viper) تھا یا Lachesis Mutus (Bush Master).



پہلے سوال کا جواب تو بی اینڈ آر (Boericke and Runyon) امریکہ کی مشہور دوا ساز کمپنی ۱۹۰۸ء میں دے چکی ہے۔ اس کمپنی نے ۲۶ء اپریل کو پہلی قسم کا سانپ حاصل کیا اور اس کا زہر نکالا۔



۸ء اپریل کو دوسری قسم یعنی (Lachesis Mutus) جس کے متعلق غالب رائے یہ ہے کہ یہی وہ سانپ تھا جو ہیرنگ کو ملا تھا، حاصل کیا گیا اور اس کا بھی زہر نکالا گیا۔ چنانچہ دونوں قسم کے زہر نیویارک کی زولاجیکل سوسائٹی کے مہتمم پروفیسر ریمانڈ ایل ڈٹمارس سے کیمیاوی طور پر امتحان کرائے گئے اور محفوظ کرلئے گئے۔ بی اینڈ آر آجکل ان دونوں زہروں سے ہومیوپیتھک پوٹنسیاں بناتی اور فروخت کرتی ہے لہذا اب ہر دو اعتراضات کوئی حقیقت نہیں رکھتے اور ہومیوپیتھک معالجین، لیکیسس کی جو قسم بھی استعمال کرنا چاہیں، اپنی نشان دہی کرکے با آسانی اپنے کیمسٹ سے حاصل کر سکتے ہیں۔

عام علامات

مریض اپنے آپ کو بہت غمگین اور دل شکستہ محسوس کرے، سونے کے بعد یا صبح کے وقت جملہ تکالیف میں شدت ہوجائے۔

مریض ہر قسم کی بندش اور رکاوٹ کو ناپسند کرے۔ ہر بندھن کو ڈھیلا کر دینا چاہے۔ (گریبان، سینہ کے چاک، حلق، پیٹ کا لباس)

تکالیف عموماً بائیں جانب زیادہ نمایاں ہوں، خصوصاً حلق، سینہ اور بیضہ انثے میں۔

متورم اعضا چھونے پر انتہائی درد ناک اور حساس۔ ماؤف جلد نیلگوں یا سیاہی مائل۔ نقاہت، بدن میں لرزش یا رعشہ، زبان باہر نکالتے وقت کانپنے لگے۔ زبان دانتوں کے درمیان کٹ جایا کرے خصوصاً نچلے دانت زیادہ تکلیف دہ ہوں۔

فساد خون۔ خون آسانی سے بہہ نکلے، کثرت جریان خون، خون میں جمنے یا منجمد ہونے کی صلاحیت نہ رہے۔ زخم یا گھاؤ میں سے ذرا سی خراش سے بھی خون بکثرت نکل پڑے۔

لوازمات

سن یاس یا انحطاط عمر کے عوارض میں شدت، چھونے، کسنے، دبانے اور سورج کی گرمی پہنچنے سے اور سونے کے بعد تکالیف میں زیادتی۔

دبے ہوئے یا رکے ہوئے مواد کے جاری ہونے کے بعد تکالیف میں افاقہ۔

سن یاس سے تعلق رکھنے والی بہت سی شکایات، گرمی کا جوش، گرم پسینہ، درد سر میں چندیا پر جلن، خونی بواسیر، جریان خون۔

جسمانی اور دماغی تکان بہت زیادہ، تمام بدن میں رعشہ، کمزوری سے دل مسلسل بیٹھتا جائے۔

ہیمپل کا اعتراض

لیکیسس یعنی سروکوکو سانپ کے اس زہر میں جو حیرت انگیز طبی صفات و خواص پائے جاتے ہیں ان کی تکمیل اور انہیں روشناس کرنے کا فخر بلا شبہ

ڈاکٹر کانسٹنٹائین ہیرنگ کو نصیب ہوا۔ اگر انہوں نے لیکیسس کے علاوہ علم طب کے لئے اور کچھ کام بھی نہ کیا ہوتا، تب بھی دنیا ہمیشہ ان کے زیر احسان رہتی۔ ان کے اتنے ہی کام نے انہیں زندہ جاوید بنا دیا ہے! لیکن یا ایں ہمہ ڈاکٹر ہیمپل نے اپنے میٹریا میڈیکا کی پہلی جلد میں لکھا ہے "اپنے تدبر و فکر کی اصلاح کی ہر کوشش کے باوجود آہستہ آہستہ یہ اعتقاد زبردستی میرے دماغ میں جاگزیں ہو گیا ہے کہ لیکیسس کا مفروضہ علامات مرض (Pathogenesis) جو ڈاکٹر ہیرنگ کے دوسرے قابل تعریف اور شاندار کارناموں کے باعث تسلیم کر لیا گیا ہے' ایک بڑا فریب ہے اور ان زہریلے اثرات کے ذکر کے علاوہ جو اس کتاب میں کثرت سے خلط ملط حالت' میں ملتا ہے، بقیہ تمام علامات نا قابل اعتبار ہیں"

لیکن میرا خیال ہے کہ ہیمپل نے بعد کے ایشوع میں اپنے ان خیالات کی تردید کردی تھی۔

اعلیٰ طاقت کی دواؤں کے تحقیقاتی اثرات سے عوام کی بے خبری اور شبہات

یہاں اس امر کو ملحوظ رکھنا دلچسپی کا باعث ہوگا کہ ڈاکٹر ایلن کی انسائیکلو پیڈیا آف پیور میٹریا میڈیکا میں مصدقہ اور خاص کر جلی ٹائپ میں طبع شدہ علامات تقریباً سب کی سب تیسویں پوٹنسی کے تجربات کی تائید میں مزید تصادیق ہیں۔ یہ امر بھی قابل غور ہے کہ ہانمن کی کثیر الاستعمال دواؤں (Polychrests) کے تجربات جو بیشتر پوٹنسی یعنی تقویت یافتہ دواؤں کے ساتھ کئے گئے ہیں، ان دواؤں میں شامل ہیں جو بہت مفید اور قابل اعتماد قرار دی گئی ہیں۔ اور آج ہمارے روزانہ استعمال میں آ رہی ہیں۔

ہمارے لئے حیرت کا مقام ہے کہ ہم میں سے بعض نے ایسی تمام دواؤں کے تجربات پر بھروسہ کرنا چھوڑ دیا ہے جو تیسویں اور اس سے اعلیٰ طاقتوں سے حاصل کئے گئے۔ اس سے بڑھ کر ستم یہ کہ وہ ان کی شفابخشی کی طاقت پر بھی شبہ کرنے لگے ہیں اور ان کا یہ شبہ ایسی دواؤں کے تجربات سے متعلق بھی برقرار ہے جو اس سے بھی ادنیٰ طاقتوں یا خام اجناس سے تیار کی جاتی ہیں۔

ہم چونکہ ان طاقتوں کی قدر و قیمت سے واقف ہیں اس لئے ہمیں ان لوگوں کی سچائی کو جھٹلانے والی تمام ایسی کوششوں پر رحم آتا ہے کیونکہ بہت سے لوگ جو اس واقع نہیں جانتے' وہ غلط فہمی میں اتنے متعصب ہو جاتے ہیں کہ خود تقویت یافتہ دواؤں کے آزمانے کی جرات نہیں کرتے۔ ہم تمام ایسے لوگوں کو نصیحت کرتے ہیں کہ کسی کے دعوے کی کورانہ تقلید نہ کرو بلکہ سب نظریات کی آزمائش خود کرو، اور جو صحیح ثابت ہو، اسے مضبوطی سے اختیار کرلو۔

لیکیسس کا وسیع دائرہ اثر "دماغی حالات"

لیکیسس کا اثراتی دائرہ وسیع ہے۔ یہ دماغ پر پہلے محرک یعنی جوش و خروش اور بعد میں مایوسی و افسردگی کا اثر یکے بعد دیگرے کرتی ہے۔ چنانچہ ذیل کی علامات ابتدائی اثر کی مثال پیش کرتی ہیں۔ "دماغی عوامل یعنی غوروفکر میں تیزی اور جامعیت جس کے ساتھ قریب قریب الہامی تصور، وجدان اور ایک طرح کا روحانی اهتزاز یا بے خودی کا عالم بھی موجود ہو جاتا ہے، گاہے فضول گوئی بھی ہونے لگتی ہے جس میں گفتگو کا موضوع جلد جلد بدلتا جاتا ہے اور مریض دفعتاً ایک خیال سے ہٹ کر دوسرے خیال میں محو ہو جاتا ہے"

اس قسم کی برانگیختی دیرینہ حاد بیماریوں میں دیکھی جاتی ہے یا پھر بخار کے هذیان میں یا مستقل نوعیت کے جنون میں۔ افسردگی و مایوسی کی حالت میں "حافظہ کمزور ہوجاتا ہے، مریض لکھنے میں غلطیاں کرتا ہے اور وقت کے انداز کو خلط ملط کر دیتا ہے۔ رات کے وقت هذیان، بڑبڑانا، اونگھنا، چہرہ سرخ، بات دشواری اور آہستگی سے کرنا، جبڑا لٹکا ہوا۔ اپنے آپ کو نہایت مغموم، افسردہ خاطر 'بدقسمت' نا خوش اور آزردہ محسوس کرنا" اور یہ حالت صبح کو بیدار ہونے پر خاص طور پر ابتر ہوجاتے یا دن رات میں کسی وقت بھی سو کر اٹھنے کے بعد یقینی طور پر ان شکایات میں شدت ہو جایا کرے۔ اندوہگیں حالات سے پیدا شدہ پرانے عوارض۔ وہ عوارض جو مسلسل صدمات اور غم و الم سے لاحق ہوئے ہوں۔

افسردگی و مایوسی کی یہ کیفیت حاد (شدید) اور مزمن دونوں قسم کے عوارض میں پائی جاتی ہے یا ایک ہی شخص میں یکے بعد دیگرے بھی موجود ہوسکتی ہے اور قابل غور بات یہ ہے کہ ان کا یکے بعد دیگرے واقع ہونا انتہائی شدید ہوتا ہے - اگرچہ ان دماغی اور اعصابی کیفیات کے اسباب مختلف ہوتے ہیں لیکن یہ کیفیتیں ہمیں اکثر پرانے مے خواروں اور خراب و خستہ صحت والے مریضوں اور سن یاس سے متعلقہ امراض میں دیکھنے میں آتی ہیں - ایسے مریض یکایک ناطاقت ہو جائے، بیہوش ہو جائے، یا سر میں خون کا دوران زیادہ ہونے کی وجہ سے سکتہ پیدا کرنے والے درد سر کا نشانہ بھی بنے رہتے ہیں یا ایسی متضاد علامتوں کا ہدف بن جاتے ہیں جو دماغ میں ناگہانی کمی خون سے پیدا ہوتی ہیں - مختصر یہ ہے کہ لیکیسس کے مریض میں خون کا دوران بہت غیر یقینی ہوتا ہے اور یہی وہ حالت ہے جو اس دوا کو سن یاس کے ناگہانی امراض کی کثرت میں اتنی بیش قیمت بنا دیتی ہے -

سر درد

درد سر جو دھوپ سے لاحق ہو - لیکیسس میں سر کی بعض ایسی نمایاں علامتیں پائی جاتی ہیں جن کی وجہ سے کوئی دوسری دوا اس کا بدل نہیں بن سکتی - دھوپ سے عارض ہونے والے درد سر کے لئے لیکیسس ہماری بہترین دوا ہے اگرچہ تشمیس کے فوری اثرات کے لئے گلونائین کا مقابلہ تو نہیں کرسکتی لیکن جب گلونائین سے لو لگنے کے ابتدائی اثرات قابو میں آجائیں تو بعد میں لیکیسس خوب کام کرتی ہے - مریض کو جب کبھی سورج کی تپش سے سابقہ پڑے اور درد سر ہو جائے اور پھر یہ درد سر مزمن صورت اختیار کرلے تو علاج لیکیسس سے کرنا چاہئے - نیٹرم کارب بھی اسی قسم کے درد سر کی دوا ہے -

سر کے بالائی حصے پر بوجھ - سلفر سے موازنہ

لیکیسس کی ایک دوسری امتیازی علامت یہ ہے کہ سر کے بالائی حصے پر وزن یا دباؤ محسوس ہوتا ہے (کیکٹس گلونائین ، سینی التھز) - یہ علامات بیشتر ایسی عورتوں میں پائی جاتی ہیں جو سن یاس کی تکالیف میں مبتلا ہوں - ایسے مریضوں میں مذکورہ علامات کے ساتھ بعض اوقات سر کی چوٹی میں جلن بھی موجود ہوتی ہے - ایسی جلن سلفر میں بھی پائی جاتی ہے لیکن اگر اس کا وقوع سن یاس میں ہو تو اس کی صحیح دوا اکثر لیکیسس ہی ہوگی اور جب تک جریبہ (سورا) کی علامات واضح طور پر نمایاں نہ پائی جائیں ، لیکیسس ہی استعمال کرنا مفید ہوتا ہے -

درد سر کے ساتھ چہرے پر زردی - مریض سونے سے ڈرتا ہو ، نزلی بخار میں سونے کے بعد چھینکوں کے دورے

لیکیسس کئی قسم کے درد سر کی دوا ہے لیکن ہمیں صرف دو خاص اقسام کا علم ہے - یہ اقسام مطب میں میرے لئے بہت کارآمد ثابت ہوتی ہیں - اول یہ کہ مریض کا چہرہ درد سر کے ساتھ بہت زرد ہوجاتا ہے - دوئم یہ کہ درد سر کی حالت میں ہی وہ سو بھی جاتا ہے - وہ سونے سے ڈرتا ہے کیونکہ جب سو کر اٹھتا ہے تو نہایت بے چین کرنے والا دردسر موجود پاتا ہے - یہ دونوں علامتیں نہایت اہم ہیں - اگر یہ نہ ہوتیں تو مجھے درد سر سے قطع نظر کر کے اور ہی علامتوں سے توقع وابستہ کرنا پڑتی - ناک تک پھیلتا ہوا درد سر ، اکثر و بیشتر شدید زکام میں ، خصوصاً ایسی حالت میں جب ناک کا اخراج رک گیا ہو یا نیند کے بعد موقوف ہو گیا ہو ، اس قسم کا درد سر اکثر نزلی بخار (Hay fever) میں چھینکوں کے شدید حملوں کے ساتھ بار بار ہوتا ہے - اب اگر نزلی بخار کے چھینکوں کے دورے قطعی طور پر سونے کے بعد بدتر یا شدید تر ہو جاتے ہوں اور دن میں نیند کے بعد یہ کیفیت طاری ہو جاتی ہو تو لیکیسس کی دو ہزارویں طاقت کی ایک خوراک سے یہ ساری شکایت ختم ہو سکتی ہیں - میں خود بھی نزلی بخار کا پرانا مریض رہا ہوں ، اس لئے میں یہ بیان پورے وثوق سے دے رہا ہوں -

غذائی نالی اور لیکیسس زبان کا کانپنا۔

غذائی قنات پر لیکیسس کا جو اثر ہوتا ہے، اب اسے بیان کیا جاتا ہے۔ سب سے پہلے اکثر مسوڑھے متورم اور اسفنجی ہوجاتے ہیں اور ذرا سی چھوت سے ان سے خون بہنے لگتا ہے۔ جب یہ حالت ہو تو لیکیسس اکثر مرکری کے بعد خوب کام دیتی ہے۔ اگر مسوڑھے ارغوانی یا اودے ہوجائیں تو لیکیسس کی علامات اور قوی ہو جاتی ہیں۔ لیکیسس کی جو علامتیں بہت زیادہ نمایاں ہیں ان میں سے ایک علامت خصوصاً ٹائیفائڈ قسم کے امراض میں یہ پائی جاتی ہے کہ "مریض زبان بڑی مشکل سے منہ سے باہر نکال سکتا ہے، زبان بہت خشک، کانپتی ہوئی اور مریض اسے نچلے دانتوں سے لگاتا اور دباتا رہتا ہے۔ جیلسیمیم میں بھی زبان کانپتی اور مشکل سے باہر نکلی جاتی ہے لیکن وہ لیکیسس کی طرح اتنی خشک نہیں ہوتی۔ زبان کی یہ علامت بڑی کمزوری کا نشانی ہوتی ہے لیکن جیلسیمیم میں یہ حالت بالکل بخار کے آغاز میں اور لیکیسس میں کچھ عرصہ بعد میں واقع ہوتی ہے۔

منہ میں لیسدار بلغم کا اجتماع

لیکیسس میں منہ سے ناگوار بو آتی ہے اور منہ بیماری کے تمام عرصہ میں خشک رہتا ہے یا اس میں بمقدار کثیر چپچپا یا لیسدار بلغم جمع رہتا ہے۔ لیکیسس کی یہ ایک اور علامت بھی مرکری سے مشابہت رکھتی ہے۔

سل کے آخری درجہ میں منہ کے زخموں کا علاج۔ آخری تسکین کی بہترین دوا

سل کے آخری درجے میں لیکیسس منہ کے زخموں کے لئے ہماری بہترین دواؤں میں سے ہے۔ بعض اوقات عارضۂ سل میں منہ پک جانا بہت تکلیف دہ ہو جاتا ہے اور افاقہ کسی طرح نہیں ہوتا۔

میرا تجربہ ہے کہ اگر منہ کی تکلیف میں لیکیسس سے فائدہ ہونے لگے تو مریض حقیقی طور پر دیگر تکالیف میں بھی سکون محسوس کرنے لگتا ہے۔ یہاں تک کہ اسے اپنی صحت یابی کی امید بندھ جاتی ہے۔ اس واقعہ سے میرا ذہن اس حقیقت کی طرف منتقل ہو جاتا ہے جس کی غالباً میں نے اس سے پہلے صراحت نہیں کی۔ اور وہ یہ ہے کہ جہاں کہیں دوا سے فائدہ ممکن نہ معلوم ہو اور صرف عارضی سکون ہمارے بس کی بات ہو تو بہترین صورت یہی ہوسکتی ہے کہ ہومیوپیتھک طریق پر جس دوا کی علامات مریض میں موجود ہوں وہی دوا عارضی سکون پیدا کرنے کے لئے دے دی جائے۔ مخدرات یعنی سن کرنے والی، یا پہلے سوزشی علامات پیدا کر کے بعد میں سکون بننے والی دوائیں، (Counter irritants) یا نام نہاد مقویات اور محرکات وغیرہ ناگزیر انجام اور آخری سفر کا راستہ ہموار کرنے میں اصول مماثلت کی دواؤں کا مقابلہ نہیں کرتیں اور نہ کر سکتی ہیں۔

لیکیسس کی مخصوص علامات۔ گلے کے امراض میں شاندار کامیابی۔ علامات کا آغاز بائیں طرف سے

گلے کے امراض میں لیکیسس کو سب سے زیادہ شاندار کامیابی حاصل ہے۔ "گلے اور گردن کی حس اتنی بڑھی ہوتی ہے کہ مریض ذرا سی چھوت یا بیرونی دباؤ برداشت نہیں کر سکتا (سیپیا) گلے کے آس پاس ہر چیز تکلیف دیتی ہے، یہاںتک کہ بستر کی چادر وغیرہ کا بوجھ بھی گوارا نہیں ہوسکتا۔ یہ بڑی نمایاں علامت ہے۔ ایک اور خاص علامت یہ بھی ہے کہ خالی نگلنے یا تھوک یا کسی سیال چیز کے نگلنے سے ٹھوس چیزوں کے نگلنے کے مقابلہ میں تکلیف زیادہ ہوتی ہے۔ گلے کا درد کانوں تک چلتا محسوس ہوتا ہے۔ حلق کے رختوں میں لیسدار بلغم جمع رہتی ہے اور کھنکھارنے پر گلو میں درد ہوتا ہے۔ سوزشی گلو یا خناق مطلق اور خناق وبائی میں لوزتین کا ورم پہلے بائیں جانب شروع ہوتا ہے اور پھر دائیں جانب پھیل جاتا ہے (سباڈلا) گرم مشروبات سے درد کی شدت بڑھ جانے (سرد کھانے پینے کی چیزوں سے تکلیف بڑھ جانے، سباڈلا کی علامت ہے) یہ سب لیکیسس کی مخصوص علامات ہیں اور ان سب میں نیند کے بعد شدت کا بڑھ جانا بھی

عام پایا جاتا ہے ۔ گلے کے بڑنے کے رجحان والے مریضوں میں جن میں تکلیف کا آغاز ہمیشہ بائیں جانب پایا گیا ، میں نے لیکیسس سے اکثر اس بیماری کے حملہ کو بیکار ہی نہیں بلکہ اس کے بار بار عود کر آنے کو بھی نا ممکن بنا دیا ۔

گلے کا گینگرین یا غنغاریا

بعض اوقات گلے کی ظاہری حالت غنغاریا (گنگرین) کی سی ہو جاتی ہے لیکن اگر دوسری علامات موجود ہوں تو یہ حالت لیکیسس کے استعمال کی ایک زائد تائید سمجھنا چاہئے ۔ جب کسی بیماری کے آثار سے معلوم ہو کہ اس کا سارا زور گلے پر پڑنے والا ہے تو لیکیسس ان دواؤں میں شامل ہو گی جن کا سب سے پہلے خیال آنا چاہئے مثلاً ٹائیفائڈ بخار ، ذات الریہ (نمونیہ) ، سکارلٹینا وغیرہ ۔

جلد ارغوانی | گلے کے آتشکی امراض

اگر جلد ارغوانی یا نیلی ہو جائے ، گویا موت سر پر منڈلا رہی ہے ، تو ایسی حالت میں کوئی دوا لیکیسس کی نظیر نہیں ہو سکتی ۔ لیکیسس نہ صرف گلے کی ان شدید شکایات کی غیر معمولی طور پر فائدہ بخش دوا ہے بلکہ مزمن وضع کی تکالیف کے لئے بھی مفید ہے ۔ گلے کے آتشکی عوارض میں بھی ایسی نوعیت کے علامات موجود ہوتے ہیں ۔

لیکیسس ہر قسم کے انقباض کی دافع ۔ نفخ ، کثرت ریاح ، معدہ میں چھونے سے درد ، تنگ لباس سے بے چینی

آپ کو معلوم ہے ہم نے گلے کے حد درجہ حساس ہونے کا ذکر بہت اہم بتایا ہے لیکن لیکیسس کے گلے کی ذکاوت حس کا بیان یہیں ختم نہیں ہوتا کیونکہ جیسا کہ ڈاکٹر لیلنتھل نے کہا ہے کہ '' لیکیسس ہر قسم کے انقباض یا کھنچاؤ کی دشمن ہے '' '' فم معدہ میں چھونے سے درد ہو ، یہانتک کہ لباس کا دباؤ بھی تکلیف دہ ہو ۔ مریض پیٹ کی جلد کے آس پاس کوئی دباؤ برداشت نہ کر سکے ۔ پیٹ میں درد ناک نفخ ہو ریاح بکثرت بھر جائیں جن سے بہت پریشانی ہو ، کوئی دباؤ گوارا نہ ہو سکے ۔ جلد کے تمام سطحی اعصاب ذکی الحس ہو جائیں '' مریض کپڑے بہت ڈھیلے ڈھالے پہننے پر مجبور ہو ، خصوصاً معدہ کے آس پاس ، کیونکہ ایسا تنگ لباس اسکے لئے بے چینی کا باعث بن جاتا ہے اور بستر میں بھی ایسے کپڑوں کو اسے مجبوراً ڈھیلا کرنا یا معدہ سے اوپر اٹھا رکھنا پڑتا ہے تاکہ بوجھ یا دباؤ نہ پڑے ۔

دباؤ کے ڈر سے وہ پیٹ پر ہاتھ رکھنے کی جرأت بھی نہیں کر سکتا ۔

'' مریضہ رحم پر بھی دباؤ برداشت نہیں کرتی غرضیکہ مریض ہر قسم کے بوجھ سے نجات حاصل کرنا چاہتا ہے ۔ وہ بدن سے بار بار کپڑا اٹھا دیتا ہے ۔ پیٹ کی جلد نازک اندام نہ بھی ہو پھر بھی پیٹ پر کپڑا رکھنا اس کے لئے تکلیف کا باعث بن جاتا ہے ۔ '' گلے پر آہستگی سے ہاتھ لگانے سے بھی اذیت محسوس ہوتی ہے جیسے دم گھٹتا ہو ۔ گلے کے اندر ایک ڈلی یا ڈھیلے سے اٹکاؤ کا احساس موجود ہو ''

'' مریض گرمی کی حالت یا سر کی طرف خون کے عود کر آنے میں گردن کے آس پاس کے کپڑے ڈھیلے کر دینے پر مجبور ہو جائے ۔ اسے ایسا محسوس ہو جیسے کپڑے کے دباؤ سے خون کا دورہ رک گیا ہو اور اسی سبب سے دم گھٹتا محسوس ہو ۔ گلو کی چست بندشیں گوارا نہیں ہوتیں '' ۔

لوازمات کی اہمیت

اس علامت کی اہمیت یا لیکیسس کی یہ بڑی خصوصیت کہ کھنچاؤ یا دباؤ سے تکلیف میں شدت ہو جاتی ہے ، میں مذکورہ بیان کے علاوہ کسی اور طریق پر پیش نہیں کر سکتا اور اب تو بارہا بار کی مصدقہ علامات کے اسلوبی بیان کے بعد اس امر کی ضرورت ہی محسوس نہیں ہوتی کہ کسی معالج کو سمجھانے ، یاد دلانے یا اس میں اعتقاد پیدا کرنے کی غرض سے اس سلسلہ میں زیادہ زور دیا جائے کیونکہ یہی بیان اب حصول مقصد کے لئے بہت کافی ہے ۔ اب اس امر کی تشریح بھی کہ لیکیسس میں دباؤ یا بوجھ سے یہ مستقل قسم کی شدت اور ایسے ہی بوجھ سے برائی اونیا سے تکلیف میں کمی اور اصلاح کی کیفیت کیوں پائی جاتی ہے ، ان لوگوں پر چھوڑتا ہوں جو تشریح اسباب کے دعویدار بنتے ہیں ۔ میرے نزدیک تو

لوازمات مرض کے پیش نظر دوا تجویز کرنے کی اہمیت کا یہ ایک اور ثبوت ہے ۔

پاخانہ اور مقعد کی بعض خاص علامات

لیکیسس میں پاخانہ اور مقعد کی بعض خاص علامات پائی جاتی ہیں ۔ مقعد میں اجابت کا تقاضا اور ہمہ وقتی بوجھ محسوس ہوتا ہے لیکن جب وہ پاخانہ کرنے بیٹھتا ہے تو اتنی تکلیف ہوتی ہے کہ اسے مجبوراً اخراج فضلہ سے باز رہنا پڑتا ہے ، مریض کو ایسا محسوس ہوتا ہے جیسے مقعد کا منہ بند ہو گیا ہو ۔ یہ کیفیت اگرچہ بے نتیجہ لیکن کسی حد تک مسلسل یا باربار محسوس ہوتی ہے یعنی حاجت کے باوجود اجابت نہیں ہوتی ۔ یہ کیفیت نکسوا میکا کے تقاضۂ اجابت کی مانند ہوتی ہے یا لائیکوپوڈیم کے درد ناک کھنچاؤ کے مشابہ جس سے یا تو پاخانہ ہوتا نہیں یا ایک نا مکمل اور غیر تسلی بخش اجابت کے بعد مقعد میں کھنچاؤ کی کیفیت پیدا ہو جاتی ہے ۔ ایک اور نمایاں علامت یہ کہ پاخانہ اکثر بہت بدبودار ہوتا ہے ، خواہ بستہ ہو یا پتلا ۔

ٹائیفائڈ میں آنتوں سے جریان خون

مقعدی تکلیف کے علاوہ لیکیسس میں ہمیں آنتوں سے سڑے ہوئے خون کا جریان کی علامت بھی ملتی ہے جو زیادہ تر ٹائیفائڈ جیسی نڈھال کر دینے والی دوسری شدید بیماریوں کے دوران میں بھی پائی جاتی ہے ۔ گرنسی لکھتے ہیں ''سڑے ہوئے خون کی پھٹیاں جن کی شکل بالکل جلے ہوئے گیہوں کے بھوسے کی سی ہو اور وہ چپٹی وضع کے چھوٹے یا بڑے ٹکڑوں میں خارج ہوں اور اس کے اجزا کم و بیش گھلے ہوئے باریک ہوں''۔ مجھے ایسے مریضوں سے سابقہ پڑا ہے اور ان کے علاج میں لیکیسس نہ صرف پاخانہ کی نوعیت بدلنے میں نہایت کارگر ثابت ہوئی بلکہ مریض کی عام اصلاح اور بالآخر کامل صحت بخشنے میں بھی اس نے بہت کام کیا ہے ۔

بواسیر خونی

یہ دوا اکثر اوقات مشہور و عام بیماری ''خونی بواسیر'' میں بڑی مفید ثابت ہوئی ہے ۔ اس عارضہ میں بھی کھنچاوٹ کی کیفیت محسوس ہوتی ہے ، خواہ بواسیری مسے بیرونی ہوں یا اندرونی اور بعض اوقات مقعد میں چوٹ یا تھکن کی سی کیفیت محسوس ہوتی ہے جیسے مریض اپنے الفاظ میں یوں ادا کرتا ہے کہ ''مقعد پر چھوٹی چھوٹی ہتھوڑیوں سے پیٹا جا رہا ہے''۔ یہ تمام علامات اور ان کے سوا اور بھی کئی عوارض جس طرح غذائی قنات کے تمام امراض پر اس دوا کا قوی اثر واضح کرتے ہیں ، اسی طرح مقعد کی علامات کے ساتھ اس دوا کی قریبی مماثلت کو بھی ثابت کرتے ہیں ۔

زنانہ اعضائے تناسل کے امراض

زنانہ اعضائے تناسل کے امراض میں یہ دوا ہماری بہترین دواؤں میں سے ہے ۔ سب سے اول یہ کہ لیکیسس بیضہ انثے کی اہم دوا ہے اور بائیں طرف کے بیضہ کے ساتھ اسے ترجیحی وابستگی حاصل ہے ۔ یہ رحم کے معمولی اعصابی درد (Ovarian Neuralgia) کی دوا بھی ہے اور اس لئے بائیں بیضہ انثے کی حقیقی رسولیوں بلکہ سرطان تک میں کارآمد ہے اور ایسی صورت میں بھی مفید ہے جبکہ تکلیف بائیں بیضہ انثے سے شروع ہو کر دائیں طرف رخ کرتی ہو ۔ (لائیکوپوڈیم کے بر عکس) لیکن اس دوا کے لئے ہمارے پاس ایسے مریض بھی آئے ہیں جن کے ایک یا دونوں بیضہ انثے میں عصبی درد ، ورم ، تصلب (سختی) ، تقیح (پیپ پڑنا) ، رسولی یا سرطان کے عارضہ موجود ہو ۔ علاوہ ازیں دیگر عوارض رحم میں بھی اس دوا کا اثر بہت غالب ہوتا ہے ۔

سن یاس کی تکالیف کی خاص الخاص دوا

یہاں سن یاس کی اس حالت کا ذکر کرنا بھی ضروری معلوم ہوتا ہے جس میں مصیبت یہ بن جائے کہ حیض شروع ہونے سے پہلے درد و کرب بے در پے بڑھتا ہی جائے لیکن جونہی اندام نہانی سے خون کا جریان شروع ہو ، تکلیف میں افاقہ محسوس ہونے لگے ۔ اس کے چند دن بعد پھر یہی تکلیف شروع ہو جائے جو ادرار حیض پر پھر کم ہو جائے حتیٰ کہ یہ سلسلہ ایک چکر کی صورت اختیار کر لے ۔ سن یاس کے اس خاص عارضہ میں لیکیسس ہماری مجرب دوا ہے ۔ ڈاکٹر ہیرنگ کی تصنیف علامات خصوصی (Guiding Symptoms) میں اس کا خاص ذکر موجود ہے اور ہم نے اسے اکثر درست پایا ہے ۔

من پاس کے عوارض میں آپ کو ہمیشہ یہ کیفیت نظر آئے گی کہ مریضہ رحم کے مقام پر کم از کم دباؤ یا چھوت بھی برداشت نہیں کر سکتی اور یہ خصوصیت اس دوا کی نمایاں علامت ہے۔ رحم اپنی جگہ سے ٹل جائے، یہاں تک کہ اندام نہانی میں اتر آئے۔ بلکہ بسا اوقات تو اس میں خون بھی جمع ہو جائے۔ جریان خون بار بار ہونے لگے اور یہ سلسلہ ختم ہونے کا نام نہ لے۔ علاوہ ازیں جسم میں گرمی اور شعلوں کا محسوس ہونا، سر کی چندیا گرم، چہرہ زرد، غشی، رحم کا اپنی جگہ سے ٹل جانا اور وریدی دوران خون میں خلل، وغیرہ کئی ایسے عوارض ہیں جو من پاس کے لوازمات کہے جاسکتے ہیں اور یہ سب اس دوا کی تحت میں آتے ہیں (اس ضمن میں کروٹلس و کریوسوٹم کا بیان بھی دیکھئے)۔

غالباً تمام میٹر یا میڈیکا میں لیکیسس کی طرح ایسی اور تین دوائیں بھی نہیں پائی جاتیں جن کی علامات من پاس سے متعلقہ عوارض میں اتنی کارگر ہوں۔ (کریوسوٹم۔ عوارض بعد از من پاس)۔

سرطان (کینسر CANCER) کا علاج۔

لیکیسس پستان یا رحم بلکہ دونوں کے سرطان کی بڑی کار آمد دوا ہے، یہ سرطان ہر صورت میں نیلگوں یا ارغوانی رنگ اختیار کر لیتا ہے۔ اور اگر کھلا ہو یا مسماروغ (اسفنجی قسم کا ایک فاسد دنبل (Fungoid) کی مانند ہو تو اس میں سے آسانی سے سیاہ رنگ کا سڑا ہوا خون نکل پڑتا ہے۔ خون جاری ہونے کی صورت میں درد اور تکلیف میں اسی طرح عارضی کمی ہوجاتی ہے جس طرح رحمی جریان خون میں ذکر کی گئی۔ درحقیقت بیضہ الثے اور رحم کے ان گوناگوں عوارض کے علاج میں اگر ہمیں لیکیسس کا علم نہ ہوتا تو ایسے مہلک عوارض کے دفعیہ کے لئے یقیناً ہم بڑی حد تک بے دست و پا محسوس کرتے۔

اعضائے تنفس کے عوارض۔

اعضائے تنفس اور سینہ بھی لیکیسس کے دائرہ اثر میں آتے ہیں مثلاً صوتی اعصاب کا فالج، جس سے آواز نکلنا مفقود ہوجائے، گلے کی حس بہت بڑھ جائے اور مریض خفیف دباؤ کو برداشت نہ کرسکے، دم گھٹنا، خناق مطلق کی انتہائی بگڑی ہوئی حالت، بچے کی حالت سونے میں بدتر ہوجانا اور اس کا غنودگی کی حالت میں رہنا، سب لیکیسس سے شفا پانے والے عوارض ہوتے ہیں۔ مزمار الصوت (Glottis) آواز کی تاروں اور ریشوں کی درمیانی فضا کا تشنج، کسی چیز کے گلو سے حلق تک رینگنے کا احساس جس سے سانس کے رکنے کا احتمال ہو۔ چلتے وقت سانس کا پھولنا خصوصاً پرانے شرابیوں اور دل کے مریضوں میں، یہ سب علامات ہمیشہ لیکیسس کے استعمال کی رہبری کرتی ہیں۔ ''ذرا سی چیز بھی منہ یا ناک کے قریب آئے تو اس سے مریض کو سانس لینے میں رکاوٹ محسوس ہو، وہ کالر یا گردن، گلے یا سینہ کے ارد گرد کی ہر بندھن کو پھاڑنا یا وہاں سے دور کر دینا چاہے کیوں کہ اس سے اس کا دم گھٹنے لگتا ہے۔''

علاوہ ازیں عارضہ دمہ جس میں گرمی کا احساس بہت معلوم ہو جیسا کہ دوران خون تمام تر سر کی طرف عود کر آیا ہے۔ چہرہ آنکھیں اور کان سب گرم، ان میں سے شعلے نکلتے محسوس ہوں، گرمی یا جوش خون کی ناگہانی لہریں سی محسوس ہوں۔ مریض دم گھٹنے سے بچنے کے لئے کپڑے ڈھیلے کر دے، بٹن اور گریبان سب کھول دے اور کھلے رکھنا چاہے۔ دل یا پھیپھڑوں کے فالج کا خطرہ در پیش ہو۔ دق، خشک قسم کی کھانسی جو گلے یا حلق کے دباؤ یا چھوت سے بڑھ جائے، نیز نیند کی حالت میں کھانسی، مریض بیدار ہوئے یا اس سے باخبر ہوئے بغیر کھانستا رہے۔ اس قسم کی کھانسی کیموملا میں بھی پائی جاتی ہے۔ لیکن اگر کیموملا ناکام ثابت ہوئی ہو تو لیکیسس دینا چاہئے کیوں کہ یہ اس قسم کی کھانسی کا قطعی طور پر دفعیہ کر دیتی ہے۔ خشک ہلکی ہلکی کھانسی جس کے ساتھ قلبی عوارض بھی پائے جائیں، لیکیسس سے اکثر دفع ہوجاتی ہے۔ کھانسی اور اس کے ساتھ مقعد میں درد یا بواسیری مسوں میں چبھن، لیکیسس ہماری ان بہترین دواؤں میں سے ہے جو ٹائیفائڈ نمونیا یا ایسا ٹائیفائڈ جس میں پھیپھڑوں

کے دیگر عوارض کو بھی داخل ہو، معہ ان کی پیچیدگیوں کے درست کر دیتی ہے۔

زبان ۔ لیکیسس اور جیلسیمی ام کا موازنہ

اب ان امراض میں لیکیسس کی زبان کا حال بھی سنئے۔ یہ دوا جب دل کی تکالیف شدید ہوں یا مزمن خاص قسم کے دم گھٹنے کی حالت میں، کھانسی میں اور تنگی تنفس میں اضافہ ہوجانے کی کیفیت میں بھی ہماری افضل دواؤں میں شمار ہوتی ہے کیوں کہ یہ سب علامات لیکیسس سے مخصوص ہیں۔

اعصابی نظام پر بھی لیکیسس سے زیادہ گہرا اثر کرنے والی کوئی دوسری دوا نہیں۔ اولاً یہ کہ جسم میں کپکپی پیدا ہوتی ہے، جو خوف یا اشتعال سے نہیں بلکہ انتہائی کمزوری کی وجہ سے پیدا ہو جاتی ہے۔ اس کیفیت میں یہ دوا جیلسیمی ام سے مشابہ ہے۔ دونوں دواؤں کی علامات میں زبان، منہ سے نکالتے وقت کانپتی ہے۔ دونوں دواؤں میں تمام جسم لرزتا ہے۔ لیکن لیکیسس کی مریضہ کو غش آتا محسوس ہوتا ہے اور اس کا دل گرتا اور چھپتا جاتا ہے۔

یہ شدید نقاہت دماغی اور جسمانی، دونوں قسم کی ہوتی ہے اور مریضہ کو آرام کرنے اور سونے سے بھی سکون نہیں ملتا بلکہ اسے صبح کو سو کر اٹھنے کے بعد تکالیف بڑھی ہوئی محسوس ہوتی ہیں۔ اس نقاہت کے ساتھ اکثر دل میں درد اور دوسری شکایات بھی پائی جاتی ہیں۔ مثلاً متلی، چہرہ زرد اور سر چکراتا ہے۔ اور اگر یہ کیفیات جاری رہیں تو مرض کا دوسرا درجہ شروع سمجھنا چاہئے جس میں آخر کار فالج گر پڑنے کا اندیشہ غالب ہو جاتا ہے۔

فالج ۔ لیکیسس کا فالج عموماً بائیں جانب کا ہوتا ہے جیسے کہ لیکیسس کی عام علامات بائیں جانب پر زیادہ وارد ہوتی ہیں اسی طرح فالج بھی عموماً بائیں جانب کا ہوتا ہے۔ یہ فالج سکتہ یا دماغی کمزوری کے سبب بھی ہوسکتا ہے اور اگر دماغی کمزوری سے ہو تو لیکیسس کے موزوں استعمال سے مریض کے مکمل صحتیاب ہونے کی امید کی جاسکتی ہے۔ لیکن اگر سکتہ پختگی کی حد تک پہنچ گیا ہو اور دماغ میں خون کی تراوش حد سے زیادہ ہوچکی ہو تو مریض کے جانبر ہونے کی امید بہت کم دلانی چاہئے لیکن گئے گذرے حالات میں بھی بعض اوقات نہایت ہی مایوس کن مریض بھی صحت یاب ہوتے دیکھے گئے ہیں۔ مرگی اور سل ظہری (Locomotor ataxia) میں بھی اس دوا کو مفید کہا جاتا ہے۔ لیکن مجھے ان امراض میں کبھی اس کے اچھے اثرات کا مشاہدہ نہیں ہوا۔

موسمی گرمی کی وجہ سے نقاہت و تکان

لیکیسس کی شفایابیوں میں ایک حالت اور بھی ہوتی ہے جس میں یہ دوا خوب کام کرتی ہے اور وہ گرم موسم کی وجہ سے افسردگی، تکان یا خستگی اور نقاہت کی کیفیت ہے۔ اس میں نہ صرف سر دکھتا ہے بلکہ پورا جسم دھوپ کی گرمی سے پژمردہ ہو جاتا ہے۔ اینٹی مونیم کروڈم، جیلسیمی ام، گلونائین، نیٹرم کارب، نیٹرم میور۔ سلینئم)۔

نیند کے بعد تکلیف میں اضافہ

سونے کے بعد تکالیف میں اضافہ ہوجانا یا یوں کہئے کہ مریض کا شدت مرض کی حالت میں سو جانا، لیکیسس کی اصل امتیازی علامت ہے۔ مخالفین خواہ کچھ ہی کہیں، اس کی اس خصوصیت میں کوئی فرق نہیں آتا۔ اسی نوعیت کی ایک اور مخصوص علامت یہ بھی ہے جس کی طرف میں آپ کی توجہ دلانا چاہتا ہوں۔ ''جیسے ہی مریض سونے لگتا ہے اس کا سانس رک جاتا ہے''۔ یہ علامت ہیرنگ نے انہیں الفاظ میں بیان کی ہے۔ اور میں نے بھی اسے اکثر ایسے ہی دیکھا ہے کہ ''مریض چین سے سو نہیں سکتا کیوں کہ عین نیند کے غلبہ کے وقت اس کا سانس رک جاتا ہے اور یہ ہانپتے کانپتے جاگ اٹھتا ہے''۔ یہ کیفیت اکثر قلبی عوارض میں پائی جاتی ہے، خواہ تکلیف عضوی ہو یا صرف وظیفہ قلب سے متعلق ہو۔ اس کیفیت سے مریض کو بڑی پریشانی اور بے چینی ہوتی ہے۔ ایسی کیفیت گرینڈیلیا روبسٹا اور ڈیجٹیلس میں بھی پائی جاتی ہے۔

آتشک کے ایک پرانے مریض کی قبض اور پیٹ درد کا واقعہ

(حملہ مرض کی حالت میں سوجانے کی تصدیق)

مجھے ایک آتشک کے پرانے مریض میں نہایت ضدی قسم کی قبض سے سابقہ پڑا ۔ مزمن قبض سے اس مریض کو پیٹ درد ، قولنج کے بہت سخت حملے ہونے لگے ۔ درد پورے پیٹ پر پھیلتا محسوس ہوتا تھا اور ہمیشہ رات کو ہوا کرتا تھا ۔ میں نے اس پر بہت سی دوائیں آزمائیں لیکن اس پر کسی کا اثر ہوتا نظر نہ آیا ۔ قریب تھا کہ میں مایوس ہوجاتا کہ اتفاقاً اس نے اپنا حال مجھ سے یوں بیان کیا ۔ " ڈاکٹر صاحب ! اگر میں ہر وقت جاگتا رہ سکوں تو مجھے کوئی درد نہ ہوگا " یہ سن کر میں نے اس کی طرف مشکوک نظر سے دیکھا ۔ پھر اس نے کہا "میرا مطلب یہ ہے کہ میں پیٹ درد کی شدت کی حالت میں ہی سو بھی جاتا ہوں لیکن جب بیدار ہوتا ہوں ، درد وہاں ہی موجود ہوتا ہے ۔ اب میں نے اسے لیکیسس نمبر ۲۰۰ کی ایک خوراک دی اور خود مطب چلا آیا ۔ مجھے معلوم ہوا کہ اس کے بعد پھر اسے درد کا کوئی حملہ نہیں ہوا اور اس دن سے قبض جاتا رہا اور اجابت بالکل باقاعدہ ہونے لگی ۔ یہاں ایسے اور بیماروں کا حال بھی بیان کیا جاسکتا ہے جن میں اس علامت کی بدولت میں نے مختلف قسم کے دیگر امراض کا علاج کیا ہے لیکن اس موقع پر اتنا ہی تذکرہ کافی ہے کہ میں ان مشاہدات کے بعد بلا ہر پس و پیش ، اس علامت کی اہمیت کی عملی شہادت دے سکتا ہوں ۔

لیکیسس اور جیلسیمی ام کا مزید فرق

میرا خیال ہے کہ میں نے لیکیسس کے متعلق یہ امر کہ یہ ٹائیفائڈ بخار میں بڑی کار آمد دوا ہے ، اسکی مختلف علامت کافی وضاحت سے بیان کردی ہیں ۔ اب یہاں مزید اتنا بتا دینا ضروری سمجھتا ہوں کہ اس دوا کے استعمال کی ضرورت مرض کے صرف دوسرے یا تیسرے ہفتہ میں لاحق ہوتی ہے ۔ اور اس میں اور جیلسیمی ام کے علامات میں جو فرق پایا جاتا ہے وہ بھی اتنا سا ہے کہ جیلسیمی ام میں کپکپی اور کمزوری مرض کے شروع ہی میں واقع ہو جاتی ہے اور اگر اس کی پہچان ہوجائے تو جیلسیمی ام مرض کو فوراً وہیں روک دیتی ہے ۔ امید ہے کہ احساسات ، زبان ، منہ ، گلا ، پیٹ ، پاخانہ اور خصوصیت سے نیند کے بعد کی علامات کا تذکرہ جو پہلے بیان ہوچکا ہے ، لیکیسس اور دوسری دواؤں میں فرق واضح کر دینے میں بڑی مدد دے گا ۔

نسائج ۔ بافتوں پر لیکیسس کا اثر

(جسم پر سیاہی مائل نیلے رنگ کے داغ)

لیکیسس کے مریض میں جسم کے تمام حصوں پر ورم ہو جاتا ہے اور ان کی ایک امتیازی علامت یہ بھی ہوتی ہے کہ ان کا رنگ نیلا جس سے سیاہی جھلکتی ہے ۔ میں ٹرنٹولا ، انتھرسینم میں جب کبھی اس رنگ کا ورم دیکھتا ہوں ، مجھے ہمیشہ فوراً لیکیسس کا خیال آجاتا ہے اور پھر جب کبھی یہ دیکھتا ہوں کہ ان ورموں میں چھوئے جانے کی برداشت نہیں اور وہ بہت ذکی الحس ہیں اور کہ پلنگ تک کا بوجھ برداشت نہیں کیا جاسکتا ، تو اس سے میرے لئے دوا کے انتخاب کا مسئلہ جلد طے ہو جاتا ہے ۔ میں ایسے تمام مواقع پر لیکیسس ہی دیتا ہوں اور مجھے شاذو نادر ہی ناکامی ہوتی ہے ۔ خون جل جاتا ہے یا جیسا کہ عام طور پر کہا جاتا ہے کہ خون خراب ہوگیا ہے اور پتلا پڑ گیا ہے ، پھوٹ گیا ہے اور ناقابل انجماد ہوگیا ہے ۔ یہ حالت عموماً ٹائیفائڈ بخار میں رونما ہو جاتی ہے اور یقیناً بہت خطرناک کہی جا سکتی ہے ۔ نکسیر کے یا آنتوں وغیرہ سے خون کا جریان شروع ہوجاتا ہے اور مسلسل بہتا ہی جاتا ہے ۔

مریض میں جریان خون کے مرض کی صلاحیت پہلے ہی موجود معلوم ہوتی ہے اس لئے فرفورا* (Purpura Haemorrhagica) کے جریان خون میں لیکیسس ہماری بہترین دوا قرار دی گئی ہے ۔ قروح اور زخموں سے خون بکثرت

* فرفورا ۔ جدید اصطلاح طب میں ایک خونی بیماری ہے جس سے خون اور عروق شعریہ میں فتور آجاتا ہے اور جریان خون ہونے کی وجہ سے جلد کے نیچے قرمزی رنگ کے داغ یا دھبے پڑ جاتے ہیں ۔

خارج ہوتا ہے۔ معمولی زخموں سے بھی خون زیادہ بہ نکلتا ہے۔ زخم آسانی سے غنغاریا (Gangrene) کی نوعیت اختیار کر لیتے ہیں۔ ایسے زخموں کے اندمال میں لیکیس بہت مفید ثابت ہوتی ہے۔ سرطانی زخم، نیلگوں یا سیاہ پڑ جاتے ہیں۔ ان میں سے خون مقدار میں کثرت سے نکلتا ہے اور اس کے ساتھ جلن بھی ہوتی ہے۔ اکثر عوارض میں خون بھی آنے لگتا ہے جس سے معلوم ہوجاتا ہے کہ خون واقعی پتلا پڑ گیا ہے اور فاسد ہوگیا ہے۔ ہم نے اس کثیر الاستعمال دوا کے متعلق بہت کچھ لکھ دیا ہے۔ حالانکہ آغاز میں اتنی طول بیانی کا ارادہ ہرگز نہ تھا۔ ہمیں چارلس ہمپل کا بہت احترام ہے۔ ہمیں زمانۂ طالب علمی سے اس کی درسی کتاب کے مطالعہ سے اس دوا کے متعلق جو تاثرات حاصل تھے اب ہم نے اسے ان سے بھی زیادہ مفید پایا ہے۔ جو معالج اس دوا کو ۳۰ طاقت یا اس سے اعلیٰ طاقت میں استعمال کرتے ہیں، یہ ان کے لئے خوب کام کرتی ہے۔

بائیں جانب کی تکالیف کی امتیازی دوا

ہمیں یہ امر کبھی نہ بھولنا چاہئے کہ لیکیس امتیازی طور پر بائیں جانب کی اور لائیکو پوڈیم دائیں جانب کے عوارض کی دوا ہے۔ بائیں جانب کا فالج، بیضہ انثے، حلق، پھیپھڑے کے عوارض اور درد سر وغیرہ، جو بائیں جانب ہوں، ان سب تکالیف میں، سب سے پہلے ہمیں اسی دوا کا خیال آنا چاہئے۔ کیونکہ ان عوارض میں لیکیس کو قطعی مناسبت حاصل ہے۔ لیکن اگر دائیں جانب کے امراض میں اس دوا کی دوسری علامات موجود ہوں تو بھی ہمیں اسے دوا کے استعمال کرنے میں تامل نہ ہونا چاہئے۔

جلدی امراض

لیکیس جلدی امراض میں بھی اکثر بڑی اہمیت کی مالک ثابت ہوتی ہے۔ شدید سکارلیٹنا، خسرہ اسود۔ سرخباده، چیچک، خبیث پھوڑے بال توڑ، شب چراغ، (کار بنکل) مزمن قروح (زخم)، بستری زخم، سرطان ملائم یا قطردموی (Fungus haematodes) وغیرہ، سب امراض میں اس کی اہمیت واضح ہے۔ غرضیکہ ان سب عوارض میں بلکہ دوسری بہت سی جلدی بیماریوں میں بھی جلد کا نیلگوں یا سیاہی مائل ہونا لیکیس کا طرہ امتیاز ہے۔ اور اگر یہ نہ ہو تو ہمیں اس دوا سے زیادہ فائدہ کی توقع رکھنے کی ضرورت نہیں۔ مزید برآں جہاں تک عمر کی مناسبت اور جسمانی ساخت اور جبلیت کا تعلق ہے، میں نے اس دوا کو تمام حالات و طبائع میں یکساں کار گر اور مفید پایا ہے۔

ہاں! شائد فربہ اشخاص کے مقابلے میں دبلے اور لاغر اجسام میں اس دوا کی علامات زیادہ واضح طور پر پائی جاتی ہیں۔

اب ہم وقتی طور پر اپنے اس دیرینہ اور عزت دوست (لیکیس) کو پر خلوص خدا حافظ کہتے ہیں اور جن لوگوں کو اس سے واقفیت نہیں ہے ان سے پر زور سفارش کرتے ہیں کہ وہ بھی اس سے آشنائی حاصل کریں۔

خلاصہ علامات لیکیس

نیند سے تکالیف میں شدت۔ عوارض عموماً بائیں جانب پر زیادہ تکلیف دہ یا بائیں جانب سے دائیں جانب رخ کرتے ہوں (لائیکوپوڈیم، دائیں سے بائیں)

مواد کے خارج ہونے پر تکلیف میں کمی۔ درد میں کمی ہو جاتی ہو جب حیض جاری ہوجائے (پلسائلا، کمئی حیض کی صورت میں افاقہ)

سوتے وقت یا سو جانے پر دم رک جاتا ہو۔ دماغی امراض میں فضول گوئی (ہائیوسائمس۔ سٹرامونیم۔ وریٹرم) متورم جلد، انتہائی طور پر ذکی الحس۔ اس پر نیلگوں اور سیاہی مائل داغ۔

ہرجگہ تنگی اور بندھن کا احساس۔ مریض ڈھیلا لباس پسند کرے۔ گریبان کھلا، آزار بند ڈھیلا۔ ٹوپی یا دوپٹہ یا دستار کی بندھن ناگوار۔

عام کمزوری اور کپکپی۔ زبان منہ سے باہر نکالنے پر کانپتی ہو۔

تعلقات

معاون ہیپر سلف۔ لائیکوپوڈیم۔ نائٹرک ایسڈ۔
ناموافق ایسٹک ایسڈ۔ کاربولک ایسڈ۔

موسمی بخار میں جب نوبت کا وقت بدل جائے لیکیس کے بعد نیٹرم میور مفید اثر کرتی ہے۔

شدت مرض - بیداری پر ، نیند کے بعد ، لمس (چھوت) سے - شدید سردی اور شدید گرمی سے - ترش اشیاء سے - الکوحل ، کونین - مرکری (پارہ) دباؤ - مضبوط گرفت - سورج کی شعاعوں سے ' موسم بہار اور موسم گرما میں -

طاقت مستعملہ

۳۰ - ۲۰۰ - دس ہزار یا اس سے بھی اعلیٰ طاقتیں -

ناجا ٹریپوڈینس - پھنیئر سانپ
(Cobra de Cepella) NAJA TRIPUDIANS

اگر سانپ کے زہروں کو ایک دوسرے کا تعلق دار کہا جائے تو ناجا کو لیکیسس کا خونی قرابت دار قرار دیا جاسکتا ہے - اور سانپ کے ڈسنے سے جو علامتیں پیدا ہوتی ہیں ان کے مطابق ناجا بھی مساوی طور پر شفا بخش ثابت ہونا چاہئے تھی - لیکن ابھی تک یہ دوا تجربہ میں ایسی مفید نہیں پائی گئی - اس موقع پر سوال پیدا ہوتا ہے کہ ایسا کیوں نہیں؟ تو اس کا جواب یہ ہے کہ جب ہم ڈاکٹر ایلن کی انسائیکلو پیڈیا کا مطالعہ کرتے ہیں



تو ہمیں زہروں میں لیکیسس کا تجربہ کرنے والے انتیس اور ناجا سے زہر آلود ہونے والے پینتالیس اشخاص کا علم ہوتا ہے - بلاشبہ لیکیسس طویل مدت سے مستعمل ہے لیکن کیا وقت اور زمانے کے استعمال کا اختلاف کسی شے کی افادیت پر بھی اثر انداز ہوتا ہے ؟ - اس ضمن میں ایک بات اور بھی قابل لحاظ ہے - وہ یہ کہ لیکیسس کے تجربات زیادہ تر تیس اور اس سے اعلیٰ طاقتوں کے استعمال سے کئے گئے اور ناجا کے تقریباً سب تجربات ادنیٰ طاقتوں سے اور خام زہر سے جو سانپ کے سر سے حاصل کیا گیا تھا ، معلوم کئے گئے ہیں - ڈاکٹر ایلن کی اسی سند کے حوالہ سے ہمیں یہ بات بھی معلوم ہوئی کہ ناجا کی نمایاں تصادیق سب انہی علامات کی مانند ہیں جو لیکیسس ۳۰ طاقت کی آزمائش سے پیدا ہوئی تھیں لیکن اس سے کیا یہی ثابت نہیں ہوتا کہ ناجا کی علامات کی تکمیل و تشکیل بھی اس کی طاقتوں کے استعمال سے ہی ہونی چاہئے -

دل کے امراض

ناجا دل کے امراض میں متفقہ طور پر بہت مفید پائی گئی ہے - خصوصاً ضعف قلب میں (تکس وامیکا ، خستگی یا تھکاوٹ کا احساس)

خناق وبائی

اور خناق وبائی میں جب کہ دل کی حرکت بند ہونے یا فالج ہوجانے کا خطرہ محسوس ہو -

تنفس کی خرابی

تنفس کی خرابی اور کمزوریٔ قلب سے طبیعت میں پژمردگی و پست ہمتی ، عضوی بیماریوں میں دل کے کمزور فعل سے پیدا شدہ لازمی کھانسی وغیرہ میں اختلاج (خشک کھانسی ، جو دل کے امراض میں شرکت کے طور پر ہوتی ہے - سپنجیا) اور دل میں پژمردگی اور بدحالی کا احساس ، چلنے سے ان عوارض میں شدت - ان تمام تکالیف اور دل کے مزمن عوارض میں بھی ناجا کی قدر و قیمت اور اہمیت مسلمہ ہے -

میلان خودکشی

مریض آرم مٹالیکم کی طرح بار بار خود کشی پر آمادہ ہوجاتا ہے - یہی خیال اس کے دل و دماغ میں آتے رہتے ہیں - بس ان امور کے علاوہ اس دوا سے دیگر کامیابیوں کا علم مجھے نہیں - با ایں ہمہ مجھے اس بات کا یقین ہے کہ جس انداز پر

لیکیسس کے تجربات کئے گئے ہیں اگر اسی طرح ناجا کے مزید تجربات بھی ہونے اور تحقیقات کی گئی تو یہ دوا اگر لیکیسس سے بڑھ کر نہ سہی اس سے کم مفید تو ہرگز ثابت نہ ہوگی۔

خلاصہ علامات ناجا

سر اور گردن میں ایسا درد جیسے چوٹ لگی ہو۔

چھاتی میں ایسا احساس جیسے لوہے کی گرم سلاخ گھپوئی جارہی ہو۔

شعلہ دار گرمی (میفانیٹس)

چہرہ نیلگوں اور تنگیٔ تنفس جیسے کہ درد دل اور نزلہ و زکام میں اکثر دیکھنے میں آتا ہے۔

بائیں بیضۂ انثیٰ میں درد۔

اختلاج و وجع القلب (لیکیسس، درد بائیں سے دائیں جانب)

گلا اندر سے سیاہی مائل سرخ۔ گلے کے بند ہو جانے کا احساس۔

گلا بیٹھا ہوا۔ آواز مدھم۔ گلے میں خراش اور دکھن۔

خناق میں اگر تکلیف بائیں طرف سے دائیں جانب ہو تو لیکیسس دینا چاہئے۔

تعلقات

مقابلہ کیجئے:—

آرسینکم۔ کیکٹس۔ کروٹیلس۔ لیکیسس۔ مائیگیل اور سپائجلیا سے۔

طاقت مستعملہ

نمبر ۳۰ - ۲۰۰ - دس ہزار

کروٹلس ہورڈس

CROTALUS HORRIDUS
(Rattlesnake)

یہ سانپ صوبہائے متحدہ امریکہ شمالی و جنوبی میں پایا جاتا ہے۔

عام علامات

یہ ایک اور سانپ کا زہر ہے جس کی آزمائش ناجا کی طرح ادنیٰ طاقتوں میں کی گئی۔ اس کا معالجاتی ریکارڈ اگرچہ بہتر طریق پر موجود ہے لیکن اس کی علامات لیکیسس جیسی صاف و صریح واضح ثابت نہیں ہوسکیں۔ البتہ اتنا ضرور معلوم ہوگیا ہے کہ کروٹیلس بھی ہماری ایک اہم اور کار آمد دوا ہے۔

جسم کے ہر منفذ سے جریان خون

یہ ان عوارض میں مفید دوا ہے جن کے لاحق ہونے میں خون اس طرح غیر متوازی ہو جاتا ہے کہ اس سے جسم کے ہر منافذ۔ منہ، ناک آنکھ، کان وغیرہ سے خون خود بخود بہنے لگتا ہے (ایسٹک ایسڈ) یہاں تک کہ پسینہ بھی خون کا سا آنے لگتا ہے اور اس اعتبار سے یہ دوا ان عوارض میں بہت مفید ہونے کا ثبوت دے چکی ہے۔ یہ صورت حال گرم موسم کے ہلکے بخاروں میں واقع ہوتی ہے۔ مثلاً صفراوی نوبتی بخار، ٹائیفائڈ اور گرم آب و ہوا کا خوفناک کرشمہ یعنی زرد بخار جو افریقی ساحلی آبادیوں میں عام ہوتا ہے اور جس میں تمام بدن پیلا پڑ جاتا ہے۔

خناق اور نکسیر

خناق میں بھی جب نکسیر کثرت سے پھوٹ پڑتی ہے اور مرض مہلک نتائج کی نشان دہی کرنے لگتا ہے، یہ دوا بہت مفید ثابت ہوتی ہے۔

میرے زیر علاج ایک ایسے بوڑھے آدمی کی ناک سے خون جاری ہو گیا تھا جس کی صحت پہلے ہی خراب و خستہ تھی اور اس حالت میں اسے معمولاً جتنی دوائیں دی گئیں، ان میں ایک نے بھی فائدہ نہ کیا میں نے اسے کروٹلس دیا جس سے فوری اثر ہوا۔ چنانچہ بلاشبہ کہا جاسکتا ہے کہ کروٹلس ہی نے اس کی جان بچادی۔ یہ مریض خود میرے ہی زیر علاج تھا۔ اس پر نکسیر کے حملے پہلے بارہا ہوچکے تھے مگر کروٹلس دینے کے بعد سے کوئی حملہ نہ ہوا۔ جیسا کہ جریان خون کے عوارض میں توقع ہونی چاہئے، کروٹلس کے مریض میں بھی نقاہت اور کمزوری بہت پائی جاتی ہے۔

کروٹلس زیادہ تر دائیں جانب کے عوارض کی دوا ہے۔

یرقان زرد

مہلک قسم کا یرقان بھی کروٹلس ہی کی ایک علامت ہے لیکن میری رائے میں جلد کی زردی جو کروٹلس کی امتیازی علامت ہے، در اصل خونی فساد سے لاحق ہوتی ہے۔ نہ کہ جگری خرابی سے۔ تا ہم اس میں دونوں کے عناصر بھی پائے جا سکتے ہیں کیوں کہ جگری فساد گرم ممالک میں بہت عام ہوجاتے ہیں اور کروٹلس نے سب سے زیادہ کامیابی اور نمایاں شہرت انہیں مواقع پر حاصل کی ہے۔ کروٹلس اس لائق ہے کہ اس کی بہتر صفات اور نمایاں کرنے کے لئے اس کی آزمائش اعلیٰ طاقتوں کے استعمال سے کی جائے۔

خلاصہ علامات کروٹلس

تمام منافذ (منہ۔ ناک۔ آنکھ اور کان وغیرہ) سے جریان خون۔ یہاں تک کہ پسینہ بھی سرخ خون نما آنے لگتا ہے (Yellow fever)۔

جسم کے دائیں جانب کے عضلات میں پھڑکن خصوصاً جب ذرا سا بھی چھو دیا جائے۔

سانس سے ایسی بو جیسے پھپھوندی لگی ہو۔

زبان کی رنگت قرمزی۔ نگلنا مشکل۔ گلے یا جسم کے دیگر اطراف کے درد پہلو بہ پہلو کبھی دائیں، کبھی بائیں، یک بارگی ادل بدل ہوتے رہتے ہیں۔

تعلقات

مقابلہ کیجئے:—

ایلیپس۔ لیکیسس۔ ناجا۔ پائیروجن۔

لیکیسس۔ جلد سرد اور چپچپی۔

کروٹن۔ جلد سرد اور خشک۔

ایلیپس دائیں پھیپھڑے کے عوارض۔ بلغم سیاہ خون آمیز۔

طاقت مستعملہ ۳۰—۲۰۰

کیلی کاربونیکم - جوا کھار

KALI CARBONICUM (Carbonate of Potassium or Salt of Tartar)

جوا کھار درختوں کو جلا کر، راکھ کو پانی میں حل کرکے تیار کی جاتی ہے۔ نتھارا ہوا پانی اگر ھلکی آنچ پر خشک کرلیا جائے تو باقی سفوف رہ جاتا ہے جو الکوحل میں حل نہیں ہوتا اور تیز آگ میں رنگ نہیں بدلتا۔ ہومیوپیتھک پوٹینساں بنانے میں سیال ھی سے کام لیا جاتا ہے۔

عام علامات

چبھونے یا ٹانکنے جیسے درد، کیلی کارب کی بہت امتیازی علامت ہے۔

چھاتی میں دائیں جانب نیچے کی طرف درد جو پشت تک جاتا محسوس ہو۔

کمیٔ خون جس کے ساتھ آنکھ کے بالائی پپوٹے خصوصاً پھولے ہوئے اور مشکیزے کی طرح لٹکے ہوئے ہوں۔

کمر کا درد، پسینہ، کمزوری بہت زیادہ، مریض کرسی پر بیٹھنے کی بجائے دراز ہونا پسند کرے۔

نفخ بہت ہو۔ ہر چیز ریاح میں تبدیل ہو جائے۔

دل کمزور، دل کی حرکات بے قاعدہ اور وہ رک رک کر چلتا ہو۔

لوازمات

صبح کو ۳ بجے سے ۴ بجے تک تکلیف میں شدت۔ کیلی کارب کا استعمال رطوبات یا قوت حیات کے اخراج کے بعد خصوصاً جب کمی خون ہوجائے، کرنا چاھئے۔

دمہ

دمہ میں اٹھ بیٹھنے یا آگے کو جھکنے یا جھولنے سے سکون۔ (آرسینکم) ۲ بجے صبح سے ۴ بجے تک شکایات میں شدت۔

حیض

ایام حیض سے پہلے اور ان کے دوران میں کمر میں درد ۔ کیلی کارب کاربوویجی ٹیبلس کے اثرات کو پایۂ تکمیل تک پہنچاتی ہے ۔

کیلی کارب کے درد کی نوعیت

بعض دوسری دواؤں کی طرح اس دوا کی امتیازی علامت اس کے درد کی نوعیت سے پہچانی جاتی ہے ۔ چبھونے اور ٹانکنے والے درد کی جتنی دوائیں ہیں ، کیلی کارب ان سب کی پیشرو دوا ہے ۔ ایسے ہی درد کے لئے برائی اونیا دوسرے درجہ کی دوا ہے لیکن ان دونوں میں نمایاں فرق یہ ہے ۔

برائی اونیا اور کیلی کارب کا موازنہ

برائی اونیا کے ٹانکنے والے درد ہر حرکت پر محسوس ہوتے ہیں اور گاہے سکون کی حالت میں بھی پائے جاتے ہیں لیکن کیلی کارب کے یہ درد بلا قید حرکت و سکون ہر وقت پائے جاتے ہیں ۔ برائی اونیا کے اس نوع کے درد اکثر و بیشتر آبدار جھلیوں میں محدود ہوتے ہیں اور کیلی کارب کے درد کسی جگہ بھی یا ہر جگہ اور قریب قریب ہر بافت میں یہاں تک کہ دانتوں میں بھی ہوسکتے ہیں ۔ جسم میں اس دوا کا پسندیدہ اور چیدہ مقام سینے کی دائیں جانب کا زیریں حصہ ہے ۔ یہ تیز چبھونے اور ٹانکنے والے درد سیدھے پشت کی جانب جاتے محسوس ہوتے ہیں ۔

نمونیہ اور کیلی کارب

اگر نمونیہ یا ذات الجنب میں آپ کے انتخاب کے باوجود برائی اونیا ناکام ہوجائے اور مزید تشخیص سے معلوم ہو کہ ٹانکنے والے درد ، تنفسی حرکات کے لگاؤ کے بغیر ہو رہے ہیں تو کیلی کارب کار آمد ہوگی ۔ برائی اونیا کے بعد کیلی کارب خوب کام کرتی ہے ۔ ویسے بھی تجربہ کیا گیا ہے کہ اکثر حالات میں کیلی کارب خود مختار کام بھی کرتی ہے اور اسے ہی سب سے پہلے دیا جانا چاہئے ۔ یہ بھی یاد رکھنا چاہئے کہ کیلی کارب کے ٹانکنے والے درد صرف دائیں سینہ میں محدود نہیں ہوتے ، بائیں میں بھی ہوسکتے ہیں خصوصاً التہاب الریہ اور ذات الجنب (Pleuro penu-monia) یا ورم حجاب القلب (Endocarditis) میں ۔ دائیں چھاتی کے زیریں حصہ کے درد میں مرکیوریس ویویس قابل قدر دوا ہے ۔ اگر مریض کو پسینہ آنے کے باوجود سکون نہ ہو اور منہ اور زبان پر سیمابی علامات مثلاً گندہ دہنی اور لعاب دہن کا بکثرت بہنا ہو تو ایسی حالت میں برائی اونیا اور کالی کارب دونوں کی ضرورت نہ ہوگی ۔

پرسوتی بخار

مرض کی ایک اور صورت جس میں چبھن اور ٹانکنے والے درد ہونے کی وجہ سے اس دوا سے بے مثل کامیابی ہوتی ہے وہ پرسوتی بخار (Puerperal Fever) ہے ۔

کیلی کارب کے درد ایسے تیز اور یک بیک ہوتے ہیں کہ مریض کو چیخ اٹھنے پر مجبور کردیتے ہیں اور پھر یکایک غائب ہوجاتے ہیں ۔ کیلی کارب نے اس قسم کے کئی بے قابو مریضوں کو بچایا ہے ۔ عارضہ جسم کے کسی حصہ میں ہو ، اس سے تجویز دوا میں کوئی فرق نہیں پڑتا ۔ چبھونے والے درد بدن میں کہیں بھی ہوں ، ہر حالت میں کیلی کارب یاد رکھنی چاہئے ۔ لیکن اصولاً ہم صرف اسی بات پر بہت زیادہ زور نہیں دے سکتے کیوں کہ اس کے دوسرے لوازمات بھی زیر غور رکھنے پڑتے ہیں ۔

کیلی کارب اور تولید خون

خون ۔ کیلی کارب خون بنانے والے اعمال پر بڑا گہرا اثر رکھتی ہے ۔ خصوصاً جب خون میں سرخ ذرات کم ہوجائیں ۔ مریض میں خون کی کمی کے ساتھ کمزوری بہت ہو جاتی ہے اور جلد آبی یا دودھیا سفید نظر آنے لگتی ہے ۔ یہ حالت اکثر سن بلوغ میں جوان لڑکیوں میں پائی جاتی ہے ۔ وہ رقیق خون اور عام کمزوری کے سبب حیض کے اجرا کے قابل نہیں ہوتیں ۔ ان میں خصوصاً چہرے پر آنکھوں کے آس پاس خاص کر اوپر کے پپوٹوں میں ورم کے آثار پائے جاتے ہیں ۔

کمر کے اطراف میں درد اور کمزوری بہت ہو جاتی ہے اور عام کمزوری تو بہت پائی جاتی ہے ۔

فیرم یا پلساٹلا کی ناکامی

ایسے حالات میں جب فیرم یا پلساٹلا غلط طور پر تجویز کی گئی ہوں ، ان کے بعد کیلی کارب بعض اوقات بہت مفید ثابت ہوتی ہے ۔

کمی خون کی حالت ، سن یاس اور بڑھاپے کی عمر میں بھی پائی جاتی ہے اور مریض میں ویسا ہی استسقائی رجحان بھی دیکھا جاتا ہے اور آنکھوں کے بالائی پپوٹوں میں ویسا ہی مشکیزہ نما امتیازی ورم یا ابھار بھی موجود ہوتا ہے جو پہلے بیان ہو چکا ہے ۔ ان تمام صورتوں میں آپ عموماً یا کم از کم ایسی حالت ضرور دیکھ پائینگے جسے دل کی کمزوری پر محمول کیا جاتا ہے ۔ عام عضلاتی کمزوری کے تناسب سے جو ضعف پیدا ہو جاتا ہے ، اس سے دل کا فعل بیقاعدہ یا اس کی حرکات تھوڑے تھوڑے وقفہ سے رکنے لگتی ہیں ۔

کمر درد

ان حالات میں جو نمایاں علامات ہمیں کیلی کارب کی یاد دلاتی ہیں ۔ ان میں سے ایک یہ ہے کہ کمر میں برابر اس قسم کا درد ہوتے جاتا ہے جس سے مریض ہر وقت ایسا محسوس کرتا ہے جیسے اس کی کمر اور ٹانگیں جواب دے جائیں گی ۔ مریضہ کبھی تو کرسیوں پر گرتی پڑتی رہتی ہے یا اپنے آپ کو بالکل نڈھال اور نحیف محسوس کرتے ہوئے بستر پر دراز کر دیتی ہے ۔ یہ دکھن اکثر کولہوں اور سرین کے عضلات میں پھیلتی محسوس ہوتی ہے ۔ مریض کو پسینہ آسانی سے آنے لگتا ہے ۔ ڈاکٹر فرنگٹن لکھتے ہیں " یہ مخصوص پسینہ ، کمر کا درد اور کمزوری مجموعی ہئیت میں کسی اور دوا کے تحت نہیں پائی جاتی "۔

سل رؤی

شروع شروع میں جب میں نے کیلی کارب کے ٹانکنے والے درد کا حال لکھا ہے اور سینے کے امراض میں ، اس کے استعمال کی علامت کو بیان کیا ہے ، اس موقع پر اس کا ضمنی ذکر تو ہوچکا لیکن اس کا اصل حق ادا نہیں ہوا ۔

اب میں اسے تفصیل سے لکھتا ہوں کہ یہ دوا جیسا کہ پہلے ذکر ہوا صرف التہاب الریہ (نمونیا) ذات الجنب اور امراض قلب ہی کی اہم دوا نہیں بلکہ اس کے اثرات اس سے بھی زیادہ افادیت کے حامل ہیں اور یہ دوا پھیپھڑے کی سل کے ابتدائی اور خراب تر درجات میں بھی کار گر ہوتی ہے ۔ میں نے ایک مریض کو دیکھا ' جسے پرانے تجربہ کار اور ماہر اطباء جن میں ڈاکٹر ٹی ۔ ایل ۔ براؤن بھی شامل تھے نے لاعلاج قرار دے دیا تھا لیکن وہ بالکل صحت یاب ہوگیا ۔ اسے ہفتہ وار ایک خوراک کیلی کارب دی گئی ۔ اس کی بیماری نے دائیں طرف کے نچلے پھیپھڑے میں گھر کیا ہوا تھا اور اس کے کھنکھار میں پیپ نما بلغم ' کثرت سے خارج ہوتی تھی ۔ نبض کی حرکات فی منٹ ۱۲۰ تھیں ۔ وہ بڑی حد تک لاغر ہو چکا تھا ۔ اسے بھوک بالکل نہ تھی ۔ دائیں پھیپھڑے میں ایک بڑا زخمی شگاف ہوچکا تھا ۔ یہ شخص ابھی تک (علاج کے بعد سے ۲۵ سال بعد تک) زندہ ہے اور ہر طرح تندرست و توانا ہے ۔ مایوس العلاج مریض کو کوئی دوا بھی صحت سے ہم کنار کردے تو مریض اس پر فریفتہ ہو جاتا ہے ' یہی حال اس شخص کا تھا ۔

امراض اور ہومیوپیتھک ادویہ کی پابندی وقت

کیلی کارب میں " وقت " کی بھی ایک خصوصیت ہے جو سینہ کے امراض میں بڑی اہمیت رکھتی ہے ۔ امراض کی ہر تکلیف میں صبح تین بجے شدت ہو جاتی ہے ۔ یہ کیفیت کھانسی ، سل ، استسقاء صدری ، (جلندھر) دمہ اوردیگراقسام استسقاء میں جو دل کے عوارض میں پایا ، جاتے موجود ہوتی ہے ۔

استسقاء یعنی جلندھر کے ایک مریض کا ذکر

یہ واقعہ ہے کہ ڈاکٹر ٹی ۔ ایل ۔ براون کا سسر کمی خون کا معمر مریض' سینے کے جلندھر اور عام استسقاء کی بدولت مرنے کے قریب جاپہنچا تھاڈاکٹر براؤن کی تشخیص و علاج بڑا ماہرانہ ہوتا تھا۔ لیکن اپنے اس مریض کے علاج میں وہ عارضی

سکون تک پہنچانے میں بھی ناکام رہا۔ ڈاکٹر
سلون کے مشورہ سے مریض کے حالات پر پوری
احتیاط کے ساتھ غور و خوض کرنے کے بعد،
ڈاکٹر کی لڑکی سے جو ہر وقت اس کی تیمار داری
کرتی تھی یہ واقعہ معلوم ہوا کہ مریض کی
بیماری کی تمام علامات میں ۳ بجے صبح شدت
ہو جاتی تھی چنانچہ اس بنا پر اب کیلی کارب
۲۰۰ دی گئی اور اس نے ایسا معجز نما کام کیا کہ
مریض خلاف توقع بہت کم مدت میں بھلا چنگا ہو گیا
اور اسے پھر کبھی ویسی تکلیف نہ ہوئی۔ وہ اس
کے کئی سال بعد تک زندہ رہا اور پھر جب مرا
تو اس کی موت میں استسقاء کا قطعاً کوئی دخل
نہ تھا۔ سچ پوچھئے تو ہومیوپیتھک معجزات
کا زمانہ ابھی تک ختم نہیں ہوا۔ ہانمن کا علاج
بالمثل آج بھی معجز نما طور پر کارہائے نمایاں
سر انجام دے رہا ہے۔

اگرچہ میں اس دوا کے اہم استعمالات بیان
کر چکا ہوں، پھر بھی جی نہیں چاہتا کہ اس کا
تذکرہ یہیں ختم کردیا جائے۔ اسی لئے طوالت
بیان کا خطرہ برداشت کرتے ہوئے چند نہایت
اہم علامات پر دوبارہ توجہ دلانا ضروری معلوم
ہوتا ہے۔

نظام عصبی

اعصابی نظام کے سلسلہ میں زیادہ نقاہت کا
ذکر پہلے ہوچکا۔ میں نے اسے عضلاتی کمزوری
بھی کہا ہے۔ اس کا سبب دراصل اعصاب کی
اپنی کمزوری ہوتی ہے۔ جو انہیں زیادہ
ذکی الحس بنا دیتی ہے۔ اس حقیقت کا افشا
میٹریا میڈیکا میں بیان کردہ علامات میں کیا
گیا ہے۔ مثلاً مریض بہت آسانی سے ڈر جاتا ہے،
خیالی اور تصوراتی اشکال پر چیخیں مارتا ہے،
چھوئے جانے کو برداشت نہیں کرسکتا، ذرا ہاتھ
لگا دیا جائے خصوصاً پاؤں کو، تو اچھل پڑتا
ہے۔ یہ کیلی کارب کی بڑی قیمتی علامات ہیں۔

پپوٹوں کا مشکیزہ نما ورم

پھر آنکھوں کے بالائی پپوٹوں کا مشکیزہ کا سا
استسقائی ورم بھی اس کی ایک بین علامت ہے۔ یہ
بہت سی بیماریوں میں موجود ہوتی ہے اور ایک
رہنما علامت کی حیثیت سے بہت اہم ہے۔ "حلق
میں چبھنے والے درد جیسے حلق میں کوئی مچھلی کا
کانٹا اٹکا ہوا ہو" (دیکھئے ہیپر سلفر، ڈولی کوز،
نائٹرک ایسڈ اور آرجنٹم نائٹریکم)

معدہ کی ذکاوت حس

"معدہ کے اوپر کا حصہ (شراسیف) اوپر سے
بہت ذکی الحس ہو جائے" پیٹ پھولا ہوا ہو،
مریض کو ایسا محسوس ہو جیسے پیٹ پھٹ جائے گا،
"بہت زیادہ نفخ، ہر چیز جو کھائے پیئے ایسا
محسوس ہو ریاح میں تبدیل ہوگئی ہے۔" ذرا سا
کوا لینے کے فوراً بعد پیٹ بھرا ہوا اور اس میں
گرمی اور نفخ محسوس ہو۔ "پیٹ کھانا کھانے
کے بعد ہوا سے پھول جائے۔ معدہ اور پیٹ کی
یہ تمام علامات ضعف معدہ کی حالتوں میں اس دوا
کی اہمیت اور قدر و قیمت ظاہر کرتی ہیں۔ ان کی
بدولت ہمیں کاربو ویجی ٹیبیلس، کائنا آفیسینلس
اور لائیکوپوڈیم کا خیال بھی آتا ہے لیکن ایسی
تمام صورتوں میں آپ کیلی کارب کو یاد رکھئے
اور اس بات کو بھی نہ بھولئے کہ یہ دوا خراب
وخستہ صحت والے عمر رسیدہ اور کمی خون والے
لوگوں کے لئے خصوصیت سے موزوں ہے۔

سینہ کے امراض

سینہ کے امراض میں اٹھ بیٹھنے اور آگے کو
جھکنے سے آرام ملے۔" جسم کا جس طرف کا
حصہ ماؤف ہو، اس کروٹ لیٹنے سے تکلیف
بڑھ جائے۔ اس علامت کو نہ بھولئے کیوں کہ
اس کے ذریعہ آپ اس دوا کے اور برائی اونیا کے
درمیان آسانی سے انتخاب کر سکتے ہیں کیوں کہ
برائی اونیا میں صورت حال اس کے برعکس ہوتی
ہے یعنی اس میں ماؤف جانب پر لیٹنے یا اسے دبانے
سے افاقہ محسوس ہوتا ہے۔ اس باب میں اب تک
جو کچھ میں نے لکھا ہے، میں اسے کامل اور
جامع نہیں سمجھتا۔ اور ممکن ہے
کہ کوئی جوان سال طبیب صرف انہیں بیانات پر
قناعت کر کے میٹریا میڈیکا کے غور و خوض سے
مطالعہ کرنے سے باز رہے اس لیے میں کیلی کارب
کے متعلق اور قلم فرسائی کی بجائے، مزید لکھنا
ہی چھوڑ دیتا ہوں۔

خلاصہ علامات کیلی کارب

چبھونے اور ٹانکنے والا درد - حرکت سے تکلیف ، درد میں شدت (برائی اونیا)

حرکت کرنے سے دل کے درد میں شدت (سپائجلیا) -

چھاتی میں دائیں نچلی طرف درد جو سامنے سے پیچھے کی طرف رخ کرتا محسوس ہو - ایسی حالت کے لئے مرکیوریس بھی مفید ہے بشرطیکہ پسینہ شرابور آتا ہو لیکن تکالیف میں کوئی افاقہ نہ ہو - اسی قسم کا درد اگر بائیں جانب زیر دل ہو تو اوگزیلک ایسڈ دینا چاہئے -

پپوٹوں کے اوپر مشکیزہ نما تھیلیاں ، ورم ابھار جن سے کیلی کارب کا مریض فوراً پہچانا جاتا ہے -

معدہ میں یہ احساس کہ اس میں پانی بھرا پڑا ہے -

انتہائی نقاہت ، خصوصاً دل اور اطراف میں -

کمئی خون (فیرم - پلساٹلا)

صبح ۳ بجے تمام تکالیف خصوصاً دمہ اور کھانسی میں شدت -

ایک بجے کے بعد نیند موقوف ہوجائے -

چھوت بالکل ناپسند - اچانک چھو دینے سے مریض فوراً چونک پڑتا ہو - اسی طرح ہوا کا جھونکا بھی ناقابل برداشت ہو - ذراسی سردی سے فوراً نزلہ و زکام ہوجائے -

سینہ کے امراض میں بیٹھنا اور آگے جھک کر بیٹھنا آرام دہ محسوس ہو -

تعلقات

دیگر ہم اثر دوائیں :-

لیڈم پال - روڈ و ڈنڈران -

وجع المفاصل اور نقرس کے لئے سپائجلیا کے بعد کیلی کارب بہت مفید ثابت ہوتی ہے -

طاقت مستعملہ ۳۰—۲۰۰

کیلی بائیکرو میکم KALI BICHROMICUM (K_2Cr_2O)

(Potassii bichroma, Red chromate of Potash)

یہ نمک کرومک آئرن اور (Chromic Iron ore) سے تیار کیا جاتا ہے اور پانی میں حل ہوجاتا ہے لیکن الکحال میں حل نہیں ہوسکتا - اس لئے اس کی ×۳ تک کی پوٹنسی ڈسٹلڈ واٹر یعنی کشید کردہ پانی میں ہی بنانی چاہئے -

عام علامات

غشاء مخاطی کی بیماریاں جن کے ساتھ سخت ، لیسدار اور چپکنے والا بلغم خارج ہو، جس کے لمبے لمبے تار کھینچے جا سکیں -

غشاء مخاطی یعنی لعابدار جھلیوں پر لیس والی بلغم کی تہ جم جانا -

گول گہرے زخم جو ایسے معلوم ہوں جیسے برمہ سے تراشے گئے ہوں - رطوبت تراوش پانے والے اعضاء پر خناق جیسے پرت کی موجودگی -

ایک عضو سے دوسرے عضو میں منتقل ہوجانے والے درد جو دفعتاً پیدا ہوں اور دفعتاً غائب ہوجائیں -

درد ، جسم کے چھوٹے چھوٹے چونی کے برابر حلقوں میں نمایاں ہوں جنہیں انگلی کے سرے سے ڈھانپا جاسکے ، خصوصاً وہ درد سر جس کے شروع ہونے سے صاف دکھائی دینا بند ہوجائے -

زبان کی جڑ میں زرد میل کی تہ ، زبان خشک چمکیلی ، چکنی اور پھٹی ہوئی -

جوڑوں کا درد جو پیچش یا اسہال سے ادل بدل ہوتا رہے یعنی درد ہے تو پیچش نہیں اور اگر پیچش ہے تو درد نہیں -

معدہ کی شکایات

شراب خصوصاً بیر (Beer) کے برے اثرات، بھوک زائل ہو جانا، فم معدہ میں وزن، نفخ، پیٹ میں ریح کی کثرت -

ناک کی جڑ میں دباؤ والا درد - ناک سے لیسدار جما ہوا خون آلود چھیچھڑا جسے بمشکل تمام بار بار زور دے کر خارج کرنا پڑتا ہو -

لوازمات

چپکنے والا سخت تاردار بلغم

- تراوش دینے والی غشاؤں کی بیماریاں جن کے ساتھ لیسدار چپکنے والا لعاب یا بلغم خارج ہو جس سے لمبے لمبے تار کھینچے جاسکتے ہوں - یہ خصوصیت اس دوا سے زیادہ نمایاں طریق پر کسی اور دوا میں نہیں پائی جاتی - ہائیڈراسٹس بھی ایسی علامات کے لئے استعمال ہوسکتی ہے اور اگر اس قسم کی لیسدار بلغم کا اخراج منہ یا حلق سے ہو تو لائسین بھی کار آمد مشابہ دوا ہوسکتی ہے، نیز آئرس ورسیکولر- لیکن کالی بائیکرومیکم تمام قسم کے مخرجات جو ناک منہ،، حلقوم، حنجرہ، قصبۃ الریہ یعنی ہوا کی نالی (Trachea) قصبۃ الریہ کی شاخوں (Bronchi) فرج یعنی اندام نہانی اور رحم وغیرہ سے تراوش پاتے ہیں، سب کو دفع کر دیتی ہے - اس دوا کا فعل یہیں تک محدود نہیں بلکہ وہ انہی تراوشی سطحوں پر (جن کا اوپر ذکر کیا گیا ہے) سخت بلغم کی جھلیاں بھی بنا دیتی ہے اور پھر انہیں بلغمی جھلیوں کے زخم کا مداوا بھی بنتی ہے - یہ زخم خاص قسم کے ہوتے ہیں ''گہرے جیسے کسی برمہ سے ان کے کنارے باقاعدہ گول کر دئے گئے ہوں'' -

ایک عورت کا قصہ

مجھے برسوں پہلے کے ایک مریض کا قصہ یاد ہے - یہ ایک عورت تھی جس کے حلق میں ایسے ہی زخم نمایاں تھے - ایک زخم تالو کے نرم حصہ کو کھاتا ہوا ناک کے پچھلے حصہ تک جاپہنچا تھا اور پورا تالو ایسا دکھائی دیتا تھا کہ اگر جلدی سے اس حالت کو روکا نہ گیا تو سارا تالو تباہ ہو جائیگا - میری رائے میں یہ مریضہ آتشک زدہ تھی چنانچہ مجھ سے پہلے وہ دو ایلوپیتھک ڈاکٹروں کا علاج بھی کرا چکی تھی -

میں نے اسے کیلی بائیکرو میکم نمبر۳ دی - اگر یہ کہا جائے کہ مجھے اس کا اثر دیکھ کر حیرت ہوئی تو یہ اس دوا کی بہت ہی معمولی تعریف ہوگی (یہ واقعہ میرے ابتدائی مطب کا ہے) کیونکہ زخم اتنی تیزی سے اچھے ہوئے اور اس کی عام حالت جو بہت خراب تھی، اسی تناسب سے ایسی بہتر ہوگئی کہ جب سے تین ہفتہ کے اندر وہ بالکل تندرست نظر آنے لگی اور اس کے بعد پھر اسے وہ تکلیف کبھی، یا کم از کم جہانتک میں اسے دیکھتا رہا، کئی برس تک نہ ہوئی - ہاں البتہ میں یہ بیان کرنا بھول گیا کہ اس مریضہ کے لیسدار بلغم بھی خارج ہوتا تھا - اگرچہ اتنا زیادہ نہیں جتنا میں دوسرے مریضوں میں دیکھتا رہا ہوں۔

مخرجات کی بنا پر علاج

ایک مرتبہ میں نے کیلی بائیکرومیکم سے ایک کتے کا علاج کیا جس کے حلق اور منہ میں زخم تھے- منہ سے لعاب کے تار بندھ بندھ کر لٹکتے رہتے تھے اور جب وہ زمین پر گھسٹ کر چلتا تو لعاب کے تار بھی اس کے ساتھ لمبے ہوتے جاتے تھے - جو شخص اسے دیکھتا، پاگل سمجھتا لیکن میری رائے ایسی نہ تھی کیونکہ وہ بھونکتا کاٹتا نہ تھا - نہ اسے گلا گھٹنے والے دورے پڑتے تھے -

پرانے زکام کی دوا

زکام مزمن - کیلی بائیکرومیکم ناک کی تراوشی غشاؤں کے امراض کے علاج کی بڑی قابل اعتماد دوا ہے - یہ صرف شدید قسم کے ورم ہی میں مفید نہیں ہے جو لیسدار مخرجات کے ساتھ موجود ہوتا ہو بلکہ مزمن قسم کے ورم میں بھی جیسے '' مزمن یا پرانا زکام '' کہا جاتا ہے، فائدہ کرتی ہے - ان امراض میں مریض اکثر ناک کی جڑ میں بوجھ بہت محسوس کرتا ہے (سٹکٹا پلمی نولس) خصوصاً ایسی صورت میں جبکہ کوئی دیرینہ قسم کا عادی اخراج دفعتاً رک گیا ہو - '' ناک میں رطوبت کے چھیچھڑے جو بار بار صاف کرنے کے باوجود پھر پیدا ہوجاتے ہوں اور جن کے نکالنے میں مریض کو انتہائی زور لگانا پڑتا ہو'' -

بعض اوقات ناک سے سخت قسم کے سبز رنگ کی گانٹھوں والی بلغم کے ٹکڑے بھی خارج ہونے لگتے ہیں - ناک کے مزمن ورم کی یہ حالت بد سے بد تر صورت اختیار کر جاتی ہے - یہانتک کہ ایسا زخم پھیلتے پھیلتے ناک کے درمیانی پردہ (حاجز Septum) کو متورم کر دیتا ہے -

ہڈیوں میں سوراخ

اس بارہ میں مجھے ایک مریض کا قصہ یاد ہے

جس کے بظاہر بھرائے ہوئے زخموں نے ٹھیک حاجز کے اندر سوراخ تک کر دئے تھے ۔ ایسی حالت آتشکی بھی ہوسکتی ہے اور نہیں بھی ۔ لیکن اگر آتشکی امراض میں یہ تباہ کن عمل ہڈیوں کو خستہ و خراب کرنے لگے تو بھی کیلی بائیکرومیکم سے فائدہ حاصل کیا جا سکتا ہے ۔ اگرچہ ایسی صورت میں اورم مٹلیکم یا کسی اور زیادہ گہرے اثر کرنے والی دوا کا استعمال زیادہ موزوں ہو سکتا ہے ۔

ناک کے پچھلے حصہ یعنی حلق میں لیسدار نزلہ گرنے والے تکلیف دہ عوارض میں یا جن حالات میں حلق پر گرنے والا نزلہ چیپ دار یا ہنولوں کی طرح یا قشردار (crusty) بننا شروع ہو گیا ہو، یہ دوا بہت مفید رہتی ہے اور اس کی بدولت کئی اشخاص میرے پکے دوست بن گئے ہیں ۔

خناق

ایسے عوارض جن میں حلق کے اندر پرت اور لیسدار جھلیاں پیدا ہونے لگتی ہوں، یہ دوا قطعی طور پر مفید اثر کرتی ہے اور جب یہ جھلیاں نرخرے کے اندر بڑھنے لگیں اور جھلی دار خناق مطلق پیدا کر دیں تو مجھے یقین ہے کہ ایسی حالت میں کوئی دوا اس کا مقابلہ نہیں کر سکتی ۔ میں نے اس دوا سے وبائی خناق کے کئی مریضوں کا کامیاب علاج کیا ہے اور گزشتہ کئی برس سے میں نے نمبر ۳۰ سے کم طاقت میں اسے کبھی استعمال نہیں کیا کیونکہ بکثرت تجربات نے مجھے یہی یقین دلایا ہے کہ ادنیٰ طاقت والے سفوف (Trituration) کے مقابلہ میں نمبر ۳۰ طاقت کا اثر بہتر ہوتا ہے ۔

متعدی امراض کا علاج

کیلی بائیکرومیکم متعدی امراض میں بھی مستعمل ہے ۔ قے میں لیسدار مادہ پایا جاتا ہے اور معدہ میں بھی ناک، منہ، اور حلق کی طرح گول تراشے ہوئے زخم پائے جاتے ہیں ۔ لیکن تخمہ یا بد ہضمی کی ایسی قسمیں بھی ہو سکتی ہیں جن میں حقیقی زخم نہ ہوں اور ایسی حالتوں کے لئے یہ دوا اور بھی مفید ہوتی ہے ۔ یہ حالت شرابیوں، خصوصاً بیئر پینے والوں میں دیکھی جاتی ہے ۔

کیلی بائکرومیکم، نکس موسکیٹا اور اینا کارڈیم کا موازنہ ۔ معدہ میں بہت بوجھ، معدہ بھرا ہوا اور کھانا کھانے کے فوراً بعد ایک بے چینی (نکس موسکیٹا کی طرح) پائی جاتی ہے لیکن نکس وامیکا کی طرح نہیں جو غذا کے دو یا تین گھنٹے بعد شروع ہوتی ہے ۔ نہ اینا کارڈیم کی طرح کہ وہ بھی کھانے کے دو یا تین گھنٹے بعد واقع ہوتی ہے جب معدہ خالی ہو جاتا ہے اور پھر درد جاری رہتا ہے جو مریض کے پھر کھانا کھا لینے تک ہوتا رہتا ہے جس میں کھانے سے سکون ہو جاتا ہے ۔

زبان کی مخصوص علامات

زبان کی دو علامتیں ایسی ہیں جو معدہ کی مذکورہ تکالیف کے ساتھ ساتھ پائی جاتی ہیں ۔ ان میں سے ایک علامت زبان کی جڑ پر میل کی زرد تہ ہے (مرکیوریس پروٹو نیڈ اور لیثرم فاس) دوسری خشک چکنی، چمکدار یا سرخ پھٹی ہوئی زبان ۔ یہ دوسری قسم کی علامت اکثر پیچش کے لگاؤ میں پائی جاتی ہے جس میں بعض اوقات کیلی بائکرومیکم خوب کام کرتی ہے ۔

اسی سلسلہ میں وہ اخراج بھی شامل ہے جو لعاب تراوش کرنے والی جھلیوں سے خارج ہوتا ہے اور جس کے متعلق میں نے ابھی تک کوئی ذکر نہیں کیا ۔ یہ ایک لیسدار لعاب ہے (ایلوز سقوطری) جو ناک، موخرالانف یعنی بالائی حصہ ناک، اندام نہانی یا مقعد سے خارج ہوتا ہے ۔ یہ حالت خصوصیت سے پیچش میں بھی پائی جاتی ہے ۔ اس حالت میں پاخانہ کے اجزاء کسی دوا کے اثر سے دھجیوں کی سی وضع بدل کر لئی کے لوتھڑوں کی شکل اختیار کر لیتے ہیں ۔

سیلان الرحم

سیلان الرحم خواہ رسی کی طرح بٹا ہوا یا لیسدار اور تاردار ہو دونوں اقسام یقیناً اسی دوا کے تحت آتے ہیں اور ان حالات میں کیلی بائکرومیکم کے استعمال سے سیلان الرحم کے بہت دیرینہ مریض بھی اچھے ہو جاتے ہیں ۔

کھانسی - دمہ - سل

اسی طرح اعضائے تنفس کے امراض ، کھانسی خناق مطلق، سعال یعنی کھانسی، دمہ، یہاں تک کہ سل جیسے عوارض میں بھی کیلی بائیکرومیکم سے کچھ کم فائدہ نہیں ہوتا۔ کیلی بائیکرومیکم کی کیمیاوی ترکیب میں بظاہر کرومک ایسڈ Chromic Acid کا عنصر ، امراض کے لیس والے مواد کو دور کرنے کا ضامن قرار دیا جا سکتا ہے کیونکہ کسی اور کیلی (Kali) میں یہ عنصر اس مقدار میں نہیں پایا جاتا جتنا کہ کیلی بائکرومیکم میں موجود ہوتا ہے -

مخصوص نوعیت کا درد

اس دوا کے متعلق چند مسلمہ حقائق اور بھی ہیں جنہیں نظر انداز نہ کرنا چاہئے - وہ ہیں اس کے خاص قسم کے درد جو بدن میں اتنے چھوٹے اور محدود جگہوں پر نمایاں ہوتے ہیں کہ انہیں ایک انگلی کے سرے سے ڈھانپا جا سکتا ہے - سر کے درد میں بھی یہی کیفیت بہت نمایاں موجود ہوتی ہے - قے آور یا سفر کے درد سر میں بھی اذیت محدود حلقہ میں ہوتی ہے - ڈاکٹر فیرنگٹن لکھتے ہیں "ایسے درد سر کی جس کی پیش رو علامت اندھاپن ہو ، متعدد دوائیں ہیں لیکن کیلی بائیکرومیکم ان سب سے افضل دوا ہے" اندھاپن درد سر سے پہلے شروع ہوتا ہے - پھر جب درد سر ہونے لگتا ہے تو اندھا پن کی شکایت رفع ہو جاتی ہے - (دیگر دوائیں - آئرس ورسی کولر اور نیٹرم میور) - پھر درد پیسہ کے برابر گولائی میں محدود ہو جاتا ہے اور بہت شدید ہوتا ہے - اس کے علاوہ کیلی بائیکرومیکم کا درد دفعتاً پیدا اور غائب ہو جاتا ہے - یہ حالت بیلاڈونا سے مشابہت رکھتی ہے -

پھر یہ درد پلساٹلا کی طرح ایک جگہ سے دوسری جگہ تیزی سے منتقل ہوتا رہتا ہے - اس نوع میں پانچ دوائیں اور بھی ہیں جن میں نمایاں طور پر چلنے پھرنے اور منتقل ہونے والے درد پائے جاتے ہیں اور وہ یہ ہیں - (۱) کیلی بائیکرومیکم (۲) کیلی سلفیوریکم (۳) پلساٹلا (۴) لیک کینینم اور (۵) میگنم ایسی ٹیکم -

کیلی بائیکرومیکم کا درد پلساٹلا کی طرح ایک جگہ پر اتنی دیر تک نہیں ٹھہرتا - نہ اس میں متورم ہونے کا اتنا زیادہ رجحان ہوتا ہے - کیلی سلفوریکم اپنی تمام علامات میں پلساٹلا سے بہت زیادہ مشابہ ہے (دیکھئے Boericke Dewey's Twelve Tissue Remedies کتاب بارہ نمکیات) - درد ایک جوڑ سے دوسرے جوڑ میں چلیپا (Cross) دائیں بائیں اور اوپر نیچے) رخ میں منتقل ہوتے ہیں اور کینینم کے درد ، رف دائیں بائیں پہلو بدل بدل کر ہوتے ہیں یہ ایک دن ایک جانب شدت سے ہوتے ہیں تو دوسرے دن دوسری جانب ، وغیرہ -

کیلی بائیکرومیکم کی علامات یکے بعد دیگرے بھی ظاہر ہوتی ہیں مثلاً گٹھیا شروع اور پیچش غائب - (نیز دیکھئے ابروٹینم) اسی طرح پلٹنا جس میں سابقہ علامات مثلاً دماغی اور جسمانی علامات ادل بدل کر ظہور میں آتی ہیں -

فربہ اشخاص اور خنازیری استعداد رکھنے والے بچوں کی خاص دوا

کیلی بائیکرومیکم خصوصیت سے موٹے ، ہلکے ، بالوں والے اشخاص یا نزلہ و زکام ، خناق ، خنازیر کی استعداد رکھنے والے بچوں یا آتشکی امراض کے لئے موزوں دوا ہے - ڈاکٹر ڈرسڈیل نے صحیح معنوں میں اس کار آمد دوا کو متعارف کر کے فن پر بڑا احسان کیا ہے اور وہ واقعی تعریف کے مستحق ہیں -

خلاصہ علامات کیلی بائکرو میکم

مخرجات سخت ، لیسدار (ھائڈراسٹس - لائی سین - آیرس ورسیکولر) سوزش حلق - التہاب الخنجرہ یا ورم نرخرہ -

زخم جو گول اور گہرے ہوں -

خناق جیسے پرت جو جلد پر کہیں بھی پیدا ہو جاتے ہوں . ناک کے اندر چھیچھڑے اور نزلی انجماد جو پرانے زکام میں پیدا ہو گئے ہوں اور جن کو خارج کر دینے پر ، جس سطح سے وہ اتریں وہ سطح درد ناک ہو جاتی ہو ، حتے کہ پھر سے اس سطح پر اسی قسم کا پرت جم جائے اور سطح کو ڈھک دے -

غذا کے جلدی بعد هضم کی خرابی ، لیکن اگر اور کھایا جائے تو قدرے افاقہ

سر درد خصوصاً چھوٹی محدود جگہ پر ۔ درد جو اچانک پیدا اور جلد رفع ہو جاتا ہو (بیلاڈونا)

ناک، فرج یا مقعد سے لئی نما رطوبت خارج ہو (رودہ قولون کا ورم)

تعلقات

کھانسی میں موازنہ ۔ برومیئم ۔ ہیپرسلف ۔ ایوڈین، کیلی بائکرومیکم کی ہم رشتہ دوائیں ہیں ۔

جن دواؤں کے بعد اچھا اثر کرتی ہے ۔

جب پیچش میں کینتھریس یا کار بالک ایسڈ سے پاخانہ میں آنتوں کے ٹکڑوں جیسے فضلات خارج ہونا بند ہو چکے ہوں۔ اس کے بعد کیلی بائکرومیکم مکمل شفابخشی کے لئے دینا مفید ہوتی ہے ۔

جب کھانسی میں آیوڈین اپنا عمل کر چکی ہو لیکن گاڑھے بلغم والی کھانسی جس میں سخت قسم کے ریشے نکلتے ہوں ، انتہائی جسمانی کمزوری اور بدن کی ٹھنڈک ابھی باقی ہو ، کیلی بائکرومیکم سے بقیہ تکلیف بھی دور ہو جاتی ہے ۔ ایسی حالت کے لئے کلکیریا کارب ، کھانسی خواہ حاد ہو یا مزمن دونوں صورتوں میں مفید پڑتی ہیں ۔

نزلہ و زکام ۔ جلدی امراض میں کیلی بائکرومیکم کے بعد مکمل شفا بخشی کے لئے اینٹی مولینئم ٹارٹ دینا چاہئے ۔

شدت مرض ۔ موسم گرما کی حدت میں اور گرم فضائی حالات میں ۔

افاقہ مرض ۔ جلدی امراض سرد فضا میں افاقہ پذیر ہوجاتے ہیں (الیوپنا اور للیا کے جلدی عوارض سردی میں شدید ہوجاتے ہیں)

طاقت مستعملہ ۔ نمبر ۶ ۔ ۳۰ ۔ ۲۰۰ ۔ آتشک کے تیسرے درجہ کے علامات کے لئے اس سے اونچی اعلیٰ طاقتیں استعمال کرنی چاہئیں ۔

KALI HYDROIODICUM –(*KI*) کیلی ھائڈروڈآیوڈیکم

(KALI IODIDE) – کیلی آیوڈائڈ

یہ دوا پوٹاشیم ھائڈریٹ اور آیوڈین سے تیار کی جاتی ہے ۔ اسے ہمیشہ شیشہ کے کارک والی بوتل میں رکھنا چاہئے ۔

عام علامات

کھانسی اور اس کے ساتھ کھنکھار میں بکثرت گاڑھا سبز اور نمکین بلغم خارج ہو جو سینہ کی گہرائی سے اس طرح نکلے گویا سینہ کی ہڈی کے عین درمیان سے خارج ہو رہا ہے ۔ اس کے ساتھ پشت میں درد ہو ، کمزوری بہت اور رات کو پسینہ آتا ہو ۔

پھیپھڑوں میں چبھن ، سینہ کی ھڈی کے درمیان چبھن ، اس ھڈی سے پشت تک یا سینہ کی گہرائی میں اس قسم کی تکلیف جو چلنے سے بڑھ جائے ۔

کھلی ہوا کی ناقابل برداشت خواہش ، کھلی ہوا میں چلنے اور ٹہلنے سے تکان نہ ہو ۔

ھڈیوں کے بیرونی پرت کا گٹھیاوی درد (Periosteal Rheumatism) ۔

ھڈیوں کا ناقابل برداشت درد جو خصوصاً رات کے وقت شدید ہو جائے ۔ آتشک زدوں کی دوا جو کہ آتشکی امراض خصوصاً جب ان میں پارہ کا استعمال بکثرت یا بے محل طریق پر کیا گیا ہو ۔

غددی اورام ، خلوی ارتشاح ، جسم کی خلاؤں یا خالی جگہوں میں مادہ کی تراوش ۔ (Interstitial Infiltration)

ہیپر سلفر ، کیلی آیوڈائڈ کے غیر معمولی یا زائد از ضرورت استعمال کا تریاق ہے ۔ یہ وہ دوا ہے جسے قدیم اطباء نے بے تحاشہ طور پر استعمال کیا ہے اور مجھے اقرار ہے کہ میں نے اسے اپنے نسخوں میں زیادہ استعمال نہیں کیا ۔ ایک تو اس لئے کہ مجھے اس سے ذاتی طور پر تعصب تھا ۔ دوسرے اس لئے کہ جتنی درست

تحقیق و آزمائش ہانمن نے کیلی کارب کے بارہ میں کی، ویسی اس کے متعلق نہیں کی۔

سل و دق کی زد سے بچانے والی دوا

اعضائے تنفس میں ایک حالت ایسی پائی جاتی ہے جس میں اس دوا کو بہت کار آمد پایا جاتا ہے۔ جب سردی کے سخت حملہ کے بعد اس کا نتیجہ حدت کی مسلسل اور پائدار کھانسی کی صورت میں ظاہر ہونے لگے یا ذات الریہ (نمونیہ) کے حملہ کے بعد ایسی کیفیت رونما ہو جائے اور مریض کی حالت سے ایسا معلوم ہو کہ اس کا مرض سل کی صورت اختیار کر رہا ہے۔ سینہ کی گہرائی میں نیچے کی جانب سے بلغم بکثرت خارج ہوتا ہو، جو ایسا محسوس ہو کہ سینہ کی ہڈی (عظم القص) کی پچھلی جانب کے درمیان سے نکلا آرہا ہے۔ اس کے ساتھ دونوں شانوں کے درمیان درد ہو۔ (کیلی بائیکرومیکم) (کیلی کارب دائیں طرف سینہ کے نچلے حصہ سے پشت تک) نڈھال کر دینے والے رات کے پسینے اور کمزوری زیادہ۔

میں نے اس دوا سے کئی مریضوں کا بارہا علاج کیا ہے جن کی حالت سے سل کا خطرہ ناگریز نظر آتا تھا۔

ادنےٰ اور اعلیٰ طاقتوں کی آزمائش

میں اپنی پریکٹس کے آغاز میں دو سے چار گرین تک خام کیلی آیوڈائڈ چار اونس پانی کی شیشی میں حل کر دیا کرتا تھا اور مریض کو ہدایت کرتا کہ دن میں اسے تین بار کر کے پی لیا کرے اور جب شیشی آدھی ہو جائے تو پھر اس میں پانی بھر دیا کرے اور اسی طرح دوسرے دن بھی دوا استعمال ہوتی رہے۔ چنانچہ جب بھی شیشی آدھی خالی ہو جاتی، اسے پھر پانی سے پر کر لیا جاتا۔ یہاں تک کہ مریض کو اس سے پورا فائدہ حاصل ہو جاتا۔ لیکن چند سال گزرے مجھے مذکورہ بالا علامات کے ایک صحیح مریض کا علاج کرنا پڑا۔ اب چونکہ مجھے اپنی دوا کے متعلق کامل یقین حاصل ہو چکا تھا، اس لئے میں نے اس کیس میں کیلی آیوڈائڈ نمبر ۳۰ استعمال کرائی۔ چنانچہ اس اعلیٰ طاقت سے بھی اتنا ہی جلد اور کامل فائدہ ہوا جتنا خام دوا سے ہوا کرتا تھا۔ پس میں اس تجربہ کے بعد ہمیشہ اسے اعلیٰ طاقت میں ہی استعمال کرتا ہوں۔

کیلی آیوڈائڈ - سینگونیریا اور سٹینم کا موازنہ

نزلہ و زکام کے بگاڑ کی اصلاح کے لئے دو دوائیں اور بھی ہیں جو کیلی آیوڈائڈ کی برابری کا دعویٰ کر سکتی ہیں۔ یہ ہیں سینگوئیریا اور سٹینم۔ ان تینوں دواؤں کا بلغم مقدار میں زیادہ اور گاڑھا، لیکن سٹینم میں اس کا مزہ میٹھا ہوتا ہے۔ سانس، کھنکھار اور تھوک میں بو بہت ہوتی ہے جو خود مریض کو بھی ناگوار محسوس ہوتی ہے۔ نیز (سیپیا اور سورائینم میں) اور کیلی آیوڈائڈ میں اس کا مزہ نمکین ہوتا ہے۔ (سیپیا) کیلی آیوڈائڈ اور سٹینم کا کھنکھار اکثر گاڑھا اور سبز، مگر سینگوئیریا کا اتنا زیادہ نہیں ہوتا۔ بعض اوقات کیلی آیوڈائڈ کا کھنکوار جھاگ دار اور صابن کے پھین کا سا ہوتا ہے لیکن میرے نزدیک بھاری، سبز اور نمکین کھنکھار، سٹینم کی زیادہ امتیازی علامت ہے۔ جھاگ دار کھنکھار، پھیپھڑوں کے متورم ہونے کی صورت میں پایا جاتا ہے اور مرض برائٹ (Bright's disease) میں بھی۔ چنانچہ ایسے مذکورہ امراض میں، میں نے ایک سے زائد مرتبہ اس دوا کے ذریعہ سل کے کامیاب علاج کی شہرت بھی حاصل کی ہے۔

اطباء کیلی آیوڈائڈ کو یا تو آتشک کی خاص شافی دوا سمجھ کر استعمال کرتے ہیں یا زیادہ تر ایسے آتشک میں جو پارہ کے بے محل استعمال سے پیچیدہ مرض بن گیا ہو یا پھر بغیر کسی جواز کے خنازیری امراض میں ایک متبادل دوا (Alternative) کے طور پر بھی استعمال کرتے ہیں۔

متبادل کی تعریف

اب سوال یہ ہے کہ متبادل یا بدل کیا معمہ ہے۔ اس کی تعریف یہ ہے۔ "ایسی دوا جو بتدریج انسانی عادت یا اس کے جسم کی ساخت میں تبدیلی پیدا کر دے اور لاشعوری اخراج کرتے ہوئے، بدلی افعال

کو صحیح اور بحال کر دے''۔ لیکن کیا یہ سب جانوروں کو ایک ہی لاٹھی سے ہانکنے کے مترادف نہ ہو گا؟ کیا یہ طریق کار ایسے مطب کے شایان شان ہے جو تمام علوم طب کے واحد ترجمان ہونے کا دعویٰ کرتا ہے؟ کیا لاشعوری اخراج سے صحیح افعال کا بحال کرنا ہر مرض میں ہمارا پسندیدہ مقصد نہیں ہوتا؟ جب ہر دوا ایک نہ ایک خاص فعل کی حامل ہو تو یہ کیسے لازم آئے گا کہ کیلی آیوڈائڈ ہی کو ہر مرض کی واحد دوا قرار دے دیا جائے۔

بہرحال طب قدیم میں اس قسم کی اور بھی بہت سی نام نہاد متبادل تصریحات گنائی جا سکتی ہیں لیکن ہم ان میں سے کس کس کا ذکر کریں اور کسے جائز سمجھیں۔ اسی لئے ہم ہومیوپیتھس یہ یقین رکھتے ہیں کہ اس قسم کی عام فہم اصطلاحیں جیسے ''متبادل''، ''مقوی''، ''مغذر'' وغیرہ جو عام طور پر طب قدیم میں مروج ہیں آیئن صحت نسخہ نویسی کے مقصد کے لئے نہ صرف بے معنی بلکہ گمراہ کن بھی ہوتی ہیں۔

مذکورہ بالا متبادل اصطلاحات کا یہ نظریہ ڈاکٹر کے لئے بہت سی دواؤں کا ایک مجموعہ تجویز کرنے کی گنجائش پیدا کر دیتا ہے چہ جائیکہ اسے ایک فرد کے لئے اس کی مخصوص دوا تجویز کرنی چاہئے۔

ہومیوپیتھک علاج کی برتری

یہی وجہ ہے کہ ہم اپنے طریقہ تشخیص و تجویز کے فائق و برتر ہونے کا دعویٰ کرتے ہیں کیونکہ اس میں دواؤں کی تحقیق و آزمائش ایک ایک فرد پر علیحدہ علیحدہ ہوتی ہے جس سے ہر دوا کی اپنی اپنی مخصوص صلاحیت مقرر ہو جاتی ہے اور اس سے ہمیں ہر مجموعہ کی دواؤں کے آپس میں موازنہ کرنے اور ہر ایک کو اپنی حیثیت میں پہچاننے کی سہولت حاصل ہو جاتی ہے۔ علاوہ ازیں اس طریقہ کار سے ہمارے ہاں متبادل نظریہ ہی ختم ہو جاتا ہے کیونکہ اگر ہم بہترین نسخہ نویسی کرنا چاہیں تو ایک دوا کے عوض دوسری دوا کا تجویز کرنا ناممکن بن جاتا ہے۔ پس اگر کوئی شخص ہومیوپیتھی اور ایلوپیتھی میں فرق معلوم کرنا چاہے تو اسے ان دونوں طبوں کے میٹیریا میڈیکا کا علیحدہ علیحدہ مطالعہ کرنا چاہئے۔ امید ہے یہ وسیع فرق روز روشن کی طرح فوراً ذہن نشین ہو جائے گا۔

نمونیہ

کہا جاتا ہے کہ کیلی آیوڈائڈ نمونیہ میں بھی استعمال ہوتی ہے۔ میں نے خود اب تک اس بیماری میں اسے نہیں آزمایا لیکن اس کی شہرت کی بنا پر اسے استعمال کرتا ہوں اور آئندہ بھی بصورت ضرورت استعمال کرتا رہوں گا۔ چنانچہ اس سلسلہ میں، میں یہاں ڈاکٹر فیرنگٹن کے بقیہ الفاظ نقل کرنا مناسب سمجھتا ہوں۔ ''نمونیہ میں جب پھیپھڑوں کی ساخت جگر کی ساخت کے مشابہ سخت (صلب Hepatization) ہو جائے اور مرض ایک ہی مقام پر محدود ہو جائے اور جب پھیپھڑوں کے نسائج آپس کے خلاؤں میں مدغم ہونے لگیں (Infiltration) تو کیلی آیوڈائڈ بہترین دوا ہوتی ہے۔ ایسے حالات میں جب برائی اونیا، فاسفورس یا سلفر کی واضح علامات موجود نہ ہوں تو بھی میں آیوڈین یا کیلی آیوڈائڈ کے استعمال کا مشورہ دوں گا۔ جب پھیپھڑوں کی صلابت اتنی بڑھ جائے کہ دماغ میں خون کا اجتماع و احتقان (Cerebral Congestion) ہونے لگے یا خون کے اسی طرح جمع ہو جانے کے نتیجہ میں دماغ میں جریان خون ہو جائے (جسے دماغ کی خونی رگ پھٹ جانا بھی کہتے ہیں) تو اس حالت میں بھی اس دوا کی ضرورت لاحق ہو جاتی ہے۔

دماغ میں جریان خون کی علامات

دماغی جریان خون کے مریض میں حسب ذیل علامات پائی جاتی ہیں۔

''اولاً اس کی ابتدا چہرہ کی غیر معمولی سرخی سے ہوتی ہے۔ آنکھوں کی پتلیاں کم و بیش پھیلی ہوئی، مریض اونگھتا اور مدہوش سا معلوم ہوتا ہے اور حقیقت میں بیلاڈونا سے زیادہ مشابہ تصویر پیش کرتا ہے۔ غالباً ایسی حالت میں آپ بیلاڈونا ہی دینگے۔ لیکن یہ دوا کوئی فائدہ نہ کرے گی بلکہ مریض کی حالت بدتر

ہو جائے گی۔ وہ سانس زیادہ دقت سے لینے لگے گا اور اس کی پتلیاں روشنی میں سکڑنے اور پھیلنے میں بے اختیار ہو جائیں گی۔ آپ کو اس وقت معلوم ہو گا کہ مریض کے دماغ میں آبی قسم کی تراوش جمع ہو رہی ہے جس کا روکنا لازم ہو جاتا ہے۔ ورنہ مریض راہیٔ ملک عدم ہو جاتا ہے۔'' ایسی صورت کا بروقت علم ہو جانا غنیمت ہے اور یہ تشخیص بجائے خود بہت بڑی نعمت ہے۔ لیکن اس کا علاج؟ اس عقدہ کشائی میں ہمارا ڈاکٹر فیرنگٹن بھی تجاہل عارفانہ سے کام لیتا ہے کیونکہ یہ سب بڑے لوگ جب بات نہ بنے تو یہی مبہم گومگو مسلک اختیار کر لیتے ہیں۔ چنانچہ یہاں فیرنگٹن خود ہی پوچھتا ہے کہ بیلاڈونا فائدہ کیوں نہیں کرتی؟ اور خود ہی جواب دیتا ہے کہ ''جو شخص ایسی حالت میں صرف علامات پر دوا تجویز کرتا ہے ناکام رہتا ہے۔ کیونکہ اس نے مرض کی جمعیت کو نظر انداز کرکے بیلاڈونا دی ہوتی ہے'' ان الفاظ سے فیرنگٹن کا مطلب؟ کیا اس کا مقصد یہ ہے کہ جہاں اس نے بیلاڈونا کا ذکر کیا ہے وہاں بیلاڈونا کے لئے پھیپھڑوں کی صلابت خارج از بحث تھی؟ یا یہ کہ پھیپھڑوں کی صلابت کے پیش نظر بیلاڈونا کی دیگر علامات سے یکسر بے اعتنائی برتنی چاہئے۔

اب یہاں اس مسئلہ کے دو پہلو بن جاتے ہیں۔ اگر فیرنگٹن اس وقت موجود ہوتا تو نا معلوم وہ ان میں سے کون سا تشریحی پہلو اختیار کرتا؟ اس مسئلہ میں استدلال یہ ہے کہ پھیپھڑوں کی صلابت کے بغیر زیر بحث مرض کی تمام علامتیں اس کی جامعیت پر حاوی نہ تھیں اور یہ کہ پھیپھڑوں کی صلابت ہی علامات کی جامعیت کی واحد شہادت تھی۔ فیرنگٹن آگے چل کر یہ بھی لکھتا ہے کہ ''مریض کے سینہ پر اپنے کان لگاؤ (غالباً ان دنوں سٹیتھسکوپ کا علم نہ تھا) تمہیں ایک یا دونوں پھیپھڑے منجمد یا بستہ محسوس ہوں گے''۔ میرے نزدیک یہ حالت نہایت ہی اہم اور واضح علامت ہے جسے مرض کی جامعیت سے نظر انداز نہیں کیا جا سکتا۔ بلکہ میں تو یہ کہوں گا کہ ایسی جامعیت کو کامل بنانے کے لئے ہر مریض کے حالات مشاہدہ کرکے لوٹ کرنے والی علامات (Objective) اور مریض کی خود بیان کردہ علامات (Subjective) کو برابر کی اہمیت دینی چاہئے۔

میں ایسی صورت میں ہانمن کے صحیح اتباع کا دعویٰ کرتا ہوں اور یقین رکھتا ہوں کہ جو شخص مجموعہ علامات کی رہنمائی میں دوا تجویز کرتا ہو (مرض اگر ذرا بھی علاج پذیر ہو) تو معالج ہمیشہ کامیاب ہی ہو گا۔ اسے ناکامی نہ ہو سکتی ہے اور نہ ہو گی۔ اس مجموعہ علامات ہی ہمارا اصل راہنما پیشرو طریقہ کار ہونا چاہئے اور یہ کہ ''مثل بالمثل کا علاج ہے'' کوئی حقیقت ہی نہیں۔ دیکھئے ڈاکٹر کانکا کے ایک مریض کا حال جو ہومیوپیتھک کلینک صفحہ ۳۰۲ اشاعت ... اور جو بعد میں ڈاکٹر ہیرنگ کی تالیف Hering Guiding Symptoms کی جلد ششم صفحہ ۴۴۴ میں اس طرح ریکارڈ کیا گیا ہے۔ ''خلوی ارتشاح'' (خالی حصوں میں مادہ کی تراوش) سے تمام نسائج (Tissues) پھول جاتے ہیں۔ استسقاء لحمی (Oedema) متورم غدود، مرض عظم استخوان (Tophis Exostosis) (بیماری سے ہڈیوں کا بڑا ہو جانا) ''ہڈیوں کا ورم'' اس صورت میں کیلی آیوڈائڈ یقیناً بافتوں کے اورام کو رفع کرتی ہے۔ لیکن اگر دوائیں ایسی مبہم اور مفرد علامات کی بنا پر دی جائیں تو اکثر بڑی اہم غلطیاں سرزد ہونے کا احتمال ہوتا ہے۔ لہٰذا مجموعہ علامات پر دوا تجویز کرنا ہی عین ہومیوپیتھی کہلانا چاہئے۔ مفرد علامات پر دوا کی تجویز کسی صورت میں بھی جائز نہیں۔ لہٰذا پھیپھڑوں کی صلابت کی ہی ایک علامت ہومیوپیتھک نسخہ نویسی کے لئے کبھی کارگر نہ ہو گی۔ پھیپھڑوں میں صلابت ہو جانا صرف ایک علامت ہے جو بہت سی اور دواؤں میں بھی پائی جاتی ہے۔ اب اگر ہم یہ کہہ دیں یا کہہ سکیں کہ بافتوں کا خلوی ارتشاح اس دوا کی چند خاص اور علامات کے ساتھ ملزوم ہے، تو ہم اس کے اور دوسری دواؤں کے درمیان امتیاز بھی کر سکتے ہیں۔ لیکن ایک دوا کو محض ارتعاش کی جاذب دوا کی حیثیت سے صرف اس لئے استعمال کرنا کہ اس

نے کسی مریض پر جاذب اثر کیا تھا، طب قدیم کی اندھا دھند ضابطہ پرستی اور بلا امتیاز تعمیم میں مبتلا ہوتا ہے۔

اندھی پیروی ہومیوپیتھک اصول کے خلاف ہے

کیلی آیوڈائڈ کو ایک دافع آتشک دوا بھی تسلیم کیا جاتا ہے۔ یہی حال مرکری (پارہ) کا ہے۔ سلفر، دافعہ جربیہ یعنی سورا (Psora) مشہور دوا ہے اور تھوجا دافع ثولولیہ، مسہ و مہاسہ (Sycosis) وغیرہ۔ شروع شروع میں تو ایسا ہی سمجھنا چاہئے لیکن آگے چل کر اس اجمال کی تفصیل معلوم ہو جاتی ہے کیونکہ ان تمام عفونتوں (Miasms) میں سے ہر ایک کے لئے دواؤں کی ایک بڑی فہرست موجود ہے اور اس فہرست میں سے وہی ایک دوا (جس کی ضرورت تمام علامات یا امتیازی علامات کی بنا پر واضح ہو) اصل دوا ہوسکتی ہے جسے ایک فرد کے لئے اس کی انفرادی حیثیت کے پیش نظر تجویز کیاجا سکتا ہے۔

چونکہ یہ ایک واقعہ ہے کہ کیلی آیوڈائڈ آتشک کی اکسیر دوا مشہور ہو کر اندھا دھند اور بے تحاشا طور پر استعمال کی گئی ہے، اس لئے اس موقع پر ایک اہم سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ انسانیت کو اس دوا سے زیادہ تر فائدہ پہنچا ہے یا نقصان؟ بنابریں ہم ہومیوپیتھس کو ان دونوں دواؤں (کیلی آیوڈائڈ اور مرکری) کے مضر اثرات کے دفعیہ اور ان کے آئندہ بے تحاشہ استعمال کو روکنے کے لئے قوی جہاد کرنا ہے۔ مضر اثرات کے دفعیہ کے لئے تو ہمارے پاس ایک تریاق یعنی ہیپر سلف موجود ہے۔ کیلی آیوڈائڈ سے جن شفایابیوں کی رپورٹ ہمیں ملی ہے وہ بیشتر اس کی ادنیٰ طاقت سے یا اس کے خام استعمال سے حاصل ہوئی ہیں، اس لئے میری رائے یہ ہے کہ یہ دوا تمام ہومیوپیتھک دواؤں کی نسبت بلا کسی مضرت رسانی کے ادنیٰ طاقت میں ہی استعمال کی جا سکتی ہے۔ لیکن با ایں ہمہ مجھے یہ ابھی یقین ہے کہ چونکہ ہماری دوا سازی کے طریق تقلیل (Potentization) کی بنا پر اس دوا کی تحقیق نہیں ہوئی اس لئے اس کی اصل شفایابیوں کے جوہر سے ابھی تک ہم آدھے بھی واقف نہیں ہوئے۔

خلاصہ علامات کیلی آیوڈائڈ

کھانسی جس میں بلغم مقدار میں زیادہ اور گاڑھا، سبز اور نمکین، صابن کی طرح جھاگ دار ہو۔ کمزوری اور پسینہ کا بکثرت آنا۔ سل و دق میں چھاتی اور پشت میں آمنے سامنے درد۔ ہڈیوں میں درد خصوصاً رات کے اوقات میں زیادہ۔ ہڈیوں کی بیرونی سطحی جھلیوں کا درد (جب مرکری کا بے تحاشہ استعمال کیا گیا ہو تو ایسے دردوں کے لئے سفلینم زیادہ مفید دوا ہے) مریض تازہ کھلی ہوا کا خواہش مند، اسے تازہ ہوا میں دیر تک چلنے پھرنے پر بھی تکان محسوس نہیں ہوتی۔ زکام، بخار اور ناک سے خراش پیدا کرنے والا پانی بہتا ہو۔ قوت شامہ مفقود، پیشانی اور ناک کی جڑ میں درد۔

تعلقات

کیلی آیوڈائڈ سے پہلے استعمال ہونے والی دوائیں۔ کاسٹیکم۔ مرکیوریس سال

کیلی آیوڈائڈ کے بعد استعمال ہونے والی مفید دوائیں۔ نائٹرک ایسڈ۔

کیلی آیوڈائڈ خود مرکری کے بد اثرات کا تریاق ہے۔

کیلی آیوڈائڈ کے بد اثرات کو زائل کرنے والی دوائیں۔ ہیپر سلف۔ مرکیوریس سال

طاقت مستعملہ۔ 3X۔ 30۔ 200

کیلی میوریٹیکم KALI MURIATICUM-(KCl.).

کیلی میوریٹیکم ، پوٹاشیم کاربونیٹ (Chloride (of Potassium اور ہائیڈروجن کلورائیڈ سے تیار کی جاتی ہے۔

یہ دوا ان بائیو کیمک یا بارہ نسیجی دواؤں (Twelve Tissue Remedies) میں سے ایک ہے جن کے استعمال کے متعلق ڈاکٹر سشلر کا دعویٰ ہے کہ ان سے تمام انسانی امراض کا علاج کیا جا سکتا ہے۔ لیکن ابھی اس کی تحقیق و آزمائش اتنی نہیں ہوئی کہ ہمیں اس کی حقیقی قدر و قیمت کا آدھا علم بھی ہو سکے۔ تاہم نمبر ۳ سے لے کر نمبر ۳۰ تک کی طاقت میں اسے استعمال کرنے سے اتنا ثابت ہو چکا ہے کہ یہ دوا بلاشبہ بڑی اہمیت کی مالک ہے۔

کیلی میور جیسی مفید دوا کے متعلق جو اظہار خیال ڈاکٹر نیش نے ذیل کی عبارت میں کیا ہے ، بہت ممکن ہے کہ اس سے اکثر طالب علم کیلی میور کی افادیت سے ہی بد دل ہو جائیں۔ لیکن حقیقت یہ ہے کہ ۱۸۷۲ء میں جو کچھ ڈاکٹر سشلر نے اس دوا کے متعلق دعویٰ کیا تھا ، آج ۸۳ سال بعد یہ دوا اس سے کہیں زیادہ کارآمد ثابت ہو چکی ہے۔ ڈاکٹر نیش نے جو کچھ لکھا ہے وہ ۱۸۹۸ء کا واقعہ ہے اور یہ سب کچھ اس نے ذاتی تجربہ کی بنا پر لکھا تھا ورنہ کیلی میور کے مفید اثرات کی تائید ، دور حاضر کی جدید لیبارٹری میں بھی ویسی ہی مستحکم پائی گئی جیسی کہ اس دعویدار ڈاکٹر سشلر نے ۱۸۷۲ء میں پیش کی تھی اس لئے طالب علموں کو کیلی میور کی منفعت سے مایوس نہیں ہونا چاہئے بلکہ اس کے وسیع حلقۂ اثر اور اس سے فائدہ حاصل کرنے کے لئے ہماری کتاب موسومہ "بائیو کیمسٹری" کا مطالعہ کرنا چاہئے۔

کیلی میور انسان کی تقریباً ہر بیمار ساخت کو صحت مند بنانے کی بے مثال دوا ہے بلکہ یہ بھی بلا خوف تردید کہا جا سکتا ہے کہ آجکل سل و دق میں P. A. S.— (Sodium Amino Salycylate) جس کا استعمال سل ریوی میں بے تحاشہ کیا جا رہا ہے اور اسے انتہائی مفید دوا سمجھا جاتا ہے ، افادیت میں کیلی میور سے کہیں کم کارآمد ہے۔ P. A. S. اگرچہ ایک سوڈیم سالٹ ہے لیکن کیلی میور (پوٹاشیم کلورائیڈ) انسان کی ہر بیمار ساخت کو نئی زندگی دلانے میں ید طولیٰ رکھتی ہے بشرطیکہ کیلی میور کو ڈاکٹر سشلر کے مقررہ اور مجوزہ طریق پر تیار کیا گیا ہو۔ (م-م)

اورام کے دوسرے درجہ کی خاص دوا

کیلی میوریٹیکم اورام کے دوسرے درجہ میں یا جسم کے کسی خاص حصہ کے خلوی اور ارتشاحی درجہ میں بڑا کام کرتی ہے اور اس موقع پر جہاں تک علم ہو سکا ہے اس دوا میں کیلی آیوڈائڈ جیسے محتاط استعمال کی ضرورت نہیں ہوتی۔ اگر یہ دوا کیلی آیوڈائڈ کی طرح خام حالت میں بمقدار کثیر استعمال ہوتی ہوتی تو ہمیں اس کے جن نقصان رساں نتائج کا علم ہے اس سے زیادہ دیگر مضر اثرات کا علم بھی ہو

شدید گٹھیا کے بعد جوڑوں کا بڑھ جانا

میں نے دیکھا ہے کہ شدید گٹھیا ہونے کے بعد حجم میں بڑھے ہوئے جوڑ (مفاصل) اس دوا کے اثر سے گھٹ کر طبعی قد و قامت اور ساخت پر آ جاتے ہیں۔ حالانکہ بعض اوقات یہ جوڑ اور دواؤں سے بہت عرصہ تک اثر پذیر نہیں ہوتے۔ لیکن مجھے اس دوا کے استعمال کی کوئی ایسی امتیازی علامات معلوم نہیں ، جن کی بنا پر میں یہ کہہ سکوں کہ اسے دوسری دواؤں پر ترجیح دی جائے۔

ٹانسلز یعنی لبوں کا ورم

لبوں کے ورم (Tonsillitis) میں بھی جب درد ورمی علامات ایکو نائٹ ، بیلا ڈونا یا فیرم فاس کے استعمال سے رک گئی ہوں ، یہ دوا مفید ہے۔

بہرے پن کی دوا

ایسے بہرہ پن میں جو نفیر (Eustachian Tube-کان اور حلق کی درمیانی نالی) کے ورم

اور اس کے بند ہو جانے سے پیدا ہوا ہو ، میں نے اس دوا کو بہت مفید پایا ہے - پہلے میں نے اسے تیسری یا چھٹی طاقت میں استعمال کرنا شروع کیا - لیکن بعد میں چوبیسویں طاقت کے استعمال سے زیادہ کامیابی حاصل کرنے لگا - میری پختہ رائے ہے کہ ناقابل علاج مزمن قسم کے بہرہ پن میں اگر اس دوا کا شروع شروع میں استعمال کر لیا ہوتا تو اکثر کو بہرہ پن ہونے ہی نہ پاتا -

بہرہ پن کی ایک اور دوا مرکیوریس ڈلسس بھی قابل ذکر ہے - اگرچہ جب مرکیوریس کا بیان ہو رہا تھا اس وقت اس کے قنات نغنغ (Eustachian Tube) پر اثرات کا علم نہ تھا لیکن اب اسے مسلمہ طور پر ذہن نشین کر لینا چاہئے -

یقیناً آپ چاہتے ہوں گے کہ مرکری کی بعض اور علامات بھی ضمناً معلوم ہو جائیں تا کہ ان دونوں دواؤں کا انتخاب متعین ہو سکے - لہذا میں اتنا بتائے دیتا ہوں کہ کیلی میور کا علم ذاتی تجربات کی نسبت معالجاتی شہادت کی بنا پر معلوم ہوگا - ہیرنگ شاید اسی بنا پر اس قسم کی دواؤں کو ناپسند کرتا تھا اور کہا کرتا تھا کہ ہمارے مطب میں ایسی دواؤں کا شامل کرنا شاہراہ کی طرف سے نہیں بلکہ اصول دیوار میں شگاف کر کے اندر داخل ہونے کے مترادف ہے - یہ کارکردگی ممکن ہو سکتی ہے لیکن اسے درست یا فطری نہیں کہا جائے گا -

خلاصہ علامات کیلی میوریٹیکم

اس کا ترشح سفید اور سخت ہوتا ہے خواہ وہ بلغم ہو ، ناک کی رطوبت ہو یا زبان کی سفیدی -

خناق ، متورم غشاؤں کے ترشح کے دوسرے درجہ کی دوا - زبان خاکستری رنگ کی سفید ، خشک یا لیسدار رطوبت دار - کان کی ہوائی سوزش ، کان کے اندر بھڑکن اور چٹخنے کی آوازیں ، قنات نغنغ (Eustachian Tube) کی بندش -

بہرہ پن جو اوائل کے پے در پے نزلہ و زکام کے نتیجہ میں پیدا ہوا ہو -

تعلقات کیلی میور

جن دواؤں کے بعد مفید اثر کرتی ہے : کلکیریا فلور - کلکیریا فاس - فیرم فاس -

جس دوا کا اثر زائل کر دیتی ہے : مرکری

جن دواؤں کا اثر زائل ہو جاتا ہے - بیلاڈونا - کلکیریا سلف - ہائڈراسٹس - پلساٹلا -

طاقت مستعملہ ۶x—۳۰—۲۰۰

ایپس ملیفیکا APIS MELLIFICA شہد کی مکھی کا زہر

شہد کی مکھیاں

Honey Bee Poison,
The Common hive,
bee, Apium Virus
Apidoe



(ملکہ)



(مذکر)



(کارکن)

یوں تو شہد کی مکھی دنیا کے ہر ملک میں پائی جاتی ہے لیکن جس مکھی سے ہومیوپیتھک ٹنکچر تیار کیا جاتا ہے وہ ولائتی یعنی یورپی نژاد ہے - مونث مکھی کی نشانی یہ ہے کہ اس کا پیٹ مذکر مکھی کی نسبت چھوٹا ہوتا ہے - چھتہ ...ں کہ صرف مادہ ہی کرتی ہیں اور زہر جس سے ہومیوپیتھک ٹنکچر تیار کیا جاتا ہے صرف مادہ کی خانساؤں یا ملکہ کے بدن میں ہی پایا جاتا ہے -

ٹنکچر بنانے کے لئے زندہ مادہ مکھیوں کو ایک کھلے منہ والے شیشہ کے مرتبان میں ڈھک کر زور سے ہلانا چاہئے تاکہ مکھیاں جھنجھلا کر زہر منہ میں لے آئیں پھر اسی وقت مرتبانہ میں گیسرین cc ۲۲۵ ڈسٹلڈ واٹر cc ۲۲۵ اور سٹرانگ الکحال cc ۳۲۵ اتنا ملا دیں کہ مکھیاں سب نیچے دب جائیں۔ یہ مرکب دس دن سرد و تاریک کمرہ میں رکھے رہنا چاہئے لیکن دن میں دو بار صبح و شام مرتبان کو اچھی طرح ہلا دینا ضروری ہے۔ مکھیوں کو دبا کر نچوڑنا نہیں چاہئے بلکہ گیارھویں دن محلول کو نتھار کر، سیال کو چھان لینا چاہئے۔ اگرچہ غرض تو محض یہ ہوتی ہے کہ ٹنکچر میں صرف زہر ہی حاصل ہو لیکن اس کے ساتھ کچھ اجزاء مکھی کے بدن کے آبی حصہ کے اور شہد وغیرہ کے بھی داخل ہو جاتے ہیں۔

Apis Melif



Queen Bee

مدر ٹنکچر سے ۲x بنانے کے لئے ایک حصہ ٹنکچر چار حصہ ڈسٹلڈ واٹر اور پانچ حصہ الکحال ملانا چاہئے اور ۳x یا اس سے اعلیٰ پوٹنسیاں ڈسپنسنگ یعنی ڈائلیوٹڈ الکحال سے تیار کرنی چاہئیں۔

عام علامات

جلن دار، ڈنک کا سا درد، جیسے شہد کی مکھی نے ڈس لیا ہو۔ یہ درد کہیں بھی ہو خواہ ہونٹوں یا حلق میں، بسہری یعنی انگلی کے زیر ناخن پیپ دار ورم میں، بواسیری مسوں میں، بیضہ الثنی میں (خصوصاً دائیں جانب کے بیضہ میں) پستانوں میں جب چھاتیاں متورم ہو گئی ہوں، جلد میں خواہ مرض سرخ بادہ ہو، یا اچھوتی ہو یا کاربنکل یعنی ذیابیطس کا دنبل ہو جسے "شب چراغ" بھی کہتے ہیں۔

استسقاء عمومی (بدن میں کہیں بھی بہت بڑی سوج ہو جانا)۔ خواہ تمام بدن پر سر بسر ہو یا کسی ایک عضو پر محیط ہو۔ مثلاً چہرہ، کان، ہونٹ یا خاص طور پر جسم کا زیریں حصہ ورم کر آیا ہو۔ یا خناق میں حلق کا اندرون سوج گیا ہو۔ اندام نہانی میں خاص طور پر سپون متورم ہو جائے۔ جلد میں سرخ بادہ یا تتی اچھلنے پر تمام سوجن ہو جائے۔ ان اورام کے ساتھ عضو میں تیز ڈنک کے سے درد بھی محسوس ہوتے ہیں لیکن گاہے یہ ورم بغیر درد بھی لاحق ہو جاتا ہے۔

گران خوابی جس کے ساتھ مریض اچانک چونک چونک جاتا ہو اور دماغی عوارض میں زور سے چیخیں مارتا ہو۔

استسقائی عوارض میں خصوصاً موسمی بخار کی حالت میں جب گرمی بہت محسوس ہوتی ہو، پیاس نہ لگتی ہو۔

جلد کبھی خشک کبھی پسینہ دار۔

دم گھٹنے کا احساس۔ مریض ہر سانس کو اپنا آخری سانس سمجھتا ہو۔ خصوصاً استسقائی عوارض میں اور باری والے موسمی بخار کے درجہ حاد میں۔

لوازمات

شدت مرض۔ نیند کے بعد چھونے یا دبانے سے (ذکاوت حس)، گرمی سے، گرم کمرہ کے اندر۔

افاقہ مرض۔ سرد کمرہ میں، ہوا اور سرد اوڑھنے یا سردی پہنچانے سے

چھپاکی (تتی اچھلنا۔ سرخ بخار، اسکارلیٹینا) خسرہ یا اسی قسم کے جلدی پھوڑوں اور پھنسیوں کے مواد کے اندرون جسم دب جانے سے بعد میں کئی عوارض کا ضمناً لاحق ہو جانا۔

بلا ارادہ اسہال۔ ایسا احساس جیسے مقعد بالکل کھلی پڑی ہے (بلا ارادہ اور بندش، دست نکلنے جانا)

مجھے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ ایپس ملیفیکا کی خصوصی علامات دریافت کرنے کے لئے اس کے "احساسات" ہی کو اولین توجہ دینا پڑے گی۔ مثلاً یہ کہ تپش اور "نیش زنی" کی موجودگی۔ یہ درد نوعیت میں تیز اور پے در پے شہد کی مکھی کی نیش زنی کی مانند وارد ہوتے

ہیں اور اس درد کی سوزش اور چبھن بعینہ ویسے ہی لازم و ملزوم ہوتی ہے۔ جیسے اگاریکس کے پالا مار مرض میں سردی اور چبھن یا آرسنیکم اور سلفر کے عوارض میں تپش کا احساس۔ یہاں یہ امر یاد رکھنے کے قابل ہے کہ ایس کی سوزش ٹھنڈک سے تسکین پاتی ہے اور آرسنیکم کی سوزش گرمی سے۔

نیش زنی کی سی کیفیت بہت سے امراض اور مختلف قسم کے نساج میں بھی پائی جاتی ہے۔ مثلاً جب سرسام میں مریض چیختا اور کراہتا ہو تو یہ سوزش اس وقت دماغی غشاؤں اور آبدار جھلیوں میں موجود ہوتی ہے۔ بس یہی کیفیت جب اسی قسم کی خطرناک بیماریوں مثلاً سر میں پانی بھر جانا، (استسقاء یا اجتماع ماء الراس) یا دماغی اور نخاعی سوزشی ورم میں بھی پائی جائے تو ایس ضرور دینی چاہئے۔ ایسے درد مقعدی مسوں اور حلق کی سوزشی جھلیوں میں بھی پائے جاتے ہیں اور جلن اور چبھن اکثر و بیشتر ان دردوں کا خاصہ رہتا ہے۔ یہی کیفیت بیضہ ہائے انثیٰ میں بھی پائی جاتی ہے۔ چنانچہ اسی بنا پر یہ دوا سرطان (ابتدائی صلابت والی حالت میں ہو یا پھوٹ کر اس سے مواد بہ رہا ہو) کے لئے بھی استعمال کی جا سکتی ہے۔ بشرطیکہ درد وہی نیش زنی قسم کا ہو۔ مرض بسہری (عام نام بہائی) جس میں ناخنوں کے نیچے یا کناروں پر ورم اور ناقابل برداشت چبھن، تپش اور درد ہوتا ہے، اسی دوا سے تسکین پاتا ہے۔

میں نے بسہری میں اس دوا سے بہت جلد افاقہ ہوتے دیکھا ہے۔ ڈاکٹر ہیرنگ اس کے متعلق لکھتے ہیں۔ "آنکھوں، پپوٹوں، کانوں، چہرہ، ہونٹوں، زبان، حلق، مقعد اور خصیتین پر سرخی اور ورم کے ساتھ نیش زنی اور جلن والے درد پائے جائیں" ("سرد اشیاء کے لیپ یا ذیب رکھنے سے افاقہ" یہ الفاظ بھی ساتھ موجود ہونے چاہئے تھے)۔

ایک عام علامت کی بناء پر تجویز دوا

پس ہم نے دیکھ لیا کہ صرف اسی ایک علامت کی بنا پر پورا جسم کس طرح ایس ملیفکا کے زیر اثر شفایاب ہو جاتا ہے اور جلدی حاد امراض خصوصاً خسرہ یا موتی جھالک بخار میں یہ علامت کتنی شاندار خصوصیت رکھتی ہے اور ان جلدی دانوں کے دکھائی دے کر یک بیک دب جانے سے جو دماغ اور اس کی غشاؤں کے عوارض پیدا ہوتے ہیں، ان کے علاج کے لئے یہ دوا کتنی اہمیت کی حامل ہے۔

دوسری عام حالت ارتشاح نسیجی (Infiltrated Cellular Tissue) ہے جس کی یہ بھی اتنی ہی اکسیر دعویدار دوا ہے جتنی کوئی اور ہو سکتی ہے۔ یعنی ایس ہر درجہ کے استسقاء کی اولین دوا ہے۔ یہ حالت سوزشی عوارض سے آغاز پا کر ارتشاح (Exudation) بلکہ مزمن استسقائی صورت اختیار کر لیتی ہے۔ غرضیکہ ایسے تمام امراض میں مثلاً خناق جس میں مرض آناً فاناً شدت اختیار کر لیتا ہے اور تمام گلا اوپر تک سوجن سے بھر پور ہو جاتا ہے۔ یہاں تک کہ کوا (uvulva) آبلہ کی مانند لٹکتا دکھائی دیتا ہے (کیلی بائیکرومیکم رسٹوکسی کوڈنڈران) اور مریض کے متعلق یہ معلوم ہونے لگتا ہے کہ اس کی موت کا وقت قریب آ گیا ہے اور وہ عنقریب حلقوم یا حنجرہ کے گھٹ جانے سے مر جائے گا۔ تو اس صورت میں ایس سے زیادہ مفید اور کوئی دوا نہ ہو گی۔

درد، مرض کی ترقی سے با خبر رکھتا ہے

ان تمام عوارض میں سوزشی درد موجود ہوتا ہے لیکن جو صورت زیادہ خطرناک ہو جاتی ہے وہ درد کا موجود نہ ہونا ہے کیونکہ درد کی غیر موجودگی میں مرض بہت ترقی پا جاتا ہے۔ گویا عدم احساس سے ہی مرض خطرناک حد تک پہنچ جاتا ہے۔

کئی سال گزرے مجھے واٹکنس گلن نیویارک، میں خناق کے ایک نہایت بگڑے ہوئے مریض کے علاج میں مشورہ کے لئے بلایا گیا۔ اس خاندان میں سے ایک شخص اس مرض سے پہلے مر چکا تھا اور چار آدمی اس دن ابھی مرے پڑے تھے۔ اس بستی میں چالیس سے زیادہ آدمی مر چکے تھے اور لوگ خوف و ہراس سے یہ آبادی چھوڑ کر باہر جا رہے تھے۔ جس مریضہ

کے لئے مجھے بلایا گیا تھا اس کا علاج وہاں کا ایک شریف سفید ریش طبیب کر رہا تھا۔ یہ شخص نہایت نیک اور قابل بھی تھا۔ جب میں نے اسے دیکھا اور یہ کہا کہ میں کم عمر ہونے کے سبب اسے مشورہ دینے کے لائق نہیں تو اس نے کہا "ڈاکٹر صاحب میں ہر شخص کے روبرو اپنی کوتاہی اور ناکامی کا اقرار کرنے کو تیار ہوں کہ جس مریض پر بھی مرض کا حملہ ہوا ہے وہ جانبر نہیں ہوا"۔

میری مریضہ کا پلنگ ہم سے دو کمروں کے بعد کے کمرہ میں تھا لیکن مجھے اس کے دقت سے سانس لینے کی آواز یہاں سے بھی سنائی دے رہی تھی - ان دنوں ایپس اس مرض کے لئے مقابلتاً ایک نئی دوا کی حیثیت رکھتی تھی لیکن میں نے مریضہ کا حلق دیکھتے ہی ایک لمحہ کے اندر ایپس کی علامات مشاہدہ کر لیں اور چند مزید سوالات نے اس دوا کی تجویز کی تصدیق کر دی۔ چنانچہ میں نے جو رائے قائم کی ڈاکٹر سے کہہ سنائی اور پوچھا کہ اس نے یہ دوا مریضہ کو دی ہے۔ ڈاکٹر نے جواب دیا "نہیں۔ مجھے اس دوا کا خیال تک نہیں ہوا۔ مگر یہ دوا تو خون کو زہر آلود کر دے گی۔ اچھا اسے بھی آزما لیجئے" چنانچہ یہ دوا دی گئی اور اس سے مریضہ صحت یاب ہو گئی بلکہ اس کے بعد تو جن لوگوں نے بھی اس دوا کو شروع مرض سے مسلسل استعمال کیا ان میں سے ایک بھی نہ مرا اور تجربہ نے ثابت کر دیا کہ یہ دوا وبائی خناق کی بڑی تریاق دوا ہے۔ (ملاحظہ ہو میری رپورٹ مطبوعہ جلد نمبر ۱۲ ہانیمینین منتھلی)

ایپس کی استسقائی حالت خصوصیت سے کن اعضاء میں پائی جاتی ہے؟

یوں تو ایپس کی یہ استسقائی حالت قریب قریب جسم کے ہر عضو میں پائی جا سکتی ہے۔ لیکن اس کی عام علامات منہ، حلق، ہونٹوں، چہرہ اور آنکھوں کے ارد گرد (فاسفورس۔ تمام چہرہ) خصوصیت سے دیکھی جاتی ہیں۔ زیریں پپوٹے پانی کے مشکیزہ کی مانند لٹکے ہوئے ہیں۔ (کیلی کارب، بالائی پپوٹے) سرخبادہ میں جلد کا ورم بھی اسی استسقائی علامت کا ایک مظہر ہوتا ہے اور اس کے ساتھ لیش زنی درد بھی عموماً پائے جاتے ہیں۔ بعض اوقات استسقاء اس قدر بڑھ جاتا ہے کہ متورم آبلے بڑے بڑے مشکیزوں کی طرح دکھائی دینے لگتے ہیں۔

یہ استسقائی ارتشاح تمام جسم میں، لیکن گاہے صرف ایک عضو میں، محدود بھی ہو سکتا ہے۔ یہ کیفیت صدر یعنی سینہ (جوف آلات تنفس و قلب) خصیتہ الرحم، شکم، سیون اور اندام نہانی میں پائی جاتی ہے۔

استسقاء میں ایپس کی امتیازی اور خصوصی علامت

مرض استسقاء میں اس دوا کی مخصوص اور واحد علامت جس کی بنا پر اسے دوسری دواؤں سے ممتاز سمجھنے میں مدد ملتی ہے، یہ ہے کہ اس میں پیاس قریب قریب مفقود ہوتی ہے ایسیٹک ایسڈ، آرسینکم اور ایپوسائنم میں پیاس پائی جاتی ہے۔

ایپس کی بعض خاص علامات اور امراض

اب تک جو کچھ لکھا گیا ہے اسے یاد رکھنے کے لئے ضروری ہے کہ ان خاص عوارض و علامات کی طرف توجہ دلائی جائے جن میں ایپس خصوصیت سے کار آمد ہے۔ ان میں سے ایک نہایت اہم علامت جسے اب تک بیان نہیں کیا گیا "چھونے پر جلد کا بے حد نازک اور حساس پایا جانا" ہے چھونے پر جلد اتنی تکلیف دہ محسوس ہوتی ہے جیسے چھلی ہوئی ہو۔ اس علامت کا اطلاق پیٹ، رحم اور بیضہ انثیٰ کے حوالی پر خصوصیت سے ہوتا ہے۔ لیکن اسے کسی طرح بھی ان اعضاء تک محدود نہیں کیا جا سکتا کیونکہ ہم دیکھتے ہیں کہ بعض اوقات مریض کی تمام جلد ہی حساس ہو جاتی ہے اور چھونے یا ہاتھ لگانے سے تکلیف محسوس ہوتی ہے یہاں تک کہ بال بھی دکھتے محسوس ہوتے ہیں۔ (کاننا آفیسینیلس)

نخاعی سرسام
(CEREBRO-SPINAL FEVER)

مذکورہ بالا حالت اکثر نخاعی سرسام میں پائی جاتی ہے اور یہ ایپس کی ایک قوی علامت ہے۔ سرخبادہ میں اکثر جلد کی یہ حساس حالت موجود ہوتی ہے اور ایپس کی طرح ہیپر سلف کے تحت بھی پائی جاتی ہے۔

نیند

ایپس کی نیند یا تو بہت بے چینی کی نیند ہوتی ہے یا دماغی بیماریوں میں بہت گہری غنودگی والی، جس میں مریض کبھی کبھی چیخنے اور چلانے لگتا ہے۔ ایسی صورت میں ایپس کو ہمیشہ یاد رکھنا چاہئے۔

جلد گرم و خشک

اگر آپ تمام سوزشی امراض اور نوبتی یعنی باری کے بخاروں میں مشاہدہ کریں کہ مریض کی جلد یکے بعد دیگرے گرم و خشک یا پسینہ سے عرق آلود ہو جاتی ہے تو اس حالت میں بھی ایپس دینے کا خیال رکھنا چاہئے۔

عالم امید و بیم

امید و بیم کی حالت بھی ایپس سے زیادہ اور کسی دوا میں نہیں پائی جاتی۔ گو مکو کا یہ احساس کہ مریض کا ہر سانس اس کا آخری سانس ہوگا، ایپس کی بڑی خاص علامت ہے اور اس کا نظارہ صرف سینہ کی استسقائی حالت ہی میں نہیں پایاجاتا بلکہ یہ ایک اعصابی علامت بھی قرار دی جا سکتی ہے۔

سکارلیٹینا بخار میں اگر موتی جھلک دانے رکے رہیں یا دکھائی دے کر دب جائیں اور اس کے نتیجہ میں خطرناک دماغی تکالیف پیدا ہو جائیں تو یہ ایپس کی خاص اور واضح علامت ہوگی۔ سکارلیٹینا کے بعد والے استسقائی عوارض میں اگر علامات سے دوا کی تجویز متعین نہ ہو سکے تو ایپس دوسری دواؤں کے مقابلہ میں کم مفید نہ ہوگی ہاں البتہ اگر علامات کسی دوسری دوا کی ہوں تو وہ علیحدہ بات ہے۔

خلاصہ علامات ایپس ملیفیکا

عام بدنی تکان اور دکھن یہاں تک کہ بال بھی چھونے پر دکھتے ہوں (نائٹرک ایسڈ)

سوزشی اور نیش زن قسم کا درد جیسے ٹھنڈک پہنچانے سے افاقہ محسوس ہو، (گرمی سے افاقہ آرسنیکم) ڈنک لگنے کا احساس، چبھن، ورم، گران خوابی اور سختی، اکڑاؤ کا احساس۔

آنکھوں کے نیچے آبی مشکیزہ کی مانند سوج اور لٹکاؤ (آنکھ کے اوپر اور آبرو کے نیچے، کیلی کارب)

استسقاء، جسم میں کہیں بھی پانی جمع ہوجانا، پیاس قطعی ندارد۔

ہر سانس کے متعلق یہی خیال ہو کہ بس یہی آخری سانس ہے۔

تعلقات ایپس ملیفیکا

معاونت نیٹرم میور

ناموافقت رسٹوکس کوڈنڈران سے خواہ پہلے استعمال ہو یا بعد میں۔

موافقت ۔ آرسینکم اور پلسٹائلا، ایپس کے بعد موافق اثر کرتی ہے۔

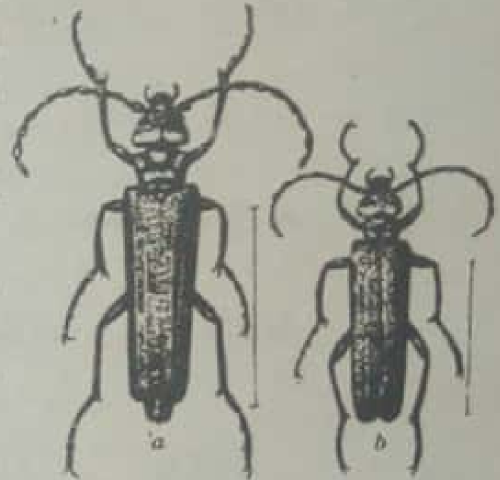
البیومنوریا کو جو سکارلیٹنا کے سبب لاحق ہو اور جس کے لئے کینتھرس، ڈجی ٹیلس اور ہیلی بورس ناکام ثابت ہو چکی ہوں، ایپس شفایاب کر دیتی ہے۔

طاقت مستعملہ ۔ نمبر ۳۰ — ۲۰۰

کینتھرس CANTHARIS (Muscae Hispanicae-Spanish Fly)

ذراریح - ہسپانوی تیلنی مکھی

کینتھرس کے معنی بقول ارسطو غلاف میں پوشیدہ پردوں والا جانور ہے۔ اسے ہندی میں تیلنی مکھی بھی کہتے ہیں جو ہندوستان و چین میں آبلے پیدا کرنے کے لئے استعمال کی جاتی ہے۔ لیکن یہ ہسپانوی مکھی سے مختلف ہے جو ہومیوپیتھک دوا تیار کرنے کے کام آتی ہے۔ اس کا رنگ بھورا ہوتا ہے۔ قد میں ½ سے ایک انچ لمبی اور ¼ انچ چوڑی ہوتی ہے۔ اس کے دو بالائی پر سبز یا تانبے کے رنگ کی طرح بہت خوبصورت اور چمکدار ہوتے ہیں۔ ان کے نیچے بھوری جھلی کی مانند پتلے اور شفاف دو اور پر ہوتے ہیں۔ مکھی کے وجود سے ناگوار بو آتی ہے۔ ٹنکچر بنانے کے لئے پہلے مکھیاں خشک کرکے سفوف بنانا پڑتا ہے اور پھر اسے ڈسٹنگ الکحال میں بھگو کر ٹنکچر بنایا جاتا ہے۔



Spanish Fly (Cantharis vesicatoria) a, female; b, male. (Vertical lines show natural size.)

مقام پیدائش اسپین۔ اٹلی۔ ہنگری اور اندلس، لیکن روس کی تیلنی مکھی بہترین تسلیم کی گئی ہے۔

عام علامات

پیشاب کا بار بار تقاضا، جس کے ساتھ دباؤ ڈالنے والے، کاٹتے ہوئے، جلن والے درد بھی موجود ہوں۔ ایک وقت میں پیشاب کی تھوڑی سی غیر تشفی بخش مقدار خارج ہو یا پیشاب خون آمیز آئے۔ جلن والے درد بہت زیادہ ہوں (آنکھیں، منہ، حلق، معدہ، آنتیں غرضیکہ تمام اغشیہ مخاطی، تراوشی غلاف اور ساری جلد میں سوزشی درد ہو)۔

اغشیۂ مخاطی سے تاردار اور چپکنے والا بلغم خارج ہوتا ہے۔

تقریباً تمام عوارض کے ساتھ پیشاب کی امتیازی علامات موجود ہوتی ہیں یعنی سوزشی پیشاب کی بار بار حاجت اور اس کے ساتھ زور دار کانکھن ہوتی ہے۔

سرخبادہ جس میں چھالے یا بڑے ابھولے جن میں پانی بھرا ہو اور ان میں جلن والا درد ہوتا ہو۔ آتش زدگی سے جھلسی ہوئی جلد کو تسکین دینے میں بھی مفید ہے۔ ایسی حالت میں کینتھرس کا لوشن بنا کر جلد پر لگانا چاہئے۔

ناقابل برداشت دکھ، غضبناک غصہ، پرجوش ہذیان، مرد و عورت، دونوں صنفوں میں جماع کی زبردست خواہش، ہر چیز سے کراہت اور نفرت، پینا، کھانا، تمبا کو سب سے نفرت۔

پیچش والے پاخانے جن میں خون اور جالے شامل ہوں، جنہیں دیکھ کر شبہ ہوتا ہو کہ شاید آنتیں کٹ کٹ کر ان کی دھجیاں خارج ہو رہی ہیں اور جن کے ساتھ مقعد اور مثانہ میں کوتھنے یا کانکھنے کی کیفیت موجود ہو۔

اصول مماثل کا ثبوت

اگر ہم اصول مماثل کی صداقت کے ثبوت میں ہی دوا انتخاب کرنا چاہیں جس سے اصول مماثلت پوری طرح سمجھ میں آ جائے تو میری رائے یہ ہے کہ کینتھرس ہی وہ واحد دوا ہے جو سب سے اول پیش کی جا سکتی ہے۔ میرے نزدیک دوسری کوئی ایسی دوا نہیں جو اتنے یقین اور شدت کے ساتھ پیشاب کے اعضاء میں خراش اور ورم پیدا کرتی ہو اور نہ کوئی ایسی دوا ہے جو ایسی خراش کو جب وہ کینتھرس کی کیفیت کی حامل ہو، اتنی تیزی سے رفع کرتی ہو۔ کینتھرس ایسے کرشمات اکثر دکھاتی رہتی ہے۔ ڈاکٹر ایچ۔ ایں

گرنس لکھتے ہیں کہ یہ ایک مسلمہ حقیقت ہے کہ مرض خواہ کیسا ہی ہو یہاں تک کہ سوزش دماغ میں ہو یا پھیپھڑوں میں، اگر جلن اور ڈنک مارنے والے درد کے دوران میں پیشاب کی حاجت بار بار ہو یا اگر دوران میں نہیں تو پیشاب کے بعد جلن اور چبھن موجود ہو تو ایسے مریض کی دوا کینتھرس ہی ہوگی۔

مجھے امید ہے کہ ڈاکٹر موصوف نے حلق اور غذا والی نالی کی اغشیہ مخاطی، پاخانہ والے رودہ، مقعد اور حجاب الریہ (Pleura) اور جلد تک کے تمام عوارض کو بھی پیشاب کی مذکورہ علامات پر مبنی کیا ہوگا۔

ڈاکٹر گرنس یہ بھی لکھتے ہیں کہ اعضائے تنفس کا علاج کرتے وقت جب بلغم لیسدار یا چپکنے والا ہو تو ہمیشہ کینتھرس کو یاد رکھنا اور اس کی علامات پر غور و خوض کرنا چاہئے۔ (ہائیڈراسٹس، کیلی بائیکرومیکم، کوکس کیکٹائی وغیرہ)۔ پیشاب میں جلن اور لیسدار بلغم کی تصدیق کا موقع مجھے ایک خاتون کا علاج کرنے میں ملا۔ یہ خاتون مدت سے کھانسی میں مبتلا تھی۔ اس کا بلغم مقدار میں بہت زیادہ، چپکنے والا اور لیسدار ہوتا تھا۔ مجھے تو اول کیلی بائیکرومیکم کا خیال آیا اور میں نے استعمال بھی کرائی۔ لیکن اس کے استعمال سے کوئی فائدہ نہ ہوا بلکہ مریضہ مسلسل تکلیف زیادہ ہی محسوس کرتی رہی۔ آخر ایک دن اس نے بتایا کہ پیشاب کرتے وقت اسے کاٹنے اور چبنے کی سی تکلیف ہوتی ہے اور پیشاب بار بار کرنا پڑتا ہے۔

میں اس وقت تک اعضائے تنفس پر اس دوا کے شفا بخش خواص و اثرات سے بالکل ناواقف تھا، چنانچہ صرف اسی پیشاب کی خصوصی علامت کی بنا پر مریضہ کو کینتھرس دی گئی اور اس کا اثر جادو کا سا ہوا۔ ایسے کامیاب مواقع پر مریض اور معالج دونوں کو جتنی باہمی مسرت ہوتی ہے اس کا یہاں بیان کرنا غیر ضروری ہے کیونکہ اس کیس میں جتنی عجلت، اور کمال استقلال سے صحت حاصل ہوئی وہ بجائے خود ایک حیرت تھی۔

آزمائش و تحقیق اور معالجاتی یا روایاتی علامات کی اہمیت

اب ہمیں کینتھرس کی بعض علامات جو تجربہ و آزمائش سے حاصل ہوئیں اور جن کے عمل درآمد پر علاج میں کامیابی ہوئی ان کی طرف توجہ دلاتے ہوئے پیشاب کے اعضا پر اس کے مزید اثرات اور واضح کرتا ہیں۔ میں نے اپنی زندگی میں آزمائشی علامات کو انتہائی اہمیت دینا ہمیشہ امر واقع قرار دیا ہے کیونکہ ہمارے ضخیم میٹریامیڈیکا میں ایسی بہت سی علامات ہیں جو ہمیں صرف معالجاتی وسائل سے معلوم ہوئی ہیں اور بہت بیش قیمت بھی ہیں۔ لیکن ان پر تھوڑی واقفیت کی بنا پر یقین نہیں ہو سکتا، جتنا علم اسباب الامراض اور مطب دونوں وسائل سے معلوم کردہ علامات پر ہو سکتا ہے۔ ان دو ذرائع کی علامات کو جہاں تک ممکن ہو سکے ہمیشہ اس طرح علیحدہ کر لینا چاہئے جس طرح ڈاکٹر ہلز جہار جیسے قدیم اطباء کر لیا کرتے تھے۔

اعضاء البول پر کینتھرس کے اثرات

ذیل میں آزمائش و تحقیق کی بنا پر جو علامات حاصل ہوئی ہیں ان میں سے چند یہاں درج کی جاتی ہیں:—

> ”مثانہ میں شدید درد جس کے ساتھ پیشاب کا تقاضہ بار بار محسوس ہو اور اس کے ساتھ مروڑ اور کونتھن کی ناقابل برداشت تکلیف“ ”عنق مثانہ یعنی مثانہ کی گردن میں سخت جلن اور کاٹنے والے درد“۔ پیشاب ہونے سے پہلے، پیشاب ہونے کے دوران میں اور ہو چکنے کے بعد مجری البول میں کاٹنے والے خوفناک درد، پیشاب کرنے کی مسلسل ضرورت معلوم ہوتی رہے۔ پیشاب انتہائی درد کے ساتھ قطرہ قطرہ کرکے خارج ہو۔

مطب میں ان علامات سے سابقہ پڑے تو کوئی ہومیوپیتھک طبیب ایسا نہ ہوگا جسے فوراً کینتھرس کا خیال نہ آئے۔ مریض کسی بیماری میں بھی مبتلا ہو اس سے قبل معاملہ میں کوئی

فرق نہیں آتا - بہت سی گوناگوں اور مختلف بیماریوں کو جن میں پیشاب کی یہ علامات موجود تھیں، اس دوا نے دفع کر دیا ہے - کوئی طبیب خواہ کسی ملک کا ہو، ایسی شہادت کی روشنی میں اصول مماثلت کی سچائی سے کیونکر انکار کر سکتا ہے ورنہ اس مقولہ کے مطابق کہ " جو لوگ دیکھ سکنے کے باوجود نہیں دیکھ سکتے، ان سے زیادہ کوئی اندھا نہیں کہلا سکتا" ہومیوپیتھک اصول کے مزید ثبوت کی کوئی وقعت نہ رہے گی -

کینتھرس کی جلدی علامات اور دیگر ادویہ سے موازنہ

کینتھرس کا اثر جلد پر بھی قطعی ہوتا ہے - بعض اوقات یہ دوا سرخبادہ میں بہترین ثابت ہوئی ہے اور ایسے موقع پر اس کا اور ایپس کا موازنہ کرنا پڑتا ہے کیونکہ بعض اوقات ایسے مریضوں میں اس دوا کے تحت بھی پیشاب میں سخت خراش کی سی علامات پائی جاتی ہیں - لیکن یاد رہے کہ ایپس کے مریضوں میں متورم ہو جانے کا میلان زیادہ اور کینتھرس کے مریضوں میں چھالے زیادہ پڑنے کا رجحان پایا جاتا ہے - کینتھرس میں جلن ایپس سے زیادہ شدید ہوتی ہے اور ایپس میں ڈنک کی سی چبھن زیادہ پائی جاتی ہے - پیشابی علامات اگر موجود ہوں تو کینتھرس کو اس اعتبار سے سبقت حاصل ہونی چاہئے کیونکہ یہ علامات ایپس سے زیادہ شدید ہوتی ہیں - پھر یہ بات بھی ملحوظ رہے کہ ان دونوں دواؤں کی دماغی علامات بالکل مختلف ہیں - ایپس کے مریضوں میں ڈنک مارنے والے درد، بعض اوقات مریض کو چیخ اٹھنے پر مجبور کر دیتے ہیں خصوصاً ایسی حالت میں جبکہ جلدی پھنسیاں وغیرہ دانے اندر رجوع کر گئے ہوں اور دماغی شفاؤں کو ماؤف کر دیا ہو - اگرچہ مریض بے چین بھی نہ ہو اور شکایت بھی کوئی نہ کرے - لیکن کینتھرس کے تحت مریض بے قرار، بے چین غیر مطمئن اور بے تاب ہوتا ہے - بعض اوقات کراہتا اور شدت سے روتا اور چلاتا ہے اور یہ چاہتا ہے کہ کوئی اسے برابر ادھر ادھر حرکت میں رکھے یا ٹہلائے - ایسی ذہنی علامات حقیقتاً آرسنیکم کی طرف متوجہ کرتی ہیں لیکن جب ہم شدید سوزش کو مدنظر رکھیں تو آرسنیکم کی تائید میں دو چند اضافہ ہو جاتا ہے، اس لئے کینتھرس اور آرسنیکم کے درمیان خلط ملط ہونا بہت آسانی سے ممکن ہے - اسی طرح کینتھرس اور ایپس میں بھی تذبذب کا بڑا خدشہ درپیش ہو جاتا ہے اور اگر کسی حالت میں پیاس بھی شدید موجود ہو تو آخرکار ہمیں آرسنیکم کے حق میں فیصلہ کرنا ہوتا ہے -

کینتھرس کی جلدی علامات

اب ہم کینتھرس کی جلدی علامات کا ذکر کرتے ہیں - کینتھرس آتش زدگی کی جلن کی بھی کامیاب دوا ہے - جلن کو مقامی طور پر لگانے سے فائدہ کرتی ہے اور زیادہ مزمن حالات اور نتائج مرض میں اندرونی استعمال میں بھی شافی اثرات رکھتی ہے - ایسے تمام جلدی عوارض جن میں چھالے یا آبلے پیدا ہو گئے ہوں اور ان میں جلن اور خارش ہوتی ہو، یا چھوئے جانے پر جلن اور ٹیس محسوس ہوتی ہو تو ہمیں کینتھرس کو ہمیشہ یاد رکھنا چاہئے اور اگر اس جلدی خصوصیت کے علاوہ کینتھرس کی دیگر علامات بھی مل جائیں تو دوا صرف کینتھرس ہی دینی چاہئے -

ڈاکٹر ہیرنگ کو کینتھرس کے "مسکن سوزش" اثر پر اتنا یقین تھا کہ وہ ثبوت کے لئے بدگمان اور شکی مزاج لوگوں کو للکار کر تجربہ کی دعوت دیتے اور کینتھرس کے محلول کے متعلق کہتے کہ اگر اصول مماثلت کو آزمانا ہے تو اپنی انگلیاں جلاؤ اور انہیں اس دوا کے محلول میں ڈبو کر آزمائش کرو، کتنی جلدی آرام ہوتا ہے - ملاحظہ فرمائیے کہ ڈاکٹر ہیرنگ کو کینتھرس کے محلول سے آتش زدگی کے مضرات کے دفعیہ پر کتنا یقین تھا -

آخر میں میں کینتھرس کی ایک حساس عصبی علامت پر توجہ دلانا ضروری سمجھتا ہوں کیونکہ مجھے یقین ہے کہ معمول مطب میں اسے اہمیت کم دی جاتی ہے - یہ علامت سوزش کا احساس ہے - اگر آتش زدگی کی جلن کے لئے کوئی دوا آرسنیکم کے مقابلہ میں پیش کی جا سکتی ہے تو وہ بھی کینتھرس ہے -

کینتھرس کی سوزشی علامات

اب معالجین کی خاطر کینتھرس کی سوزشی علامات کو نقش فی الحجر کرنے کی غرض سے انہیں یکجا بیان کئے دیتا ہوں۔

''آشوب چشم خصوصاً جب جل جانے سے پیدا ہوا ہو۔''

'' منہ، حلق اور معدہ میں جلن''۔ حلق اور معدہ میں جلن والے درد جن کے ساتھ پیاس بھی زیادہ ہو''۔ ''معدہ کے اندر اس کے نچلے دھانہ میں شدید جلن والا درد''۔

''پوری آنتوں میں شدید جلن والا درد اور گرمی'' ''آنتوں سے دھجیوں یا چیتھڑوں جیسے ٹکڑے، پاخانہ کے ساتھ سفید یا سرخی مائل زرد اور گاڑھی رطوبت کا اخراج جن میں خون کی دھاریاں پائی جائیں، پاخانہ ہونے کے بعد درد شکم میں سکون ہو، مقعد میں جلن، کاٹنے اور ڈنک جیسے چبھنے کی تکلیف۔

بیضہ انثی کے حوالی (رحم کے ارد گرد) بہیں سخت سوزشی درد۔ ورم باریطون (پیٹ کی آبدار جھلی کا ورم)۔

سوزشی درد کے ساتھ، پیٹ ذی الحس ہو جائے اور مثانہ میں کونتھنے کانکھنے کی حالت موجود ہو۔

نرخرہ میں جلن اور ڈنک مارنے کی سی تکلیف، خصوصاً جب سخت اور گاڑھے بلغم کو کھنکھار کر نکالنا پڑے، سینہ میں جلن۔

جلن کی جو حالتیں اعضائے بول کی بیماریوں سے تعلق رکھتی ہیں ان کا، نیز سرخبادہ میں جلد کی جلن اور جلد پر دوسرے دانوں یا پھنسیوں کا ذکر ہم پہلے ہی کر چکے ہیں۔ اس لئے یہاں ان کو دھرانے کی ضرورت محسوس نہیں کرتے۔ مجھے اتنی توضیع ناظرین پر اس علامت کی اھمیت واضح کرنے کے لئے کافی معلوم ہوتی ہے۔ اب میں آبدار غشاؤں پر اس کی خصوصی تاثیر کی طرف توجہ دلاتے ہوئے اس کا تذکرہ ختم کرتا ہوں اور یہ بتا دینا چاہتا ہوں کہ کینتھرس سے آبدار غشاؤں کا ترشح ضرور بڑھ جاتا ہے اور کینتھرس کا یہ فعل قطعی ہے اور اس کے استعمال کے جواز میں یہ ایک بیش قیمت علامت ہے۔

خلاصہ علامات کینتھرس

درد جس میں جلن پائی جائے۔ جلد اور تمام تراوشی جھلیوں کی سوزشی حالت۔ جل جانے یا جھلس جانے کی تکالیف۔

گلے کا تشنج جو چھو دینے یا پانی دیکھنے ہی سے لاحق ہو جائے جیسا کہ باؤلے کتے کے کاٹنے سے ھلکاؤ کے عارضہ میں دیکھنے میں آتا ہے۔

پیشاب کا بار بار، تھوڑا تھوڑا، جل کر خون آمیز آنا (تقطیر البول)۔

مخرجات میں رسی کی طرح بٹا ہوا کثیر المقدار مواد جیسے کھانسی کی صورت میں کیلی بائیکرومیکم میں خارج ہوتا ہے۔

تعلقات کینتھرس

مشابہت علامات ۔ ایپس - آرسنیکم - اکوسٹیم اوز مر کیوریس سے۔

(نوٹ) کینتھرس کا استعمال جل جانے یا جھلس جانے میں اس وقت زیادہ مفید ہوتا ہے جب کہ آبلے نہ بنے ہوں لیکن اگر آبلے بن بھی جائیں تو بھی استعمال کی جا سکتی ہے۔

اگر آبلے نہ بنے ہوں اور جلد صحیح و سالم ہو تو کینتھرس دس قطرے، الکحال ایک اونس میں ملا کر، جلد پر لگانا چاھئے اور روئی رکھ کر باندھ دینا چاھئے۔ اس سے اکثر و بیشتر آبلے ہی نہیں بنتے بلکہ درد و سوزش بھی دور ہو جاتی ہے اگر جلد جھلس کر ادھڑ گئی ہو تو جلا ہوا حصہ کاٹ کر الگ کر دینا چاھئے اور ننگی جلد پر کینتھرس پانچ قطرے اور آبلا ہوا یا کشید کردہ پانی ایک اونس ملا کر، اس سے جلد تر کر دینی چاھئے اور ساتھ ھی کینتھرس نمبر ۳ ہر دو گھنٹہ بعد کھانے کو دینی چاھئے۔

پیشرو - ایکونائٹ۔

پیرو کار - بیلا ڈونا۔ کیلی بائیکرومیکم، جب عارضہ پیچش میں چیتھڑوں جیسا مواد آؤں بن کر آنے لگے۔

مر کیوریس، فارسفورس، سیپیا، سلفر۔

معاون - کیمفر۔

نا موافق - کافیا۔

جن اشیاء کا اثر زائل کر دیتی ھے - الکحال۔ کیمفر اور سرکہ۔

دوائیں جو کینتھرس کا اثر زائل کر دیتی ھیں۔
ایکونائٹ - ایپس - کیمفر - پلسا ٹلا - رھیوم سمفائیٹم۔

طاقت مستعملہ - نمبر ۳x، ۳۰، ۲۰۰۔

ٹرنٹیولا ہسپینیا TARANTULA HISPANIA

عنکبوت ہسپانوی ۔ ہسپانیہ کی مکڑی

یہ ایک مضبوط قسم کی ہسپانوی مکڑی ہے جس کے بدن پر بہت سے بال ہوتے ہیں، چھ آنکھیں اور ٹانگوں کے کئی جوڑ، جن میں تیسرا جوڑا سب سے چھوٹا ہوتا ہے۔ اس کا جسم ۱½ سے ۲ انچ لمبا، پشت خاکستری بھوری اور زیریں حصہ زعفرانی زرد اور اس کے عرض میں سیاہ رنگ کی پٹی۔ اس کا ٹنکچر پورے جسم سے بنایا جاتا ہے ۔ نر و مادہ دونوں کا زہر یکساں ہوتا ہے۔

ٹیرنٹیولا کا گھونسلہ



ہسپانوی مکڑی کا زہر بھی دوسرے مکڑوں کی طرح عصبی نظام کے لئے قطعی طور پر زہریلے اثرات کا حامل ہے اور زنانہ اعضائے تناسل، رحم اور خصیۃ الرحم پر عمومی اثر کرتا ہے ۔ اس دوا نے مندرجہ ذیل عوارض میں بڑے کارہائے نمایاں کئے ہیں :—

۱ ۔ رحم اور خصیۃالرحم میں ورم، تہیج اور انجماد خون جس سے اختناق الرحم ہو کر ہسٹیریائی علامات پیدا ہو گئی ہوں ۔

۲ ۔ انہیں اعضاء کے ورم سے ضعف اعصاب، مرض الوسواس، فضول وہم و گمان کرنے کی عادت ہو جائے ۔

۳ ۔ پشت ذکی الحس اور پُر درد ۔

۴ ۔ بڑھتی ہوئی بے چینی ۔

۵ ۔ جوش و خروش پر آمادگی، راگ و رنگ، ساز و سوز اور گانے بجانے کا شوق خصوصاً ہاتھوں سے اشارے کرنا ۔ تالیاں بجانا ۔ (کیلی برومیئم) اور اس کے ساتھ ساتھ شہوانی خواہشات اور اندام نہانی کی خارش کا موجود ہونا ۔

علاوہ ازیں بڑھاپے کا رعشہ بھی اس دوا سے دور ہو جاتا ہے ۔

دیگر عوارض کے ساتھ عضلات میں پھڑکن اور جھٹکے لگنا بھی موجود ہو تو توجہ اس دوا کی طرف ضرور جانی چاہئے کیونکہ جھٹکے لگنا اس دوا کی مخصوص علامت ہے ۔

جس طرح فاسفورس مردوں کی بے چینی کی خاص دوا ہے، بعینہ ٹرنٹیولا عورتوں کی بے چینی کی خاص دوا ہے ۔ اس بے چینی میں مریض ایک جگہ سکون سے بیٹھ نہیں سکتا ۔ وہ ہر وقت حرکت میں رہنا پسند کرتا ہے باوجودیکہ چلنے سے اسے تکلیف ہوتی ہے ۔

اس دوا کے خواص جتنا کہ جاننا چاہئیں ابھی پوری طرح سمجھے نہیں گئے ۔

خلاصہ علامات ٹرنٹیولا ہسپینیا

بےچینی خصوصاً ٹانگوں میں زیادہ ۔ ٹانگیں مسلسل ہلاتے رہنا اگرچہ چلنا تکلیف میں اضافہ کرتا ہو پھر بھی چلنا ہی پسند رہے ۔

رعشہ ۔ ہسٹیریا ۔ متحرک فالج (Paralysis Agitans)

تمام علامات ناچنے سے اضافہ پذیر ۔

راگ و سرود سے پہلے تکلیف لیکن بعد میں وہی تسکین دینے لگے ۔

شراب خوری سے تکلیف میں اضافہ ۔

اعضاء میں مروڑ ۔ جھٹکے ۔ ناچنے کی رغبت ۔

ایک دفعہ ہسٹیریائی مرگی میں اگنیشیا نمبر ۲۰۰ ناکام ثابت ہوئی لیکن ٹرنٹیولا سے شفا ہو گئی ۔

اعضاء تناسل میں خارش ۔ جماع کی بے پناہ خواہش ٹانگوں میں بے چینی و بے قراری ۔

ایام حیض بے قاعدہ ۔

انگلیوں کے پوروں کی خراش ۔ دانت پر دانت نہ آسکے ۔

سر دھونے کے بعد فوراً دست آنے لگیں ۔

اور پک کر اس میں سے گاڑھا لیسدار مواد خارج ہونے لگتا ہے۔ جب ہومیوپیتھک اصول کے دلدادوں نے مکڑی کے ڈنک سے بار ھا بار یہی عارضہ لاحق ہوتے دیکھا تو ان کے ذہن میں علاج بالمثل کی صداقت اور بھی پختہ ہو گئی۔ چنانچہ ماہرین دوا سازی نے مکڑی کے زہر کو معمول کے مطابق تقویت دے کر ہومیوپیتھک دوا تیار کر لی اور اسے آزمائش پر تیر بہدف پایا۔

کاربنکل کا فوری علاج

جی، ای لیونارڈ لکھتی ہیں کہ ان کے ہاں ایک مریضہ آئی جس کی سرین (چوتڑ) کے اوپر موٹے گوشت میں کاربنکل تھا اور درد کی وجہ سے حرکت نہ کر سکتی تھی۔ وہ اس پر گرم سینک دیتی لیکن سرین کا سارا حصہ گرم اور سرخ ہو رہا تھا اور خوفناک دکھائی دیتا تھا۔ بیرونی طور پر مریضہ کو ھائپیریکم ٹنکچر پانی میں ایک اور پچیس (۱ : ۲۵) کی نسبت سے لوشن بنا کر اس میں موٹا کپڑا تر کر کے رکھنے کو بتایا اور خوردنی استعمال کے لئے ٹرنٹیولا نمبر ۶ ایک ایک گھنٹہ بعد کھانے کو ھدایت کی گئی۔ اس علاج سے چار ھی دن کے بعد مریضہ تقریباً ایک میل پیدل چل کر معالج کے پاس پہنچی۔ سوزش ختم ہو چکی تھی۔ زخم صاف اور رو بصحت دکھائی دیتا تھا۔ ھائپیریکم کا لوشن زخم کے کناروں پر لگا دیا جاتا تھا۔ اس سے جلد کی سرخی اور گرمی دور ہو جاتی اور زخم روز بروز مندمل ہوتا جا رہا تھا۔ چنانچہ ایک ھی ھفتہ کے اندر تمام زخم درست ہو گیا اور مریضہ اچھی خاصی صحت مند ہو کر اپنے کام کاج میں لگ گئی۔

جی، ای لیونارڈ ایک اور مریض کا بھی ذکر کرتی ہیں۔ یہ ایک مرد مریض تھا جو ایک آٹا پیسنے کی چکی پر وزنی بوریاں اٹھایا کرتا تھا۔ اس کی گردن پر درد ناک آبلے نکلتے تھے جن کے درد و الم سے اس کی باھیں مفلوج سی ہو جاتیں۔ اسے بھی ٹرنٹیولا کی چند خوراکیں تین تین گھنٹہ بعد کھانے کو کہا گیا۔ مریض نے تعجب سے ھنس کر کہا "کیا ان چند پڑیوں سے شفا ہو جائے گی؟ یہ تو کچھ بھی نہیں" جب اسے یقین دلایا گیا کہ دوا کھا کر کسی نتیجہ پر پہنچا جائے تو بہتر ہوگا یا اگر دوا دو روز تک کوئی نمایاں اثر نہ کرے تو مزید مشورہ طلب کر لیا جائے تو مطمئن ہو کر دوا کھانے لگا۔ لیونارڈ لکھتی ہیں کہ دو دن تو درکنار ایک ماہ گزر گیا کوئی رپورٹ نہ دی گئی۔ ایک دن انڈوں کی ضرورت پڑی۔ لیونارڈ اس چکی کے مالک کے پاس گئیں اور پوچھا کہ اس کے اسسٹنٹ کا کیا حال ہے۔ وہ اسسٹنٹ جو پاس ھی کھڑا تھا خود بولا کہ تکلیف تو ۴۸ گھنٹوں کے اندر ھی ختم ہو گئی تھی حالانکہ ابھی اس نے کل چھ پڑیاں ھی کھائی تھیں اور چھ محفوظ رکھ لی تھیں جو بعد میں ایک اور مزدور کے کام آئیں۔ اس مزدور کے بازو پر بہت بڑا کاربنکل نکل آیا تھا۔ اسے بھی یہی دوا استعمال کرنے پر آمادہ کیا گیا۔ چنانچہ تین دن کے اندر ھی اس کا کاربنکل بھی ناپید ہو گیا۔

فی الواقع ہومیوپیتھک علاج کی برکات بے شمار ہیں۔ ان کا ذکر کہاں تک کیا جائے لیکن افسوس کا مقام یہ ہے کہ اس قدر مفید طریق علاج کا علم کتنا کم ہے۔ اگر یہ علاج رواج پا جائے تو معمولی عوارض اوائل ھی میں روک دئے جائیں اور مزمن تکالیف جڑ ھی نہ پکڑنے پائیں۔ (م - م)

طاقت مستعملہ نمبر ۶ - ۳۰

تعلقات ٹرنٹیولا ہسپینیا

مشابہ ایپس، کروٹلس، ایکیسس، بلیٹینا، مائیگیلی، ناجا، تھریڈیِن ہے۔

شدت مرض ۔ حرکت ۔ چھوت ۔ ماؤف اعضاء کے چھونے سے ۔ شور و غل اور تبدیلیٔ موسم سے ۔

افاقہ مرض ۔ کھلی ہوا میں ۔ راگ اور سرود سے اور ماؤف اعضاء کی مالش سے ۔

(نوٹ) اعضاء کے آخری سرے کچھ اس قسم کے حساس ہوجاتے ہیں کہ انہیں آہستہ آہستہ ملتے رہنے سے طبیعت کو آسائش ملتی ہے ۔

طاقت مستعملہ ۔ نمبر ۳۰، ۲۰۰

اب ذیل میں ایک اور عنکبوت کا اسی سلسلہ میں مزید ذکر کیا جاتا ہے ۔

ٹرنٹیولا کیوبن سس TARANTULA CUBENSIS عنکبوت کیوبا

(The hairy spider)

ٹرنٹیولا کیوبن سس امریکہ کی ریاست کیوبا اور میکسیکو کی ایک بڑی مکڑی کا نام ہے جو قد آور سیاہ و بھوری اور بالوں والی ہوتی ہے ۔ ٹنکچر بنانے میں سالم مکڑی برتی جاتی ہے ۔ ترکیب یہ ہے کہ زندہ مکڑوں کو گلاس میں بند کر کے ہلایا جاتا ہے تاکہ وہ غضبناک ہو کر کاٹنے کی خاطر اپنا زہر شیشہ کی دیواروں پر اگل دیں ۔ آپ جب دیکھیں کہ گلاس کی دیوار پر میلے نشان پڑ گئے ہیں تو گلاس میں مکڑوں کے وزن کے تناسب سے تین گنا ڈسٹلڈ واٹر، دو گنا گلسرین اور پانچ گنا اعلیٰ الکحال ڈال کر حسب معمول آٹھ روز تک کسی تاریک و سرد کمرہ میں رکھ چھوڑیں اور روزانہ ایک بار ہلا دیا کریں ۔

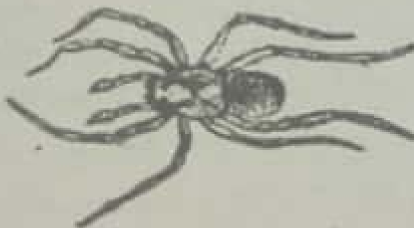
ٹرنٹیولا کیوبن سس آبلوں، دنبل، بسہری اور ہر قسم کے ورم اور سوجن کی بہت کامیاب دوا ہے، خصوصاً ایسی حالتوں میں جب ماؤف مقام میں نیلاہٹ آ جائے اور وہاں آگ کی طرح جلتا درد ہو ۔ ہمیں پہلے خیال تھا کہ ایسے اورام کے لئے ہمارے ہاں صرف آرسنیکم اور اینتھریکسینم ہی دو دوائیں ہیں لیکن یہ تو اب پتہ چلا ہے کہ ٹرنٹیولا کیوبن سس بھی ایسے ورم کے لئے بیش بہا دوا ہے ۔

بسہری کی بے مثال دوا

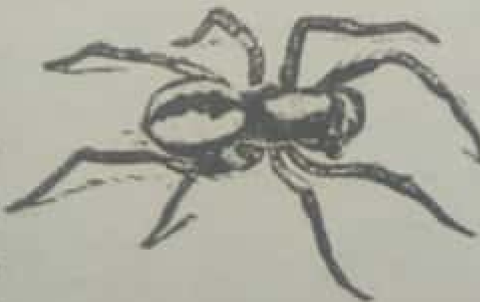
میں نے کئی بار مشاہدہ کیا ہے کہ بسہری (انگلیوں کے پوروں کا شدید ورم) سے جو مریض جانکاہ درد اور ناقابل برداشت تکلیف سے کئی راتوں مسلسل سو نہ سکے بلکہ بے چینی کے سبب راتیں کھڑے رہ کر گزارتے تھے، اس دوا سے آرام کی نیند سونے لگے اور ان کی انگلی کا ورم فی الفور پیپ میں تبدیل ہو کر بہہ گیا اور انہیں فوری شفا حاصل ہو گئی ۔ اس دوا کی مزید تحقیق و آزمائش ہونی چاہئے ۔ ٹرنٹیولا در حقیقت ہوموپیتھس کے لئے ایک ہیرے کی کان سے کم نہیں ۔ ٹرنٹیولا (مکڑی) جب کاٹتی ہے تو ڈنک والی جگہ سرخ ہو جاتی ہے وہاں سوزش اور درد ہونے لگتا ہے اور سردی سے بخار ہو جاتا ہے ۔ گاہے بے شمار پسینہ اور گاہے پیشاب بھی رک جاتا ہے ۔ آبلہ بن کر بڑھنے لگتا ہے



Tarantula (Lycosa nodulsa).



Tarantula (Lycosa pideri), male.



Tarantula (Lycosa pideri), female.

ٹرنٹیولا کا گھونسلا صفحہ نمبر ۱۳۰ پر دیکھیں



مائیگیلی لیسی اوڈورا

MYGALE LASIODORA

یہ بھی ایک قسم کے ولایتی عنکبوت کا زہر ہے جس سے رعشہ کے بہت سے مریضوں کو شفا حاصل ہوتی ہے ۔ یہ دوا ایسے مریضوں میں زیادہ مفید ثابت ہوتی ہے جنہیں رعشہ ، کپکپی اور شدید قسم کا تشنج ہو اور ان کے چہرہ کے عضلات زیادہ پھڑکتے ہوں ۔ اس دوا کی تحقیق وآزمائش ابھی اورہونی چاہئے ۔ طاقت مستعملہ ۳ - ۳۰

ARANEA DIADEMA ۔ ارینیا ڈایا ڈیما

ارینیاڈایا ڈیما مکڑی کی ایک اور قسم ہے جسے گرونگل نے اپنی ان ادویہ میں شامل کیا ہے جنہیں اس نے Hydrogenoid Remedies یا ہائڈرو جینی ادویہ قرار دیا ۔ اس کے مریض (خصوصیت سے اگرعورت ہو) کی تمام تکالیف نمناک موسم میں بہت شدید ہو جاتی ہیں - یہ علامت اگرچہ اپنی نوعیت کی واحد علامت ہے لیکن اس قسم کی اہم علامات جنہیں ہم لوازمات خصوصی بھی کہتے ہیں ، ہمارے احاطۂ تجویز و تشخیص کو اتنا مختصر بنا دیتی ہیں کہ ہمارے شفا بخش دوائیں تجویز کرنے کا احاطہ اور بھی مختصر اور آسان ہو جاتا ہے ۔ مثال کے طور پر وہ دوائیں جن کی علامات برساتی اور مرطوب آب و ہوا میں شدید ہو جاتی ہوں ۔ چندے یہ ہیں :—

ٹلاارینیا ۔ نیٹرم سیلفوریکم ۔ ڈلکا میرا ۔

نکس موسکیٹا ۔ رسٹوکسی ۔ روڈ و ڈلڈران

ان تمام ادویہ کی علامات مرطوب آب و ہوا میں شدید ہو جاتی ہیں اور ان کے ازبر کرنے سے ہمیں یہ آسانی ہو جاتی ہے کہ اگر مریض کی علامات مرطوب موسم میں شدید ہو جائیں تو جلدی سے اسی مختصر فہرست میں سے ایک نہ ایک دوا منتخب کر ڈالیں ۔

ٹلا ارینیا بھی موسمی ملیریا کی مجرب دوا ہے ۔ یہ قصہ میری اوائل پریکٹس کا ہے جب میں فلیمنگ روڈ پر مطب کیا کرتا تھا ۔ میرے پاس ایک روز شہر کے پولیس کوتوال میاں ملک میر محمد صاحب تشریف لائے اور کہنے لگے کہ ان کی بیوی ملیریا بخار سے مسلسل چھ ماہ سے بیمار چلی آرہی ہے ۔ بخار اگرچہ ایک دن چھوڑ کر دوسرے دن عین دس بجے ہوتا ہے لیکن بخار کا ابتدائی درجہ اس قدر شدید ہوتا ہے کہ بے چاری سردی اور پیاس کے مارے ہر بار مردہ ہو کر رہ جاتی ہے ۔ سردی کو نہ تو انگیٹھی یا دھوپ ہی فائدہ کرتی ہے اور لرزہ کو نیچے اوپر کئی کئی لحاف اوڑھنے اور اوپر بھاری سے بھاری وزن رکھ دینے سے بھی افاقہ نہیں ہوتا تا آنکہ ایک گھنٹہ کی پوری سردی اور لرزہ کے بعد خود ہی حرارت بڑھنے لگتی ہے اور درجہ حرارت °۱۰۶ تک جا پہنچتا ہے ۔ کوتوال صاحب نے آرسنیکم ، نیٹرم میور اور کائنا سب دوائیں دے لی تھیں ۔

میں نے مریضہ کو ٹلا ارینیا ۳x ہر دو گھنٹہ بعد دینے کے لئے تجویز کیا اور مجھے اچھی طرح یاد ہے کہ مریضہ کو دوسرے دن ہی بخار نہ ہوا ۔

ٹلا ارینیا کا استعمال صرف ہومیوپیتھی ہی میں نہیں ہوتا بلکہ اس کا استعمال تو ہمارے عام دیہاتی بھی جانتے ہیں اور بوڑھی مائیں بچوں کو اکثر کمرہ کے اندر لگے ہوئے عنکبوتی پردوں کو گُڑ میں لپیٹ کر بخار سے پہلے دیتی ہیں جس سے باری کا بخار سرے سے ہوتا ہی نہیں ۔ یہ حال توصرف عنکبوت کےپرت یا جالے کے استعمال

کا ہے۔ نہ جانے دوا اگر عنکبوت کو رگڑ کر بنائی جائے تو کتنی مفید ثابت ہو۔

ملیریا بخار میں قے اور متلی کے لئے گھراهن جو ایک مٹی کا گھر ہوتا ہے اور جس میں ایک عنکبوت ہی رہتا ہے، پانی میں گھول کر پلایا جاتا ہے۔ اس سے بھی نہ صرف قے اور متلی بلکہ بخار تک کا ازالہ ہو جاتا ہے۔ ہیضہ کے عارضہ میں اسے اکثر استعمال کیا جاتا ہے۔ یہ دونوں نسخے پاکستانی دیہاتی عوام کو بخوبی معلوم ہیں۔

اس سے ثابت ہوتا ہے کہ ہومیوپیتھک اصول دراصل نہ سہی، خام صورت میں دنیا کے ہر کونے میں مدت مدید سے جاری و ساری ہے اور اس سے تعلیم یافتہ تو بجائے خود، ان پڑھ لوگ بھی بخوبی واقف ہیں۔ یہ دوسری بات ہے کہ اس اصول کو متعین کرنے والا ایک جرمن تھا اور یہ سعادت اسی کے نام تفویض ہوچکی تھی۔ (م،م)

طاقت مستعملہ۔ ۳x - ۳۰

تھیریڈی ان کیورسیویکم THERIDION CURASSAVICUM آرنجا

(Orange spider)

یہ ایک مکڑی نما جانور ہے جو جزائر غرب الہند میں سنگتروں کے درختوں پر پایا جاتا ہے۔ اسے وہاں کے باشندے آرنجا کہتے ہیں۔

عام علامات

سدر و دوار یعنی سر چکرانا، متلی کے ساتھ، آنکھیں بند کرنے پر یا خفیف سی آہٹ یا کھٹکہ سے، اعصاب کا غیر معمولی طور پر ذکی الحس ہوجانا۔

ریشمی یا سن کے کپڑے (کتان) کی خراش یا کاغذ کی سر سراہٹ ناقابل برداشت۔

درد جو چھاتی کے بالائی بائیں حصہ سے نکل کر شانہ کی طرف جاتا محسوس ہو۔

تھیریڈی ان کیور یسیویکم بھی ایک مکڑی کا زہر ہے جس کی آزمائیش و تحقیق ڈاکٹر ہیرنگ نے کی۔ یہ دوا ایک خاص اور امتیازی علامت کی حامل ہے جسے میں نے خود اور دیگر کئی احباب نے تصدیقاً درست پایا ہے۔

سدر و دوار متلی کے ساتھ اور اعصاب کی ذکاوت حس

ڈاکٹر ایلن اس کے متعلق لکھتے ہیں کہ:—

سدرودوار آنکھیں بند کرنے پر لیکیسس، تھوجا۔ آنکھیں کھولنے پر ٹیبیکم، اور اوپر کی طرف دیکھنے پر سلیشیا، پلسائلا۔

خفیف سے خفیف آہٹ یا جھنکار بھی جسم کے ہر رگ و ریشہ کو چھیدتی ہوئی جسم کو آرپار کرتی محسوس ہوتی ہے۔ یہاں تک کہ دانتوں میں بھی چباتے وقت ایک عجیب قسم کا ناپسندیدہ احساس پیدا ہو جاتا ہے۔ اسارم میں بھی کچھ اسی قسم کی ملتی جلتی علامات پائی جاتی ہیں۔ اس لئے یہ دوا بھی بالمثل عارضہ میں زیر غور رہنی چاہئے۔

اعصاب کا بے حد ذکی الحس ہو جانا، یہاں تک کہ جسم پر ریشمی کپڑے کی رگڑ یا کاغذ کی سرسراہٹ بھی ناقابل برداشت ہو (فیرم - ٹیریکسی کم)۔

سدر و دوار کا عارضہ، سر یا معدہ کے مختلف امراض کے تعلق میں پیدا ہوتا ہے۔ اگر اس کا علاج ہو جائے تو دیگر عوارض بھی ساتھ ہی رفع ہو جاتے ہیں۔ کہنے کو تو یہ عارضہ معمولی سا ہے لیکن اس کی حقیقت کچھ وہی لوگ جانتے ہیں جو مبتلائے مرض ہوتے ہوں۔

کونائیم کا سر چکرانا جو خاص طور پر لیٹنے اور بائیں طرف مڑ کر دیکھنے پر زیادہ ہوجاتا ہے۔ یا سلیشیا اور پلسائلا کا سر چکرانا جس میں تکلیف اوپر دیکھنے سے زیادہ ہو جاتی ہے۔

سر چکرانے کی یہ علامت بجائے خود معمولی ہی سہی لیکن اس قسم کی اور بھی کئی عام علامات ایسی ہیں جو جسم کو خاص نوع میں موڑنے یا پھیرنے پر شدید ہو جاتی ہیں اور اگر

دوا اسی بنا پر دی جائے تو شہرہ آفاق کامیابیاں حاصل ہو سکتی ہیں۔ ایک اور علامت جو امراض سینہ میں نہایت ہی اہم معلوم ہوتی ہے، یہ ہے کہ درد بائیں طرف سینہ سے اوپر شانہ کی طرف جاتا ہوا محسوس ہوتا ہے۔

تھیریڈی‌ان ایسی دق میں بھی مفید ہے جس کی علامات مریض کو آناً فاناً ایک طوفان کی طرح آن لیتی ہیں اور تین چار مہینے کے اندر ہی اس کا قلع قمع کر دیتی ہیں۔ اگر اس مرض کا بر وقت علم ہو جائے تو آغاز مرض میں ہی تھیریڈی‌ان دے دینی چاہئے کیونکہ یہ اس عارضہ کی خاص الخاص دوا ہے۔ اس سے اکثر مریضوں کو شفا حاصل ہوئی ہے۔

تھیریڈی‌ان کی مشابہ ایک اور دوا بھی ہے، جسے میرٹیس گمیونس کہتے ہیں۔ میں نے اس دوا سے سل و دق کے کئی بیماروں کا کامیاب علاج کیا ہے لیکن اسی صورت میں جبکہ عارضہ صرف ایک ہی عضو تک محدود تھا (نیش)۔

ان خواص کی دوسری مشابہ دوائیں یہ ہیں:۔

سلفر، ہکس لکوپڈا، انیسم سٹیلٹیم

کساح یعنی سوکھا اور ہڈیوں کے مردہ ہو جانے کی خاص دوا

ڈاکٹر بارخ لکھتے ہیں۔ کساح یعنی سوکھا تاکل العظام (ہڈیوں کا گل جانا)، موت العظام، (ہڈیوں کا مردہ ہو جانا) کے امراض میں ایسا معلوم ہوتا ہے کہ تھیریڈی‌ان بیماری کی جڑ تک پہنچنے والی دوا ہے اور اگر بر وقت دی جائے تو سب مرض کا قلع قمع کر دیتی ہے۔

خلاصہ علامات تھیریڈی ان کیوریسیویکم

سمندری سر درد جو جہاز کے ہچکولوں اور پانی کے تھپیڑوں کی آواز سے پیدا ہو یا اس سے زیادہ ہو جائے۔ جگر میں جلن اور سوزش۔

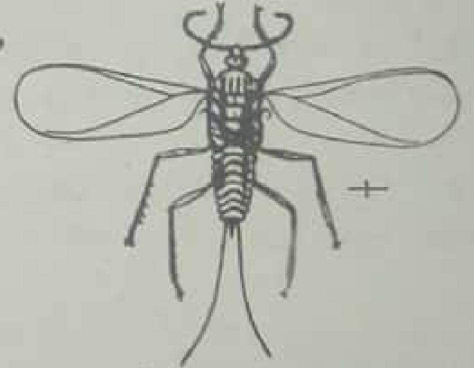
متعلقات تھیریڈی ان کیوریسیویکم

پیرو کار۔ یہ دوا کلکیریا کارب اور لائیکوپوڈیم کے بعد اچھا اثر کرتی ہے۔

طاقت مستعملہ۔ ۶ - ۳۰

کوکس کیکٹائی COCCUS CACTI کوچ نیل
(Cochineal)

اب ہم عنکبوت قسم کی مکڑیوں کا ذکر ختم کرتے ہیں لیکن اس لئے کہ حشرات یعنی کیڑے مکوڑوں کی ایک چھوٹی جنس ابھی زیر بحث ہے اس لئے کوکس کیکٹائی کا تذکرہ یہاں بے موقع نہ ہوگا۔ یہ ایک چھوٹا سا کیڑا ہے جو میکسیکو اور وسطی امریکہ کے کیکٹس قسم کے پودوں پر پرورش پاتا ہے۔ ہومیوپیتھک دوا صرف مونث جنس سے بنائی جاتی ہے۔ مذکر جنس قد و قامت میں مونث سے چھوٹی ہوتی ہے۔ یہ حیوانی جنس پہلے میکسیکو اور وسطی امریکہ میں پائی جاتی تھی لیکن اب جزائر شرق و غرب الہند، الجیریا اور ہسپانیہ کے جنوبی حصہ میں بھی پرورش کی جاتی ہے۔



Coccus Cacti

کالی کھانسی کا علاج

اس سے جو تجربات کئے گئے ہیں ان کی بنا پر اعضائے تنفس کے امراض کے علاج میں اس کا بہترین ریکارڈ موجود ہے۔ کالی کھانسی جس کے ساتھ بہت گاڑھا اور لیسدار سفید بلغم کھنکار میں نکلے، اس دوا سے رفع ہو جاتی ہے۔ یہ بلغم بڑی مقدار میں نکلتی ہے اور اس کے ساتھ اکثر بولنے کی بندش اور قے یا متلی کی کیفیت موجود ہوتی ہے۔ اس سے یوں محسوس ہوتا ہے کہ شاید بلغم معدہ سے خارج ہو جائے گی۔ بعض اوقات کالی کھانسی کے بعد قصبة الریہ کا نزلہ (Bronchial catarrh) باقی رہ جاتا ہے جس میں اس قسم کا کثیر المقدار بلغم نکلتا رہتا ہے۔ ایسے عارضہ میں یہ دوا سارا معاملہ درست کر دیتی ہے۔ ابھی تک مجھے اس دوا کی اتنی ہی شفا بخش صفات کا علم ہے (نیش)۔

طاقت مستعملہ ۶ — ۳۰

سمیکس لیکٹیولیرس CIMEX LECTULARUS کھٹمل
(Bed Bug)

عام علامات

یہ دوا ایک بڑی تصدیق شدہ امتیازی علامت رکھتی ہے - ''مریض کو ایسا محسوس ہوتا ہے جیسے اس کے وتر یعنی نسیں بہت چھوٹی ہو گئی ہیں'' لیکن بعض اوقات مریض میں نسوں کے سکڑنے کی کیفیت حقیقتاً بھی پائی جاتی ہے اور وہ ایسے محسوس کرتا ہے جیسے ٹانگیں دراز نہیں کی جاسکتیں - اس علامت کی تصدیق باری کے بخاروں میں بھی ہوچکی ہے - چنانچہ تھوڑے ہی دن گزرے ہوں گے کہ ڈاکٹر بریوسٹر باشندہ سرکوز نے مجھ سے ایک مریض کا حال بیان کیا جس کا علاج اس نے اسی علامت کو ملحوظ رکھتے ہوئے کیا تھا -

وتر سکڑنے یا چھوٹا ہوجانے کا احساس ایک سرگذشت

ایک شخص نے ایک سرکش گھوڑے پر سواری کی جو اسے لے کر بھاگ نکلا - اس نے سوچا کہ گھوڑے نے یہ حرکت کی ہے تو اب اسے اچھی طرح سبق دینا چاہئے - چنانچہ اس نے گھوڑے کی سرمستی دور کرنے کے لئے اسے ایک طویل مسافت سے درست کرنے کی ٹھانی - جب گھوڑا دوڑتے دوڑتے تھک جاتا تو یہ چابک مار کر اسے اور بھگاتا - یہاں تک کہ وہ اسے کئی میل لمبی پہاڑی پر لے چڑھا - راستہ بہت ناہموار تھا جس کی وجہ سے سوار کے سرین اس بری طرح چھل گئے کہ اس عارضہ سے اسے بہت دنوں صاحب فراش رہنا پڑا اور آخر کار مایوس ہو کر وہ یہ سمجھنے لگا کہ اب سرین کی نسیں سکڑ کر چھوٹی ہو گئی ہیں اور آیندہ یہ حالت غالباً مستقل ہی رہے گی - بہت علاج ہوئے لیکن کسی دوا سے یہ سکڑن دور نہ ہوئی - اتفاقاً اسکے معالج کو اپنے نوبتی بخار والے پہلے مریض کا قصہ یاد آیا جو بیس سال قبل اسی کے ہاتھوں ایسی ہی علامت کی راہنمائی سے شفایاب ہوا تھا -


Cimex Lect.

چنانچہ اب اس سوار کو بھی سمیکس ۲۰۰ طاقت (تیار کردہ جینکن) کی ایک خوراک دی گئی جس سے فوراً خاطر خواہ نتیجہ برآمد ہوا اور مریض شفایاب ہوگیا -

''جو چیز قدر کی حقدار ہو اس کی قدر کرو'' خواہ وہ کھٹمل ہی کیوں نہ ہو -

خلاصہ علامات سمیکس لیکٹیولیرس

اندام نہانی کے اندر (شفران صغیرہ) گرمی -

براز (پاخانہ) کتے کی مانند سوکھا اور کالا گاہے براز سفید بھی ہوتا ہے لیکن اس کا چھوٹا سا ٹکڑا نکل جانے کے بعد مقعد فوراً سکڑ کر مضبوطی سے بند ہو جاتی ہے -

بواسیر - سوں میں پاخانہ پر درد

پسینہ اتنا بودار کہ مریض کو خود ناپسند ہو - پسینہ آنے پر افاقہ -

پیشاب زرد بھورا -

زانو جکڑ جائیں - مریض اپاھجوں کی طرح رینگ کر چلنے پر مجبور خصوصاً ملیریا بخار کی سردی کے دوران میں -

زبان جیسے جل گئی ہو - آگ کی طرح گرم اور سوجی ہوئی - تالو اور گلا بھی جھلسا ہوا محسوس ہو -

سر درد خصوصاً لرزہ کے بعد -

جگر کے عوارض جو ملیریا کے بعد لاحق ہوں -

نتھنے بے حد خشک -

نیند غالب - بے اختیار اونگھنا -

کمر درد بیٹھنے پر - ٹانگیں بھاری - رانوں اور لاتوں کی تکان کے سبب بیٹھنے پر مجبور -

ملیریا بخار (چوتھیا) کی بہترین دوا ہے - بخار میں ران کی نسیں سکڑی ہوئی اور چھوٹی محسوس ہوں ٹانگیں سیدھی پھیلائی نہ جاسکیں -

طاقت مستعملہ ۶ - ۳۰

ٹلا ارینیا TELA ARANEÆ مگس گیر - بھیڑیا مکھی

ٹلا ارینیا بھی ایک مکوڑا ہے جس کی ٹانگیں بہت لمبی اور جسم سیاہ ہوتا ہے اور یہ مکھیوں کا شکار کرتا ہے - اس کی رہائش ایک جالی دار پردہ کے اندر ہوتی ہے جو مکانوں کی چھتوں اور چار دیواری گوشوں میں لگی رہتی ہے - اسے عوام جالا بھی کہتے ہیں۔دیہاتیوں کو جب چوٹ لگے اور گوشت کہیں پھٹ جائے تو یہی عوام جالا زخم کے اندر رکھ کر باندھ دیتے ہیں - اس سے جریان خون فوراً بند اور زخم مندمل ہو جاتا ہے -



THERIDIUM TEPIDARIORUM
(From Blackwell's British spirders)
The spider thar pins the web used in making Specific Medicine Tela Araneae.

حصہ مستعملہ صرف پرت ، مکوڑا جس کے اندر رہتا ہے -

* * *

انگریز ڈاکٹر جیکسن جو جزیرہ جمیکا ، ویسٹ انڈیز اور باربیڈوز میں ملیریا بخاروں کے معالج گزرے ہیں ، اپنی تالیف کے صفحہ ۲۳۱ پر لکھتے ہیں کہ ٹلا کا جالا نوبتی ملیریائی بخاروں میں اتنا بے ضرر اور یقینی علاج ہے کہ کونین بھی اس کی برابری نہیں کر سکتی - وہ یہاں تک لکھتے ہیں کہ جہاں کونین اور آرسینکم ناکام رہے ، انہوں نے مریض کو اس جالے کی آدھی رتی سے بھی کم مقدار کھلائی اور بخار اسی دن نہ ہوا - انہوں نے یہ تجربہ ایک بار نہیں ، بارہا کیا اور ہمیشہ درست پایا - وہ ایک ایسے مریض کا ذکر بھی کرتے ہیں جسے بخار کی نوبت آنے میں چند ہی منٹ باقی تھے - انہوں نے اسے ٹلا کھلائی اور اسے بھی اسی دن بخار نہ ہوا - ڈاکٹر جیکسن اپنے پاس ٹلا کی گولیاں بنا کر رکھتے تھے - انہوں نے نہ صرف جالا ہی کھلایا بلکہ خشک ٹلا جو کوب کر کے گولیاں بنالیں اور استعمال کرائیں - بعض لوگ اعتراض کرتے تھے کہ یہ دوا مکروہ ہے اور بعض خوش اعتقادی کی بنا پر بخار روک دیتی ہے لیکن ڈاکٹر موصوف نے ناواقف لوگوں پر بھی آزمائش کی اور وہ بھی ملیریائی بخار سے محفوظ ہو گئے -

سلی دقی بخار میں ٹلا کا استعمال

ڈاکٹر جیکسن نے ایک ایسے مریض کا ذکر بھی کیا ہے جس کے مبتلائے سل و دق ہونے میں کوئی شک و شبہ نہ تھا - اس شخص کو اپریل میں نزلہ و زکام ہوا اور اکتوبر میں کھانسی اتنی بڑھی کہ ایک منٹ بھی دم نہ لینے دیتی - نبض اتنی تیز اور باریک تھی کہ شمار نہ ہو سکتی تھی ، پاؤں اور پنڈلیاں متورم اور کمزوری ناقابل بیان ، رشتہ دار اور دوست سب مایوس ہو چکے تھے - آخر اس کے معالج نے ڈاکٹر کو لکھا کہ مریض اگرچہ لاعلاج ہے لیکن اس کے سکون کے لئے تو کوئی چارہ جوئی کرنی چاہئے - ڈاکٹر جیکسن نے جواب دیا ''ٹلا کے جالے کی پانچ پانچ گرینی گولیاں بنائی جائیں اور ایک گولی رات کو سوتے وقت یا اس وقت جب کہ کھانسی زیادہ ہو دی جائے'' چنانچہ یہ دوا دی گئی اور دس دن کے بعد جب ڈاکٹر موصوف کو بلا کر مریض دکھایا گیا (ڈاکٹر جیکسن کی رہائش مریض سے تیس میل دور تھی) تو ڈاکٹر مریض کی بہتر حالت دیکھ کر خود انگشت بدندان رہ گئے - ڈاکٹر جیکسن کو بتایا گیا کہ مریض پہلی ہی رات آرام سے سو گیا تھا - کھانسی کی شدت چلی گئی ، البتہ بلغم کی مقدار میں کوئی کمی نہ ہوئی تھی لیکن نکاس نسبتاً بہت آسان ہو گیا تھا - مریض طاقتور محسوس کرنے لگ گیا اور ٹانگوں کا ورم بالکل جاتا رہا - تکلیف دہ علامات تقریباً تمام ختم ہو گئیں لیکن اصل مرض جوں کا توں رہا -

جوڑوں کے درد اور مسلسل دھیمے دھیمے بخار کا علاج

ڈاکٹر جیکسن اپنے ایک اور دوست کا ذکر یوں کرتے ہیں۔

یہ شخص کئی ماہ سے آزردہ خاطر تھا۔ اس کی تکلیف کسی کی سمجھ میں نہ آتی تھی۔ زانو سوجے ہوئے اور درد ناک، جسم دن بدن لاغر ہو رہا تھا۔ اسے بار بار سردی لگتی اور شام کے قریب گاہ بگاہ بخار تیز ہو جاتا۔ نبض صغیر اور متواتر۔ بھوک خلاف توقع اچھی اور باقاعدہ۔ زبان اور آنکھیں صاف۔ پیاس شدید۔ بخار کم و بیش مسلسل لیکن اس کی وجہ نہ معلوم۔ البتہ مریض پر آتشکی علامات کا شبہ ہو سکتا تھا۔ اسی بنا پر اسے مرکری دی گئی اور تقریباً دو ماہ اس کے اثرات کا انتظار کیا گیا لیکن اس دوران میں اس کے جوڑوں کا درد اور بڑھ گیا۔ جسم مزید لاغر ہونا شروع ہوگیا۔ حتیٰ کہ وہ ہڈیوں کا ڈھانچہ نظر آنے لگا۔ طبیعت بیزار، بے قرار، بے خوابی، ٹانگوں میں بے چینی، اضطراب، ہر وقت کروٹیں اور پہلو بدلنے کی خواہش نے نڈھال کر رکھا تھا۔ اسے بستر میں کوئی آرام نہ ملتا اور دس منٹ کے لئے بھی قرار سے سو نہ سکتا۔ گزشتہ تین ماہ سے وہ بمشکل تمام دو گھنٹے سویا ہوگا اس لئے اب تو اس کے ہوش بھی درست نہ تھے۔

اس مریض کے لئے بھی ڈاکٹر جیکسن نے ٹلا کا جالا تجویز کیا اور اسے ٹلا کی ایک گولی کھلا دی، جس سے اسی رات اس کی بے چینی جاتی رہی۔ شب اگرچہ وہ سویا نہیں لیکن اسی رات بے چینی جاتی رہی اور وہ آرام سے رات بھر پڑا رہا۔ صبح مریض نے بتایا کہ نیند کے لئے جب وہ افیون استعمال کرتا تو پہلے اس کے دماغ میں فتور اور خمار ہوتا، اس کے بعد بے خبری طاری ہوجاتی لیکن صبح طبیعت زیادہ خراب محسوس ہوتی۔ اب ٹلا سے دماغ میں کسی قسم کا ہیجان سر زد نہیں ہوا۔ وہ نہ معلوم طور پر مطمئن اور اپنے ہوش و حواس برقرار محسوس کرتا تھا۔ درد اتنے تیز نہ تھے اور دوسری صبح افیون جیسے بد اثرات بھی کوئی نہ تھے۔ (رپورٹ مطبوعہ ۲۰ مارچ ۱۸۰۹ء)

ڈاکٹر براؤنن لکھتے ہیں کہ جب انہوں نے ٹلا کی آزمائش ہومیوپیتھک طریق پر تندرست انسانوں پر کی تو اس نتیجہ پر پہنچے کہ اس کا اثر امتلاء دم یعنی خونی جوش کے لئے قطعی مفید ثابت ہوا مثلاً یہ کہ اگر کسی شخص کی نبض ۱۲۰ نبضے فی منٹ چلتی تھی تو دو گھنٹہ کے اندر اندر یہ تیز رفتاری ۱۰۵/۱۰۰ نبضے فی منٹ کم ہو گئی اور نبض موٹی اور بھر پور ہونے کی بجائے نرم اور مدھم پڑگئی۔ دیگر ناخوشگوار علامات مثلاً پسینہ، متلی یا جلاب ہونا شاذ و نادر ہی دیکھنے میں آیا۔

دمہ کی دوا

ڈاکٹر تھاکر لکھتے ہیں کہ ان کے ایک مریض کو بہت تکلیف دہ دمہ تھا۔ دمہ ہی سے اس کا باپ اور دو بہنیں وفات پا چکی تھیں۔ گویا دمہ ان کا خاندانی مرض تھا۔ اس کے سینہ کی ہڈیاں آگے ابھر آئی تھیں۔ اس پر کوئی دوا کارگر نہ ہوتی، نہ ہی آب و ہوا کی تبدیلی سود مند ثابت ہوتی۔ وہ کچھ عرصہ سے نیند سے بھی محروم تھا، تمام رات تکیوں کے سہارے بیٹھا رہتا تاکہ تنگئی تنفس نہ ہو اور دم ہی نہ گھٹ جائے۔ اس شخص نے ایک شام ایک رتی برابر ٹلا کا جالا کھا لیا اور تمام رات اس آرام سے سوتا رہا جس سے وہ گذشتہ چھ سال سے نا آشنا ہو چکا تھا۔ اسی ایک خوراک دوا سے وہ دن بدن صحت مند ہونا شروع ہوگیا اور بالآخر بالکل تندرست ہوگیا، البتہ جب کبھی ذرا تکلیف ہوتی، وہ ایک خوراک ٹلا کی کھا لیتا جس سے تکلیف فوراً رفع ہو جاتی۔

امراض قلب اور استسقاء حجاب القلب

ڈاکٹر آلیور لکھتے ہیں کہ ان کے ایک مریض کی گزشتہ تین راتیں دل کے عضوی خلل اور اس میں پانی کے جمع ہونے کے سبب بیداری میں گزری تھیں۔ یہی حال ایک دوسرے مریض کا بھی تھا لیکن دونوں بیماروں کو ٹلا سے شفا ہو گئی۔

سرطان (کینسر) کا علاج

ایک مریض سرطان کی تکلیف کے سبب سو نہ سکتا تھا ، اسے بھی ٹلا سے آرام نصیب ہوا -

سل و دق کا ذہنی اضطرار و ہیجان

سل رئوی کا ایک مریض بے چین ، پژ مردہ اور عصبی طور پر بڑا کبیدہ خاطر رہتا ، اس پر ٹلا کی ایک خوراک نے معجز نما اثر کیا اور وہ سکون کی نیند سونے لگا - ایسا سکون اسے افیون سے بھی نصیب نہ ہوتا تھا -

طاقت مستعملہ ۳۰x

بلاٹا اورینٹیلس BLATTA ORIENTALIS تل چٹا

(Cockroachi)

تل چٹا بھی حشرات الارض کی ٹلی نما مکوڑوں کی ایک قسم ہے جو عام طور پر بیت الخلاء اور بند گندی نالیوں میں پائی جاتی ہے -

ولائتی بلاٹا جس کا ذکر انگریزی کتب میں ہے ، مرض استسقاء (جلندر) میں مستعمل ہے - لیکن پاک و ہند کی بلاٹا اورینٹیلس جیسا کہ نام سے ظاہر ہے ، دمہ میں مفید پائی گئی ہے -



BLATTA ORIENTALIS

بلاٹا اورینٹ کی دمہ میں افادیت کا علم محض اتفاقی طور پر ہوا - وہ اس طرح کہ بقول ڈاکٹر رے ، ایک معمر شخص عرصہ سے دمہ میں مبتلا تھا اور ہر قسم کے علاج سے مایوس ہو کر اب زندگی کے دن پورے کر رہا تھا - وہ چاء پیا کرتا تھا - لیکن ایک رات چاء پینے کے بعد ایسے آرام سے سویا کہ دوسرے دن اس کی دنیا ہی بدلی ہوئی تھی - صبح وہ خود اور اس کے دوست بھی حیران تھے کہ اس اتفاقیہ افاقۂ مرض کی وجہ کیا ہے - بہت قیاس آرائیاں ہوئیں لیکن جب بوڑھے نے مجبوراً بتایا کہ اس افاقہ کی وجہ وہی چاء کی پیالی تھی جو اس نے کل شام پی تھی تو سب نے کیتلی دیکھنا چاہی جس میں چاء بنتی تھی - کیتلی انڈیلنے پر معلوم ہوا کہ چاء کی پتی کے فضلہ میں ایک تل چٹا بھی ابلا پڑا ہے - یار لوگ سمجھ گئے کہ ہو نہ ہو اسی تل چٹے کے جوشاندہ نے بوڑھے کو دوبارہ پرسکون نیند بخشی ہے - اس کے بعد بوڑھا روز بروز بہتر ہونے لگا اور آخر کار بالکل تندرست ہو گیا -

دمہ سے بوڑھے کی اس نجات کی خبر اور دوستوں میں بھی پھیلی - ان میں ایک شخص نے جو اگرچہ ڈاکٹر تو نہ تھا ، یہ سوچا کہ تل چٹے کا جوشاندہ تیار کرکے دمہ کے اور مریضوں پر بھی آزمانا چاہئے چنانچہ اس نے بہت سے تل چٹے جمع کئے اور انہیں زندہ ہی ابلتے ہوئے پانی میں ڈال دیا - تھوڑی دیر بعد مل چھان کر اس میں اتنی ہی ریکٹیفائڈ سپرٹ ملا دی تاکہ محلول بوسیدہ اور متعفن نہ ہونے پائے - اب اس محلول یعنی ٹنکچر میں سے ایک قطرہ فی خوراک ہر دمہ کے مریض کو دن میں تین چار بار دیا جانا شروع ہوا - لیکن جو شخص مبتلائے دمہ تھا اسے یہ دوا اس سے بھی کم وقفہ سے دی جاتی تھی - نتیجہ یہ ہوا کہ تھوڑے عرصہ میں بلاٹا اورینٹ کے علاج کی شہرت عام ہوگئی اور مریض دور دور سے رجوع کرنے لگے ، یہاں تک کہ معالج کو دوا سیروں کی مقدار میں تیار کرنا ہوتی اور وہ تمام مفت تقسیم کردی جاتی -

ڈاکٹر رے لکھتے ہیں کہ ایک دفعہ ان کے ایک مریض نے از روئے تعجب پوچھا "کہ آپ دوائیہ طور پر تل چٹے بھی استعمال کرتے ہیں" - ڈاکٹر نے جواب دیا "ہاں! تل چٹے تو درکنار ہم کئی قسم کے اور کیڑے مکوڑوں سے بھی دوائیں بناتے ہیں اور ان سے بیماروں کا علاج کرتے ہیں" - دمہ میں تل چٹے کی افادیت کا شاید

اس شخص کو بھی علم تھا کیونکہ اس نے بتایا کہ قدماء تل چٹے دمہ میں استعمال کرتے تھے ۔

ڈاکٹر رے لکھتے ہیں جب میں نے یہ سب تائیدی بیان سنے تو میں نے بہت سے تل چٹے منگوائے اور انہیں جوکوب کرکے تغذہ بنایا اور بہ تناسب وزن ، دو حصے تل چٹے اور نو حصے ملک شوگر ملاکر بعمل تسحیق (Triturization) دوا تیار کرلی اور بعد میں ۲x اور ۳x پوٹنسی ۔ میں نے بلاٹا اورئینٹ کے ٹنکچر اور سفوف دونوں قسم کی پوٹنسیاں استعمال کی ہیں اور دونوں کو از بس مفید پایا ہے ۔ دوران حملہ ، میں نے اسے آدھ آدھ گھنٹہ بلکہ پندرہ پندرہ منٹ کے بعد اور جب دورہ نہ ہو تو دن میں صرف تین بار استعمال کرایا ہے (رے) ۔

ڈاکٹر رے صاحب کے علاوہ ڈاکٹر فرانکوز کارنبر نے بھی بلاٹا اورئینٹ کے مفید ہونے کی تصدیق کی ہے ۔ یہ دوا نہ صرف دمہ بلکہ دق کھانسی کے لئے بھی جس میں تنگی تنفس پائی جائے ، فائدہ بخش ہے ۔

ڈاکٹر بورک لکھتے ہیں کہ بلاٹا اورئینٹ مضبوط ، اور فربہ افراد کے لئے زیادہ مفید ہے ۔ کھانسی اور دم کشی کے دوران میں ۲x—۶x تھوڑے تھوڑے وقفہ کے بعد دھرانی چاہئے لیکن جب کھانسی اور تنفس کم ہو جائے تو اعلیٰ طاقت مثلاً ۳۰—۲۰۰ کی ایک خوراک گاہے گاہے دینی چاہئے ۔

LATRODECTUS MACTANS لیٹروڈکٹس میکٹانس

لیٹروڈکٹس میکٹانس بھی عنکبوتی حشرات کی ایک قسم ہے جس کا ٹنکچر اس کے زندہ جسم سے بنایا جاتا ہے ۔



لیٹروڈکٹس درد دل کی بڑی مفید دوا ہے ۔ درد دل کے مقام سے شروع ہو کر بائیں بازو میں نیچے اترتا محسوس ہوتا ہے۔ درد بغل سے ہوتا ہوا انگلیوں کے پوروں تک بھی جاتا ہے ۔ تمام بازو بے جان اور بے حس جیسے مفلوج ہوگیا ہو ۔

نبض کی رفتار اتنی تیز کہ شمار نہیں کی جا سکتی ۔

پہلے ٹانگیں سن اور کمزور ، اس کے بعد پیٹ میں تشنج اور اعضا میں اکڑن پیدا ہوجاتی ہے ۔ چھاتی جکڑ جاتی ہے ، مریض درد سے چلاتا ہے ، اس کا سانس رک جاتا ہے اور وہ ہر سانس کو دم واپسیں سمجھتا ہے ۔

متعلقات

دیگر مساوی الاثر دوائیں

ایکونائٹ ۔ آرسنیکم ۔ کیکٹس ۔ ڈجی ٹیلس ۔ لیکیسس ۔ لارو سیربس ۔ ناجا ۔ فاسفورس ۔ ویریٹرم ایلبم ۔

شدت مرض ۔ خفیف سے خفیف حرکت سے ۔ بولنے اور ہلنے جلنے سے ، مریض اپنا ہاتھ تک ہلا نہیں سکتا ۔

افاقہ مرض ۔ خاموش بیٹھے رہنے سے ۔

خلاصہ علامات

بازو (بایاں) تقریباً مفلوج ۔

پاخانہ سیاہ مقدار میں زیادہ ۔

درد دل تیز چبھتا ہوا جس سے سانس رکتا محسوس ہو ۔

قے بہ رنگ سیاہ ۔

نبض تیز لیکن باریک ۔

طاقت مستعملہ ۳—۶

کیمو ملامارٹی کیریا CHAMOMILLA MARTICARIA - بابونہ جرمنی

(German Chamomilla)

کیمو ملا یک سالہ فصلی جھاڑی ہے جس کی بڑی بڑی چوبی ریشہ دار جڑیں ہوتی ہیں۔

تنہ سیدھا، ایک سے دو فٹ اونچا، ٹھوس، صاف و چکنا، اس پر بے شمار لکیریں اور جا بجا لمبی اور پتلی شاخیں۔

پتے بے شمار، بالمقابل، بے ڈنٹھل ساق چسپ - بالائی پتے سادہ لیکن دوسرے حصہ کے پتے دو زخمہ ہوتے ہیں۔



(Chamomilla Marticaria) in flowers

پھول آدھے انچ چوڑے - بے شمار، برہنہ شاخ کے آخری سرے پر واحد و تنہا نکلتے ہیں - پھول کناروں پر سفید اور درمیان میں زرد ہوتے ہیں۔

مقام پیدائش - یورپ میں مزروعہ و غیر مزروعہ زمین میں عام سوائے منطقہ شمالی - ایشیا، ہندوستان خصوصاً پنجاب میں عام پائی جاتی ہے۔

ثمر بیضوی، بو لطیف خوشبودار، مزہ تلخ۔

ہومیو پیتھک مطب میں ہانمن نے اسے خود شامل کیا۔

حصہ مستعملہ ـ پورا پودا جب پھول دار ہو۔

*　*　*　*　*

عام علامات

مریض بڑا تند مزاج، بات بات پر بگڑے ور جھلائے۔ نہ کسی سے تمیز سے بات کرے، بد اخلاق سے جواب دے - دیوانہ و پاگل۔

مریض درد کی تکلیف بہت محسوس کرے، درد کی تکلیف سے دیوانہ وار حرکتیں کرے، خدر یعنی سن ہو جانے کی کیفیت اور درد یکے بعد دیگرے طاری ہوں یا دونوں ایک ساتھ ہی لاحق ہوں، درد کے ساتھ پسینہ جاری رہتا ہو۔

زیادہ بے قراری اور بے چینی، مریض تڑپتا، تلملاتا اور اچھلتا پھرے، بچہ کی بے چینی اسی وقت کم ہو جب اسے گود میں لے کر ادھر ادھر پھرایا جائے۔

بخار تیز اور اس کے ساتھ پسینہ، خصوصاً سر پر، پیاس شدید، ایک رخسار سرخ اور گرم دوسرا زرد اور ٹھنڈا۔

دانت نکالنے کے زمانہ میں اسہال، پاخانہ ہرا و سبز رنگ، بودار گلے سڑے انڈے کی سی بو، قولنج کی طرح کا سخت درد، پیٹ پھولا ہوا۔

کھانسی خشک جو لیلد کی حالت میں رات کو شدید ہوجائے، حلق میں سرسراہٹ، خراش ہوکر کھانسی بڑھے، سرد فضا اور موسم سرما میں تکالیف زیادہ ہوجائیں۔

بچوں اور تند مزاج ھسٹریائی مریض عورتوں کی مخصوص دوا ہے۔

شدید جوڑوں کے درد جو رات کو بستر سے اٹھنے اور ادھر ادھر ٹہلنے پر مجبور کردیتے ہوں۔

رات کو تلوے جلتے ہوں، پاؤں بستر سے باہر نکال دینا پڑیں۔

دردوں کے ساتھ خدر یعنی سن پن کی حالت

ہومیو پیتھک سرتاج دوا

ڈاکٹر چارلس جے ھمپل اس دوا کو "ہومیو پیتھی کی ناک" کہا کرتے تھے کیونکہ یہ دوا خصوصیت سے عصبی امراض بالخصوص بچوں کے عوارض کے لئے بہت موزوں ثابت ہوئی ہے۔

دماغی کیفیت ، تنگ نظری و تند مزاجی اور بد زبانی

کیموملا ان دواؤں میں سے ہے جس کی رہنما امتیازی علامات مریض کی دماغی کیفیت میں پائی جاتی ہیں ۔ کیموملا کے ذہنی تلاطم کو فرو کرنے کے خواص جن مختلف طریقوں سے بیان کئے جا سکتے ہیں ، انہیں مختصر طور پر واضح کرنے کے لئے یہ سطور کافی ہیں " مریض زود رنج بد ھئیت ، نفرت کرنے والا اور جھلایا ہوا " ۔ مریضہ اپنی زود رنجی اور تیزی طبع کو جانتی اور تسلیم کرتی ہے اور یہی حال ہر مریض کا ہوتا ہے ۔ وہ اپنے بہترین عزیز و اقارب کو بھی رکیک قسم کے چھچھورے پن اور بد خلقی ظاہر کرنے والے ، نفرت انگیز جواب دیتی ہے اور طرہ یہ کہ بار بار اس کا اعادہ کرنے کے لئے اپنے قصور کا اعتراف بھی کرتی ہے اور بشدت اس امر کا اظہار کرتی ہے کہ وہ ایسا کرنے پر مجبور ہے حالانکہ جانتی ہے کہ ایسا کرنا نہیں چاہئے ۔ یہ ذہنی کیفیت خواہ بچہ ہو یا جوان ، دونوں میں یکساں پائی جاتی ہے ۔ یہ امر مسلمہ ہے کہ چھوٹا بچہ گفتگو یا بات چیت کے ذریعہ اپنی خلش کا اظہار نہیں کر سکتا ۔ اس لئے جہاں تک ممکن ہے رونے ، بھنکنے سے مافی الضمیر ظاہر کرنے کی کوشش کرتا ہے ۔ بعض اوقات اس کی یہ حرکات بے وجہ بھی معلوم دیتی ہیں لیکن درحقیقت صورت حال وہی ہوتی ہے جو پہلے ذکر کی گئی ۔ بظاہر بچہ بخار ، اسہال اور دانتوں کی دیگر تکالیف میں مبتلا دکھائی دیتا ہے لیکن اصلاً ان عوارض کی وجہ وہی طبعی خلش ہوتی ہے جس کی کیموملا بڑی مفید دوا ہے ۔

بچوں کی بیزاری طبع

بچہ کبھی ایک چیز مانگتا ہے کبھی دوسری ، اسے لینے کے لئے اپنا ننھا ہاتھ بڑھاتا ہے اور جب وہ شے دی جائے تو اسے رد کردیتا ہے اور کسی دوسری چیز کی طرف اشارہ کرنے لگتا ہے اور پھر اسے بھی ناپسند کردیتا ہے ۔ اس کی اصل وجہ یہ ہوتی ہے کہ ایسا مریض بچہ خود بھی نہیں جانتا کہ اسے کیا چاہئے لیکن ہومیو پیتھک طبیب بچہ کی غیر شعوری خواہش کو جانتا ہے کہ اسے کیموملا کی ایک خوراک کی ضرورت ہے یعنی جب مزاج کی یہ تندی و تیزی جس میں کوئی شے بھلی نہیں لگتی مخلوق بچہ ، ماں ، باپ خواہ کوئی بھی ہو ، تمام انواع و اقسام کی کائنات پر قابو پالیتی ہے اور اسے کیموملا کی زد میں لے آتی ہے اور یہ حالت تمام قسم کی بیماریوں میں رونما ہو سکتی ہے اور اس کی محض دوا کیموملا ہے ۔ کیموملا خصوصیت کے ساتھ ایسے امراض کے لئے بھی موزوں ہے جو غصہ کے اثرات کے بعد لاحق ہوں ۔ مختصر یہ کہ کیموملا ہمارے گنجینہ ادویہ میں غصہ سے پیدا شدہ عوارض کی اولین دوا ہے ۔

غصہ کی دیگر دوائیں

غصہ کی یا ایسے امراض کی دوسری دوائیں جو غصہ کی وجہ سے پیدا ہونے والے عوارض میں مفید ہیں یہ ہیں ۔ ایکونائٹ ، برائی اونیا ۔ کولو سنتھ ، اگنیشیا ، لائیکو پوڈیم ، نکس وامیکا ، سٹیفس ایگریا وغیرہ ۔

ناقابل برداشت درد کی دوا

کیموملا درد کے لئے بھی خاص الخاص دوا ہے ۔ درد و اذیت میں اس کی علامات خاص قسم کی ہوتی ہیں ۔ درد ہمیشہ مرض کی اہمیت کے تناسب سے نہیں ہوتا ۔ مثال کے طور پر ہم اکثر وضع حمل کے موقع پر شدید درد کا مشاہدہ کرتے ہیں اور ساتھ ہی یہ بھی دیکھتے ہیں کہ مریضہ درد کی شدت کے لحاظ سے اس کا زبانی اظہار اذیت کے اصل کے نصف برابر بھی نہیں کرتی ۔ در حقیقت کیموملا کا مریض درد کو حد سے زیادہ محسوس کرتا ہے اور اس لئے برابر چلائے جاتا ہے " آہ مجھ سے یہ درد سہا نہیں جاتا " ۔ وضع حمل کے موقع پر مجھے بسا اوقات اس حالت کا مشاہدہ ہوا ہے ۔ ان میں بڑی تعداد ایسی عورتوں کی ملی جو مزاج کی زود رنج ، تیز و تند اور تلخ تھیں ۔ انہیں کیموملا x ۲۰۰ طاقت کی صرف ایک خوراک دینے پر ذرا سی دیر میں دیکھا گیا کہ ان کی حالت

بالکل بدلی ہوئی اور طبیعت بالکل متحمل، صابر اور پُر سکون ہو گئی (نیش)۔

درد کا احساس بہت بڑھ جانے کی یہ کیفیت وضع حمل کی حد تک ہی محدود نہیں ہوتی۔ میں نے اکثر اس کا اندازہ عصبی درد، درد دندان، وجع المفاصل وغیرہ میں کیا ہے اور کیموملا کے بعد ان امراض میں بھی ایسے ہی خوشگوار نتائج برآمد ہوتے دیکھے ہیں (نیش)۔

ذکاوت حس کی یہ حالت اکثر کافی پینے والوں میں دیکھی جاتی ہے یا ان لوگوں میں جو مخدرات مثلاً اسپرین جیسی اشیاء استعمال کرنے کے عادی ہوتے ہیں۔ ایسے اشخاص میں کیموملا بہت مفید پائی گئی ہے۔ اس ذکاوت حس کے علاوہ ایک احساس اور بھی پایا جاتا ہے اور یہ احساس خدر ہے یعنی درد یا احساس والی جگہ سن محسوس ہونے لگتی ہے۔ خدر کی یہ کیفیت گٹھیا یا فالج کی تکالیف میں موجود ہوتی ہے اور بڑی امتیازی حیثیت رکھتی ہے۔ کیموملا کا درد اکثر بمقابلہ دیگر اسباب، گرمی سے شدت اختیار کرتا ہے لیکن پلساٹلا کی طرح سردی سے بہتر نہیں ہوتا۔ درحقیقت مریض بسا اوقات سردی سے بہت جلد متاثر ہو جاتا ہے اور سرد ہوا اس میں ایسی تکالیف پیدا کر دیتی ہے جن میں کیموملا اکسیر جیسا کام دیتی ہے۔

وجع المفاصل کے ایک مریض کا ذکر

اس موقع پر مجھے گٹھیا کے ایک مریض کا واقع بیان کرنا یاد آ گیا ہے۔ یہ متوسط عمر کا ایک شخص تھا جس کے بائیں شانہ میں گٹھیا کا شدید درد ہوا کرتا۔ یہ ذکر میرے ابتدائی مطب کے عہد کا ہے جب میں اب سے زیادہ امراض کے نام کی نوعیت پر دوا تجویز کیا کرتا تھا۔ مریض کو ایکونائٹ، برائی اونیا اور رسٹوکسی وغیرہ سب دوائیں دی جاچکی تھیں مگر تکلیف میں کوئی افاقہ نہ ہوا۔ احباب نے مشورہ کے لئے اور ہوشیار معالج کو بلایا۔ اس نے کیموملا دیا جس سے مریض بہت جلد صحت یاب ہو گیا۔ جب میں نے اس معالج سے پوچھا کہ یہ دوا کس علامت کی بنا پر تجویز کی گئی تو اس نے کہا۔ "درد کے ساتھ عضو ماؤف سن ہونے کی کیفیت پر" (نیش)۔

بے خوابی اور بے آرامی

ایک اور حالت جس کے لئے یہ دوا کار آمد ہے وہ بے چینی اور بے خوابی ہے۔ آپ کو یاد ہو گا کہ ہم بے چینی کی تین دواؤں، ایکونائٹ، آرسینکم اور س کا خصوصیت سے ذکر کر چکے ہیں۔ یہ 'مجموعہ ثلاثہ' درست ہے مگر ہم نے یہ قطعی طور پر نہیں کہا تھا کہ بے چینی کی صرف یہی تین دوائیں ہیں۔ کیموملا بھی تو ایک اور دوا ہے جس میں یہ علامت پائی جاتی ہے۔ یہ بے چینی ان الفاظ میں بیان کی جا سکتی ہے۔ "شدید مفاصلی درد رات کے وقت مریض کو بستر سے اٹھا دیتے اور اسے ٹہلنے پر مجبور کر دیتے ہیں۔ (رسٹوکسی، فیرم میٹیلیکم، ویریٹرم ایلبم)، مریض زیادہ بے چینی، بے قراری اور کرب و الم کے عالم میں ادھر ادھر پھرے جس کے ساتھ پیٹ میں پھاڑنے والا درد بھی ہو۔ بچہ صرف گود میں لینے سے چپ ہو اور جب اسے ٹہلایا جائے، وہ خاموش رہے ورنہ پھر رونے لگے (برائی اونیا کے بر عکس)" یہ علامات بھی تو چند الفاظ میں کیموملا جیسی بے چینی کا نقشہ پیش کرتی ہیں۔ لیکن اسی موقع پر اگر کوئی سوال کر بیٹھے کہ یہ علامات اول الذکر بے چینی کی تین دواؤں سے مشابہ نہیں؟۔ ضرور ہیں، لیکن ان کے درمیان فرق اور تفاوت کے آثار بھی تو موجود ہیں اور ان میں ہر ایک کی اپنی مخصوص علامات پائی جاتی ہیں۔ اس لئے ہر ایک کے انتخاب کا فیصلہ خود بخود ہو جاتا ہے اور حاذق کا سچا پیرو کار وہی ہے جو یہ فرق پہچان لے۔

بے چینی کی دواؤں اور کیموملا کا باھمی فرق

کیموملا کے تحت ایسا خاص قسم کا دل و دماغ پر چھایا ہوا موت کا خوف حاوی نہیں ہوتا جیسا کہ ایکونائٹ میں پایا جاتا ہے۔ کیموملا کا



کیموملا دینے کے بعد

مریض حواس باختہ ہو جاتا ہے اور تشدد پر اتر آتا ہے۔ مریضہ اس بات کی پرواہ نہیں کرتی کہ مرے گی یا بچے گی بلکہ وہ تو یہ کہا کرتی ہے کہ اس طرح کا عذاب بھگتنے سے تو مر جانا ہی بہتر ہے۔ پس اس طریق پر ہم کیموملا اور بے چینی کی دوسری دواؤں کے درمیان امتیازی خطوط کھینچ سکتے ہیں۔ اگرچہ اس میں وقت ضرور صرف ہوتا ہے۔ بہر حال تجویز دوا کا اصل طریق یہی ہے جو ہر معالج کو لازمی طور پر اختیار کرنا چاہئیے اور اس پر عمل کی عادت ڈالنی چاہئیے۔ اس کام کو انجام دینے کی صلاحیت ہی میں ہومیوپیتھک معالج کی اعلیٰ مہارت مضمر ہوتی ہے۔ اس ملکہ کے بغیر اگر وہ کسی قسم کی کامیابی کی توقع کرے گا تو وہ بالکل ادنیٰ اور ماسوائی قسم کی ہوگی اور ایسی مایوس حالت میں اسے ہر طرح کے دوسرے تجربات، جراحی تدابیر اور اضافی اعمال کا سہارا لینا پڑے گا جن سے وہ اپنی اور اپنے مریض کی بھلائی کے لئے بجا طور پر اجتناب کرسکتا ہے۔

بے خوابی اور کیموملا

کیموملا کے مریض کی بے خوابی اور درد، اعصاب کی بڑھی ہوئی ذکاوت حس کی وجہ سے ہوتی ہے اور یہ دوا ان تکالیف پر جو مریض کو سونے نہیں دیتیں، قابو پاکر میٹھی نیند سلا دیتی ہے۔ اب یہاں چند ایسی علامات جو اس دوا کی مخصوص "کمزوری" دماغ اور "سستی" عزم کے ساتھ ساتھ پائی جاتی ہیں، بیان کی جاتی ہیں، کیونکہ ان ہی کی بنا پر تو انتخاب دوا کا یقین کامل ہوتا ہے۔

کیموملا کی امتیازی علامات

۱- سر پر گرم پسینہ جس سے بال تر ہوجائیں۔
کان میں اندر دبانے والا درد جو تھوڑی دیر بعد لوٹ وار ہو اور جس سے مریض بے اختیار چیخیں مارنے لگے۔
۲- گالوں پر ٹھنڈی ہوا کا اثر جلد ہو جاتا ہو۔
۳- سرد ہوا کا احساس بڑھ گیا ہو۔
۴- ایک گال سرخ اور گرم، دوسرا زرد اور ٹھنڈا۔
۵- منہ میں کوئی گرم چیز رکھنے پر دانتوں میں درد (پلساٹلا)۔
۶- کھانے یا پینے کے بعد چہرہ پر پسینہ آئے۔
۷- گرم کمرے میں داخل ہونے پر دانتوں میں دوبارہ درد شروع ہوجائے۔
۸- دانت بہت لمبے محسوس ہوں۔
۹- دانت نکلنے کے زمانہ کے عوارض، سبز رنگ کے دست جن سے سڑے ہوئے انڈوں کی سی بُو آئے۔
۱۰- مریض کا جسم گرم، پیاس کی شدت اور اس کے ساتھ درد۔ نیز غشی (ہیپر سلف)۔
۱۱- کافی پینے والوں کا درد شکم، درد جس میں کشیدگی پائی جائے یا ایسا محسوس ہو جیسے معدہ میں پتھر رکھا ہے (نکس وامیکا)۔
۱۲- قولنج ریحی، پیٹ ڈھول کی مانند تنا ہوا، ریاح مقدار میں کم خارج ہوں اور ان کے اخراج سے کوئی افاقہ محسوس نہ ہو۔
۱۳- پاخانہ سبز، پانی جیسا پتلا، خراش اور کھاؤ پیدا کرنے والا (سلفر) جیسے پھینٹا ہوا انڈا۔
۱۴- پاخانہ گرم جس سے سڑے ہوئے انڈے کی سی بُو آئے۔
۱۵- استحاضہ (رحمی جریان خون) سیاہ جما ہوا۔ خون جو لوٹ وار جاری ہو۔
۱۶- حیض کے ایام کا درد شکم، نیز غصہ کے وقت درد ہونے لگے۔
۱۷- درد زہ اوپر کی طرف دباؤ ڈالنے والا یا پشت سے شروع ہو اور رانوں کی اندرونی جانب نیچے بڑھے۔
۱۸- رحم کا منہ نہ کھلے اور درد زہ ناقابل برداشت ہوتا جائے۔ وضع حمل کے بعد بھی ناقابل برداشت درد ہوتا رہے۔
۱۹- بچوں کے تشنجی دورے جو انہیں دودھ پلانے والی دایہ کے غصہ میں آجانے سے لاحق ہوں۔

۲۰- حلق کے نچلے حصہ میں خراش ہونے سے کھانسی -

۲۱- کھانسی خشک، رات کو شدت، خصوصاً سونے میں، کھانستے وقت مریض بیدار نہ ہو (کلکیریا آسٹیریم، سورائنم)

۲۲- مزمن کھانسی جو جاڑے یا سرد موسم میں زیادہ ہوجائے -

۲۳- بدن سرد اور ٹھنڈا، چہرا اور سانس گرم -

۲۴- گرمی اور سردی خلط ملط (آرسنیکم ایلبم)

۲۵- جلد برہم اور جلتی ہوئی گرم (بیلاڈونا) -

یہ تفاصیل ان تمام علامات پر تو حاوی نہیں ہیں جو کیموملا کی کلی ضرورت ظاہر کرتی ہوں مگر جب موجود ہوں تو انہیں کیموملا کی قوی علامات سمجھنا چاہئے کیونکہ ان سے بڑی حد تک کیموملا کے تعلقات و افادیت کا علم ہوتا ہے - اور اگر ان علامات کے مدنظر کیموملا ہومیوپیتھک اصول کے مطابق دی جائے تو اس کا فائدہ بھی ضرور ہو کر رہتا ہے -

خلاصہ علامات کیموملا

بچے کی سرزنش پر اسے تشنج ہونے لگے -

پاخانہ کا رنگ سبز، اس میں سے گلے سڑے انڈے کی سی بو، پیٹ درد، دست، خصوصاً جب بچہ دانت نکال رہا ہو -

پانی پینے پر چہرے پر پسینہ آجاتا ہے -

پیشانی کا پسینہ گرم اور لیسدار -

کیموملا افیون اور برومائیڈ کے بد اثرات کی دافع دوا ہے -

تند مزاجی جو بد اخلاق پر مبنی ہو، مریض فوراً ہی آپے سے باہر ہو جائے، دوسروں کی طرف اس کا رویہ ہمیشہ نفرت آمیز رہے - (ڈاکٹر گرنسی)

خشک کھانسی جو رات کو زیادہ ہو جائے خصوصاً جب مریض سو رہا ہو - یہ کھانسی گلے کے پچھلے حصے سے خراش پیدا ہو کر اٹھے (پلساٹلا - رومیکس)

رات کو پاؤں کے تلوے جلتے ہوں اور مریض انہیں اوڑھنی سے باہر نکال رکھے (سلفر) -

سرد ہوا میں تکلیف - مریض سرد ہوا سے ڈر کے مارے کان لپیٹ کر چلتا ہے -

سل و دق میں اگر مریض کو رات سوتے وقت ایک پیالی کیموملا کی چاء دی جائے تو اس کا رات کو پسینہ آنا رک جاتا ہے -

سن ان درد کے ساتھ ساتھ، ذرا سا درد بھی نا قابل برداشت ہو (کافیا) -

کیموملا کا مریض نکس وامیکا کی طرح خود غرض ہوتا ہے - اسے دوسروں کے احساسات کی کوئی پرواہ نہیں ہوتی -

دمہ جو بسبب غصہ لاحق ہو - دودھ پلانے والی ماں کا دودھ بسبب غصہ کم ہو جائے تو اس کی دوا بھی کیموملا ہے -

کیموملا کاسۂ سر میں سے نکلنے والے اعصاب (Cranial Nerves) پر خاص طور پر اثر انداز ہونے والی دوا ہے -

متعلقات

امدادی و تکمیلی امراض الاطفال میں بیلاڈونا خصوصاً جب دماغی اعصاب متعلق ہوں - اور جب شکمی اعضاء ماؤف ہوں تو کیموملا -

کیموملا ایسے بچوں کے عوارض کے لئے جنہیں افیون یا مارفیا دے کر خراب کیا گیا ہو، بیش بہا مفید دوا ہے -

موازنہ کیجئے بیلاڈونا، بورکس، برائی اونیا، کافیا، پلساٹلا اور سلفر سے - ایسے اشخاص جو کسی قسم کے دماغی اضطراب کا اظہار نہ کریں، کیموملا کے مریض نہیں ہوتے -

شدت مرض گرمی سے، غصہ اور خفگی سے، بوقت شام، آدھی رات سے پہلے پہلے، کھلی ہوا میں، تیز ہوا کا سامنا کرنے میں، ڈکار آنے سے -

افاقہ مرض گود اور گہوارہ میں اٹھائے رکھنے سے، فاقہ سے، گرم اور مرطوب موسم میں -

طاقت مستعملہ - ۳۰، ۲۰۰ اور اعلیٰ طاقتیں -

کافیا کروڈا COFFEA CRUDA کافی

ارض پاک جزیرۃ العرب کی پیداوار کا نا قابل فراموش عطیہ

کافیا ایک سدا بہار مخروطی شکل کی جھاڑی ہے۔ اس کا تنا سیدھا تقریباً ½ انچ موٹا اور دس سے سولہ فٹ تک لمبا ہوتا ہے۔ اس کا پھل بیر کی مانند، اس کا رنگ سبز پھر سرخ اور آخر میں جامنی ہو جاتا ہے۔ اس کے پھل میں دو بیج ہوتے ہیں جنہیں ان کی گٹھلی توڑ کر نکالا جاتا ہے اور وہی کافیا کہلاتی ہے۔



Coffea Cruda
Fruiting Branch of Coffee-plant (*Coffea Arabica*).
(*a*) flower; (*b*) section of berry, showing inclosed nutlets and position of embryo.

مقام پیدائش - عرب کی پہاڑیاں، افریقہ میں خط سرطان کے اردگرد کے علاقے، جزائر غرب الہند، امریکہ کی خط سرطان والی ریاستیں، ہندوستان لنکا، اور دیگر ممالک جن میں گرمی بشدت اور بکثر پڑتی ہے۔

کافیا ہومیوپیتھک گنجینہ ادویہ میں ڈاکٹر سٹاف نے ۱۸۲۳ء میں شامل کی۔

حصہ مستعملہ — تازہ بیج (غیر بریاں)

عام علامات

تمام حواس خمسہ حساس، باریک تحریر آسانی سے پڑھ لینا۔ قوت شامہ، ذائقہ اور لامسہ بہت حساس - جسم اور دماغ میں غیر معمولی چستی اور سر گرمی - دماغ میں خیالات اور تصورات کا ہجوم، سر گرم عمل، انہیں تخیلات میں نیند نہ آنا۔

ناگہانی ہوش ربا واقعات سے پیدا شدہ بیماریاں خصوصاً وہ جو مسرت انگیز واقعات سے رو پذیر ہوں، مریض موجی مزاج۔

ناقابل برداشت درد جو طبیعت پر مایوسی طاری کردے - طبیعت میں برہمی و برانگیختگی اشک باری، مریض نزعی حالت میں ادھر ادھر اچھلتا پھرے۔

درد سر - زیادہ دماغی محنت سے، سوچنے اور باتیں کرنے سے - ایک جانب کا درد سر، جیسے دماغ میں کیل گاڑ دی گئی ہو (اگنیشیا - نکس وامیکا) گویا دماغ پھٹ کر ٹکڑے ٹکڑے ہو جائے گا۔ کھلی ہوا سے شدت۔

خاص قسم کا درد دندان - جھٹکا دینے والا دانت کا درد منہ میں برف کا پانی رکھنے سے سکون حاصل ہو - جیسے ہی پانی گرم ہو، درد پھر شروع ہو جائے۔

دنیاوی لہو و لعب، عیش و آرام اور تعلی آمیز خوش خبریوں کے فرط انبساط سے پیدا شدہ امراض کی دوا

کافیا کروڈا بھی کیموملا کی طرح اعصابی نظام پر قوی اثر رکھتی ہے - حقیقتاً اعصابی تکالیف میں جب مریض کافی پینے کا عادی نہ رہا ہو تو ایسی حالت میں دئے جانے کی فضیلت کافیا کو حاصل ہونی چاہئے لیکن اگر اس کے برعکس مریض کافی پینے کا عادی ہو تو ایسی صورت میں دوا کیموملا ہوگی۔

پیرس کے ڈاکٹر تیسٹی کہا کرتے تھے کہ کافی فرانس کے بہت سے لوگوں کے اعصابی دردوں کی ذمہ دار شے ہے - کافیا کا مریض بہت بڑی ذکاوت حس کا حامل ہوتا ہے - اس تعلق میں Hering's Characteristic cards کی یہ عبارت قابل ذکر ہے تمام حواس نسبتاً تیز - مریض میں باریک تحریر پڑھنے کی قابلیت زیادہ - قوت شامہ، ذائقہ اور لامسہ بہت بیدار . لاشعوری حرکات و سکنات کی تفہیم بھی حد درجہ تیز - دماغ اور جسم کی غیر معمولی سر گرمی - مریض کا دماغ مختلف منصوبوں سے بھرپور - ارادہ

و عمل تیز - اور بنا بریں بے خوابی اور بیداری - خوش خیال تصورات میں منہمک اور مستقبل کے بے شمار منصوبات سے سرشار -

کافیا کی صحیح تصویر جتنی مذکورہ بالا علامات میں موجود ہے ، اس سے بہتر الفاظ میں بیان نہیں کی جا سکتی - مذکورہ بالا لفظی تعریف کے مد نظر عوام کا خیال کیموملا کی طرف منتقل ہو سکتا ہے لیکن حقیقتاً کیموملا کی دماغی علامات اس سے بھی مختلف ہیں - بلکہ اس سے تو ایک گونہ ایکونائٹ کا خیال بھی ہو سکتا ہے لیکن کافیا میں موت کا ڈر موجود نہیں ہوتا - ڈاکٹر ہیرنگ سوزشی امراض میں ایکونائٹ اور کافیا کو یکے بعد دیگرے دئے جانے کی سفارش کیا کرتے تھے - خصوصاً جب ایکونائٹ کی بخاری علامت اور کافیا کا تذبذبی احساس ایک ہی مریض میں موجود ہوتا اور میں تو کوئی اور ایسی دو مشابہ و مماثل دوائیں نہیں جانتا ، جنہیں اس سے بہتر طور پر یکے بعد دیگرے دیا جانا مناسب ہو لیکن میں ایسے کرتا کبھی نہیں کیونکہ مجھے یہ معلوم ہو چکا ہے کہ ہر دوا کو اس کی انفرادی حیثیت متعین کر کے استعمال کرنے سے ہی بہتر نتائج مرتب ہو سکتے ہیں (نیش) -

اطمینان قلب اور سکھ کی نیند سلانے والی دوا

کافیا ان اشخاص کی خاص الخاص دوا ہے جنہیں دماغی صدمات پہنچے ہوں - مثلاً یکبارگی دہشت انگیز واقعات کا پیش آجانا خصوصاً غیر متوقع خوش خبری - ہنسی مخول اور کھیل کود میں غیر معمولی حصہ لینا - عشق میں ناکامی اور نامرادی - انتہائی شور و غل اور تیز خوشبو والے مقامات میں رہنا - کافیا ان لوگوں کی بھی دوا ہے جو متلون مزاج ہوں - کبھی رونا کبھی ہنس دینا اور پھر سے رونا اور چیخ و پکار کرنے لگنا -

کافیا درد کی دوائیہ حیثیت سے بھی کیموملا اور ایکونٹ کے مساوی کہی جا سکتی ہے - درد ناقابل برداشت - ایسا درد جو مریض کو مایوس کر دے - برہمی و براگیختگی ، آنسو بہانا ، بیزاری اور بے قراری میں ادھر ادھر اچھلنا - اس موقع پر ہمیں یاد رکھنا چاہئے کہ کافیا ان لوگوں کو نہ دینی چاہئے جو کافی بطور مشروب پیتے رہے ہوں بلکہ ایسی حالت میں کیموملا دینی چاہئے -

خصوصی درد کی دوا

جسم کا وہ مقام جہاں اس قسم کا درد زیادہ ہوتا ہے اولاً سر ہے - سر میں یہ درد عموماً ایک جانب ہوتا ہے اور ایسا محسوس ہوتا ہے جیسے سر کے اندر کیل یا میخ گڑی ہوئی ہے - اگنیشیا میں بھی اس قسم سے ملتا جلتا درد سر پایا جاتا ہے اور یہ عموماً ہسٹیریائی عورتوں میں دیکھنے میں آتا ہے - ایسی صورت میں ہمیں علامات کی بنا پر دواؤں میں انتخاب کر لینا چاہئے -

کافیا چہرہ کے درد کی دوا بھی ہے - یہ درد اکثر خراب دانتوں کا نتیجہ ہوتا ہے - کافیا ایک مخصوص درد دندان کی دوا بھی ہے اور یہ خصوصیت اس طرح بیان کی جاسکتی ہے - کافیا کا درد دندان جب تک منہ میں ٹھنڈا پانی رکھا رہے ، بند رہتا ہے ، یہاں کیموملا کا درد دندان بھی ملحوظ رکھنا چاہئے جس کا خاصہ یہ ہے کہ منہ میں گرم شے رکھی جائے تو درد بڑھ جاتا ہے لیکن کافیا کی طرح ٹھنڈا پانی پینے سے افاقہ پذیر نہیں ہوتا -

درد حیض

عسرالطمث ، درد بوجہ کمی حیض ، اس عارضہ کی وجہ سے سارے پیٹ میں بے انداز درد ہوتا ہے - اگر ادرار حیض میں خون کے بڑے بڑے لوتھڑے نکلتے ہوں اور کافیا سے آرام نہ ہو تو اس کے بعد کیموملا دینی چاہئے -

ایسے درد جن سے اسقاط کا احتمال ہو ، وضع حمل کے بعد کا درد یا بہت شدید ناقابل برداشت درد زہ - اس قسم کے تمام درد کافیا سے دور ہوجاتے ہیں - مختصر یہ کہ کوئی درد کسی جگہ ہو اگر ناقابل برداشت محسوس ہوتا ہو اور کوئی خاص قسم کی رہنما علامات بھی نہ ملیں تو ایسے مریض کے لئے کافیا ہی مد نظر رکھنی چاہئے -

پُر سکون خواب آور دوا

بھی اشتعال پذیری ، معمولی سی بات پر بھڑک اٹھنا بھی اس دوا کی امتیازی خصوصیت ہے جو بعد میں سخت بے خوابی کی شکایت کا باعث بن جاتی ہے ۔ اسی لئے تو کافیاخواب آور دوا ہونے کی شہرت حاصل کر چکی ہے اور یہ میرا تجربہ اور مشاہدہ ہے کہ بے خوابی کی انہیں حالتوں میں کافیا ۲۰۰ طاقت کی ایک خوراک بہترین کام کرتی ہے ۔ اصول مماثلت کی صداقت کا ثبوت اس سے زیادہ دل آویز طریق پر ہاتھ آنا مشکل ہے کیونکہ یہی نیند لانے کی دوا جب خام حالت میں بکثرت استعمال کی جائے تو بہت سے لوگوں میں سخت بے خوابی پیدا کر دیتی ہے ۔

خسرہ کے بعد والی کھانسی

خسرہ کے بعد والی کھانسی اور بے خوابی جو بہت عام عارضہ ہے اس دوا سے حیرت انگیز طریق پر رفع ہو جاتا ہے اور یہ امر یاد رکھنے کے قابل ہے کہ کافیا کے استعمال سے جو نیند آتی ہے وہ کوئی نشیلی حالت نہیں ہوتی اور کبھی بھی افیون کے مرکبات کی طرح بنی نوع انسان کو نہ تو نقصان پہنچاتی ہے ، نہ بیمار کرتی ہے ۔

خلاصہ علامات کافیا

اچانک خوشخبری ۔ یا وحشت انگیز خبر سے عوارض میں شدت ۔

ادرار حیض مقررہ ایام سے پہلے ہو اور دیر تک جاری رہے ۔

چہرہ سرخ ۔ آنکھیں سفید اور پتلیاں پھیلی ہوئی ۔

خیال و تصورات کی فراوانی یکے بعد دیگرے خیالات کا تانتا لگا رہے ۔

درد ۔ خواہ کہیں ہو لیکن ناقابل برداشت ۔

ذکاوت حس ۔ آواز بو و خوشبو خواہ کتنی بھی دور ہو فوراً محسوس کر لی جائے ۔ معمولی جھنکار سے بدن کا کانپ کپکپا جانا ۔ سونگھنے کی طاقت بھی اسی طرح تیز ، درد اور لمس خواہ کتنا ہی معمولی ہو ناقابل برداشت (بیلاڈونا ۔ کانٹا ۔ نکس وامیکا)

شنوائی یا سماعت اتنی تیز کہ ساتھ والے کمرہ میں چلنے کی آہٹ بھی محسوس ہو جائے ۔

فرج گرم ، جماع کا ڈر اور تکلیف ۔ فرج اتنی ذکی الحس کہ حیض کے دنوں میں کپڑا تک نہ رکھا جا سکے ۔ بے انداز خارش یہانتک کہ خون نکال لیا جائے ۔

منہ میں سرد پانی یا برف رکھنے سے دانت درد کو افاقہ ۔

نیند ۔ بچہ سونے سے بے زار ۔ ماں سے باتیں تیز گفتاری سے کرے ۔

ہسٹیریائی طبیعت میں سر درد ، سر کے اندر پھانہ گڑا ہوا محسوس ہو (اگنیشیا ۔ ہایوسائمس ۔ کیلی فاس)

متعلقات

موازنہ کیجئے ۔ ایکونائٹ ، کیموملا ، اگنیشیا اور سلفر سے ۔

ناموافق ۔ کاسٹیکم ، کوکیولس انڈیکس ، اگنیشیا ۔

طاقت مستعملہ ۔ ۶ ۔ ۳۰ ۔ ۲۰۰

اگنیشیا
IGNATIA AMARA
(Bean of St. Ignatius)
پپیتا

اگنیشیا ایک پھل دار درخت ہے جس کا تنہ سیدھا اور لمبا ہوتا ہے ۔ اور جس کی چکنی، بے بو شاخیں ایک دوسرے کے بالمقابل پیچیدہ شکل میں نکلتی ہیں ۔ اس کے پتے بھی بالمقابل ڈنٹھل دار، بیضہ نما اور نوکدار چھ سے آٹھ انچ لمبے ہوتے ہیں ۔

پھول سفید، لمبے ، تعداد میں زیادہ ، بغلی گچھوں کی شکل میں نمودار ہوتے ہیں اور ان میں سے چنبیلی کی سی خوشبو آتی ہے ۔

اس کا پھل ناشپاتی کی مانند قدرے خم نما ، بیج اس کے کڑوے ، مغز یا گدے میں گڑے ہوتے ہیں، تعداد میں ۲۰ تا ۲۳ ۔ بادام نما ، بیرونی سطح ناہموار ۔ رنگ سیاہ یا راکھ نما یا بالکل بھورا ۔ خول بھورا سینگ دار اور بے حد سخت ، اس کا توڑنا مشکل لیکن ویسے نفیس روئیں دار اور بو دار ۔

ذائقہ تلخ جو دیر تک قائم رہتا ہے۔



IGNATIUS' BEANS: NERVE TONIC

تاریخ

پاپیتا کی جھاڑی جزائر فلپائن میں بکثرت پائی جاتی ہے۔ اس جھاڑی کے دوائیہ خواص کا پتہ سب سے پہلے سولہویں صدی مسیحی کے آخر میں جوزیٹ نامی ایک پادری واعظ نے لگایا تھا۔ اسی نے اس کو یورپ بھیجا جہاں ۱۶۹۲ء میں ڈاکٹر رے اور ڈاکٹر پٹی ور نے اس کو لندن کی شاہی مجلس اطباء کے سامنے پیش کیا۔ وہاں سے یہ دوا ستارھویں صدی مسیحی کے آخر میں ہندوستان لائی گئی اور وہاں پاپیتا کے نام سے مخزن الادویہ میں شامل کر لی گئی۔

ہومیو پیتھی میں اس کا شمول ۱۸۰۵ء میں ہانمن نے بذات خود کیا۔

حصص مستعملہ۔ بیج، ٹنکچر بنانے کے لئے ان بیجوں کا سفوف بنا لیا جاتا ہے۔

عام علامات

اگنیشیا غیر متوقع و متضاد حقائق کی دوا ہے۔ مثلاً اگر سر درد ہے تو جس جانب درد ہے اسی جانب لیٹنے پر درد میں افاقہ محسوس ہوتا ہے۔
مریض موجی مزاج اور اپنی مرضی کا مالک۔

معدہ میں خلاء محسوس ہو لیکن کھانے سے سیری نہ ہو۔ حلق دکھتا ہو اور نگلنے پر تکلیف کم ہو جائے۔ سردی کے دوران میں پیاس لگے اور جاڑے کی حالت میں بھی چہرہ سرخ رہے۔

مریض اداس، آہیں بھرتا ہوا، متلون مزاج اور اپنی مرضی کا مالک۔

پھڑکن یا کھنچاؤ، ڈر، خوف و ہراس، حوصلہ شکن جذبات یا جوش دلانے والے اثرات سے پیدا شدہ تشنجی حالات۔

معدہ میں خلاء، کمزوری اور انتہائی ناطاقتی کا احساس جو کھانے پر بھی دور نہ ہو۔

مقعد کے امراض۔ مثلاً بواسیر، کانچ نکلنا، پاخانہ کے بعد دکھن اور درد۔ درد جو مقعد سے پیٹ میں اوپر تک جاتا محسوس ہو۔

اگنیشیا جذباتی اور ہسٹیریائی مریضوں کی بڑی موزوں دوا ہے۔

لوازمات

شدت مرض۔ ذرا سی چھوت سے، تمباکو اور کافی نوشی سے۔

افاقہ مرض۔ درد ناک پہلو پر لیٹنے سے۔ زور دار دباؤ سے۔ بکثرت آب نما پیشاب سے۔

کھانسی خشک، اونچی۔ کھانسنے سے کمی نہ ہو۔ جتنا زیادہ کھانسے، کھانسی کی خواہش اتنی ہی بڑھتی جائے (کافیا۔ ہیپر سلفر)۔

بہت سے حالات میں اگنیشیا استعمال کرنے کے لئے صبح کا وقت بہتر تسلیم کیا گیا ہے۔

اگنیشیا کو عورتوں کے امراض کے ساتھ وہی تعلق ہے جو نکس وامیکا کو صفراوی مزاج مردوں کے ساتھ۔

دماغی عوارض کی دوا

اعصابی عوارض کی طویل فہرست میں اگنیشیا بھی بھاری بڑی اہم دوا ہے۔ ایکو نائٹ۔ کیموملا نکس وامیکا اور دیگر بہت سی دواؤں کی طرح اگنیشیا کی دماغی علامات بھی واحد بالذات درجہ رکھتی ہیں۔ انہیں دواؤں کی طرح اگنیشیا ابرا میں بھی حواس خمسہ کی زود اثر پذیری انتہائی درجہ کی تیز ہوتی ہے۔ لیکن دوسری دواؤں کے برعکس اس میں اداسی اور دل ہی دل میں غم کھانے کا خاص رجحان موجود ہوتا ہے۔ جو شخص بھی کسی ضبط کئے ہوئے گہرے غم میں مبتلا ہو، لمبی لمبی آہیں بھرے، سسکیاں لے، خصوصاً ایسی حالت میں جبکہ وہ اپنے غم کو دوسروں سے چھپانے

اور اندر ہی اندر سسکیاں بھرنے پر آمادہ ہو۔ بس یہی وہ شخص ہے جو اگنیشیا امیرا کا صحیح حقدار کہلا سکتا ہے۔ اگنیشیا کی مریضہ یہ چاہتی ہے کہ اسے اپنے غم میں منہمک تنہا چھوڑ دیا جائے۔ وہ اکثر آہیں بھرتی ہے اور بہت زیادہ اداس اور کمزور دکھائی دیتی ہے۔ یہ کمزوری خاص طور پر فم معدہ میں بیان کی جاتی ہے۔ وہ اپنے آپ کو بہت نحیف اور غشی کی سی حالت میں محسوس کرتی ہے۔ اسے ایسا محسوس ہوتا ہے کہ اس کی تمام طاقتیں سلب ہو گئی ہیں۔

متلون مزاجی بھی ایک دوسری علامت ہے جو اگنیشیا کے مریض میں ایک امتیازی حیثیت رکھتی ہے۔ متلون مزاجی جتنی اگنیشیا میں پائی جاتی ہے اتنی کسی دوسری دوا میں دیکھنے میں نہیں آتی۔ ایکونائٹ، کافیا اور نکس موسکیٹا میں بھی متلون مزاجی پائی جاتی ہے لیکن اگنیشیا میں اسے بدرجہ اتم کہنا چاہئے۔ اور اسی لئے اگنیشیا ہسٹیریائی عوارض میں ہماری بہترین دوا شمار کی جاتی ہے۔ ابھی تو مریض فرحت و انبساط سے بھرپور لیکن اس کے فوراً ہی بعد مراق قسم کی اداسی اور اشکباری میں مبتلا نظر آتا ہے۔ اور یہی دو کیفیات یکے بعد دیگرے بدلتی رہتی ہیں۔ علاوہ ازیں بسا اوقات بے صبری، لڑائی جھگڑا اور خفگی کا میلان بھی اگنیشیا میں پایا جاتا ہے لیکن کیموملا جتنا نہیں۔ مزید براں اگنیشیا کا مریض زود اثر پذیری کے سبب ہر شے سے جلدی ڈر جاتا ہے۔ اس لئے اگنیشیا ایسے عوارض کی بہترین دوا ہو سکتی ہے جو خوفزدگی سے پیدا ہوئے ہوں۔ یہاں یہ اوپیم اور وریٹرم کی ہم اثر دوا بھی کہی جا سکتی ہے۔ قصہ مختصر یہ کہ اگنیشیا ان لوگوں کی بہت کامیاب دوا ہے جو من چلے مزاج کے واقع ہوئے ہوں۔

اعصابی امراض کی دوا

اگنیشیا دماغی امراض کے علاوہ اعصابی عوارض کی بھی بڑی مفید دوا ہے۔ اس کا اثر حرام مغز پر نکس وامیکا کی طرح حکمی طور پر ہوتا ہے۔ اگنیشیا امیرا حرکی (Motor) اور حسیاتی (Sensory) اعصاب دونوں پر یکساں اثر کرتی ہے۔ یہ دوا تشنج اور جکڑاؤ کے لئے ہماری بہترین دواؤں میں سے ہے اور ایسے نوبتی امراض کے لئے خصوصیت سے موزوں ہے جو اصل میں ذہنی اسباب سے پیدا ہوتے ہیں۔ مثلاً خوف یا بچوں کی سرزنش، ڈانٹ ڈپٹ، لعنت و ملامت یا دوسرے قوی و شدید جذبات کے باعث ہونے والی بیماریاں۔

ایک ہسٹیریائی مریضہ کا واقعہ

اس ضمن میں ہم ایک واقع بیان کئے دیتے ہیں جو امید ہے کہ مذکورہ کیفیات کو واضح کرنے کے لئے مفید ثابت ہوگا۔ ہوا یہ کہ ایک پرسوتی بخار کی مریضہ کو تشنج ہونے لگے۔ دیگر تمام دوائیں بیکار ثابت ہو چکی تھیں۔ اس دوران میں معالج نے محسوس کیا کہ مریضہ تشنجی حالت میں کئی بار ایک لمبا گہرا سانس لے کر ہوش میں آجاتی ہے۔ اس کیفیت کے مشاہدہ پر معالج نے تیمارداروں سے پوچھا کہ مریضہ کو حال ہی میں کوئی دماغی صدمہ تو نہیں پہنچا۔ بتایا گیا کہ ہاں! مریضہ کی ماں کچھ عرصہ پہلے مری ہے۔ اور اس لڑکی کو ماں سے انتہائی محبت تھی۔ اس کا مریضہ نے چند ہفتے پہلے ماتم بھی بہت کیا تھا۔ بس اب اگنیشیا ۳۰ طاقت کی ایک خوراک دی گئی اور مریضہ پر تشنج کے دورے موقوف ہو گئے (نیش)۔

اگنیشیا قوی تشنجی حالتوں کے علاوہ خفیف جھٹکوں کی دوا بھی ہے۔

اگنیشیا، قوی تشنجی حالتوں کے علاوہ خفیف جھٹکوں والے امراض میں بھی ہماری بہترین دوا کہلاتی ہے۔ رعشہ اگر خوف وحزن یا فکر و غم جو ذہنی طور پر محسوس کیا گیا ہو یا دانت نکلوانے اور دانتوں کے خراش پیدا کرنے کے رد عمل پر پیدا ہوا ہو۔ ایسے عوارض کی دوا اگنیشیا ہی ہوتی ہے۔ جھٹکے والی دواؤں میں سے اگر کوئی دوا اگنیشیا کی قریب تر یا ہم اثر کہلا سکتی ہے تو وہ زنکم میٹیلکم ہے۔ ایگیریکس۔ ہائوسائمس اور کیوپرم میٹیلکم بھی اگنیشیا کی ہم اثر دوائیں ہیں اور بعض اطبا تو انہیں اگنیشیا کی بالمثل دوائیں ہی سمجھتے ہیں۔ وریٹرم وِیر بھی بشرطیکہ اس کے

خواص اچھی طرح جان پہچان لئے جائیں، جھٹکے والے عوارض کے لئے سر فہرست آنے کا دعوے کر سکتی ہے۔

فالج کی بے مثل دوا

اگنیشیا بعض اوقات فالج کے لئے بھی مفید بتائی گئی ہے اور میری بھی یہی رائے ہے کہ یہ فالج کی بے مثال دوا ہے۔ بشرطیکہ مریض ہسٹیریائی ہو۔ ایسے بیماروں کے عوارض خطرناک نوعیت کے نہیں ہوتے۔ ایکونائٹ۔ کیموملا اور کافیا کی طرح اگنیشیا کا مریض بھی درد کو حقیقت سے زیادہ محسوس کرتا ہے۔ (نیش)۔

سر درد اور اگنیشیا

اگنیشیا اپنے متذکرہ رفیق کار یعنی نکس وامیکا کی طرح عصبی درد سر کی نامور دوا ہے۔ خصوصاً اگر یہ درد اختناق الرحم کے سلسلہ میں عصبی مزاج عورتوں کو لاحق ہو۔ اس کا مطلب یہ ہوا کہ جس طرح نکس وامیکا عصبی مزاج مردوں کے حسب حال ہے، اسی طرح اگنیشیا عورتوں کے لئے اور اس حقیقت میں کوئی شک بھی نہیں۔ آپ کو یاد ہوگا کہ ہسٹیریا (اختناق الرحم) سے متعلق عصبی درد سر یک جانبہ ہوا کرتا ہے، اسی لئے تو اگنیشیا بطور سر درد کی بہترین دوا کے بدیں الفاظ ذکر کی گئی ہے۔ درد سر، جس میں سر کی ایک جانب میں ایک کیل گڑی ہوئی محسوس ہو اور یہ درد اسی جانب پر لیٹنے سے کم ہوتا محسوس ہو۔ اس قسم کا درد سر ان طبائع میں ہوتا ہے جو انتہائی درجہ حساس اور مذبذب قسم کے ہوں یا جن اشخاص نے بیش بہا فکر و تردد، غم و اندوہ اور دماغی کام کیا ہو۔ اگنیشیا کی متلون مزاجی اور متضاد علامات جو اس دوا کا خاصہ ہیں، اس قسم کے سر درد میں نمایاں طور پر پائی جاتی ہیں۔ یہ درد سر میں صرف پہلو ہی نہیں بدلتا بلکہ ایک وقت میں تو درد بتدریج شروع ہوتا ہے اور پھر سلفیورک ایسڈ کی طرح یکبارگی غائب ہو جاتا ہے یا بیلاڈونا کی طرح فوراً شروع ہوتا ہے اور فوراً ہی رفع ہو جاتا ہے۔ یہ سردرد ایکونائٹ، جیلسیمینم، سلیشیا اور ورٹرم کی طرح جب ختم ہونا ہوتا ہے تو مریض کو بہت سا پیشاب آنے لگتا ہے۔ یہ حالت اختناق الرحم کے عوارض والی عصبی مزاج عورتوں میں زیادہ پائی جاتی ہے۔ سر درد کے دوران میں اگر پیشاب زیادہ آئے تو دوا لیک ڈفلوریٹم دینی چاہئے۔

سر درد کی شدت

کافی، حقہ یا سگرٹ نوشی سے۔ نسوار کھانے سے۔ تمباکو کے دھوئیں سے، مئے نوشی سے، باریک بینی یا فکر و تردد سے، پاخانہ پر زور لگانے اور کھانا کھانے کے فوراً بعد سر درد میں شدت ہو جاتی ہے۔

سر درد میں افاقہ

غذا کھانے کے دوران میں، لیکن جونہی کھانا ختم ہو، دردسر شروع ہوجائے۔ سورائینم کی طرح اگنیشیا کے سر درد میں بھوک بھی ساتھ ہی ساتھ لگی رہتی ہے۔ اس قسم کا سر درد ٹھنڈی ہوا سے، سر کو یکدم موڑ کر دیکھنے سے۔ آگے جھکنے سے، بدنی حالت بدلنے سے، دوڑنے، دیر تک اوپر دیکھتے رہنے، آنکھیں پھیرنے سے یا شور اور روشنی سے بڑھ جاتا ہے۔ گرمی اور درد والے پہلو پر لیٹنے سے۔ ہلکے دباؤ، بیرونی گرمی اور صاف و شفاف بمقدار کثیر پیشاب ہونے سے کم ہوجاتا ہے۔

عوارض گلو

اگنیشیا حلق کے بہت سے عوارض کی دوا بھی ہے۔ سب سے پہلے تو اس میں وہ مشہور و معروف علامت پائی جاتی ہے جسے گلے کا گولہ کہتے ہیں (Globus Hystericus)۔ اس گولے کی نوعیت گاہے ایسی بھی محسوس ہوتی ہے جیسے کوئی شے معدہ سے اٹھ کر گلے میں آ اٹکی ہو جہاں اس کے رک جانے سے ایسا محسوس ہو کہ گلا گھٹ جائیگا مریضہ اسے بار بار نیچے نگلنے کی کوشش کرتی ہے لیکن یہ گولہ پھر سے موجود ہو جاتا ہے اور انتہائی طور پر تکلیف دہ ثابت ہوتا ہے۔ یہ عارضہ خاص طور پر اس وقت لاحق ہوتا ہے جب مریض کو غم و اندوہ میں مبتلا ہونا پڑے اور وہ چیخ و پکار کرنا چاہے۔ یہ احساسات خالصتاً عصبی نوعیت کے ہوتے ہیں لیکن اگنیشیا صرف ان علامات

ھی کی دوا نہیں بلکہ یہ تو اس سے بھی زیادہ اہم عوارض مثلاً ورم لوزتین (Tonsillitis) اور خناق (Diphtheria) کے لئے بھی شفا بخش دوا ہے۔ گلے کے عوارض میں اگنیشیا کا خاصہ یہ ہونا چاہئے کہ گلے کا درد اور تکلیف نگلنے سے افاقہ پذیر ہو یا نہ نگلنے والی حالت میں تکلیف میں شدت محسوس ہو (کیپسیکم)۔ نگلنے سے تکلیف میں افاقہ بھی ایک ایسی علامت ہے جس کی دوا اگنیشیا ہے۔ قرین قیاس تو یہی ہے کہ نگلنے سے تکلیف بڑھ جانی چاہئے۔ یہ توقع نہ کرنی چاہئے کہ ایسے مریض تعداد میں زیادہ ملینگے لیکن گاہے ایسے مریض آ بھی جاتے ہیں اور اگر ہمارے پاس ان کی دوا نہ ہو تو یہ عوارض ہماری کوششوں کو ناکام بنائے رکھتے ہیں۔ بس یہی وہ مقام ہے جہاں ہومیو پیتھی بڑھ چڑھ کر میدان مارتی ہے۔ اور اس کامیاب شفایابی کی مسرت وہی شخص جانتا ہے جو ایک غیر معمولی دوا سے خلاف معمول مرض کا علاج کر دکھائے۔

اگنیشیا کے مریضوں میں جہاں نہ نگلنے کی صورت میں تکلیف بڑھتی ہے بعض اوقات رقیق یعنی پتلی چیزوں کے نگلنے سے مرض میں اضافہ بھی ہو جاتا ہے اور ٹھوس قسم کی اشیاء نگلنے سے آرام محسوس ہوتا ہے۔ آپ کو یاد ہوگا کہ اگنیشیا کی یہ صورت لیکیسس سے مشابہ ہے لیکن اس کے ساتھ یہی علامت بپٹیزیا کے برعکس بھی ہے۔ بپٹیزیا کا مریض صرف رقیق اشیاء نگل سکتا ہے اور ٹھوس غذا کی کم از کم مقدار سے بھی اس کا گلا گھٹنے لگتا ہے اور آواز نہیں نکل سکتی۔ پس ہمیں موافق و مخالف دونوں امور کو ذہن میں رکھنا ضروری ہے کیونکہ ایسا کرنے سے تیر بہدف قسم کی نسخہ نویسی کی صورت نکل آتی ہے۔ جس سے وافر مطالعہ اور پریشانی بہت کم ہو جاتی ہے۔

تمباکو سے نفرت

اگنیشیا کی ان رہنما علامات کے علاوہ جن کا بیان پہلے ہو چکا ہے، ایک علامت یہ بھی ہے کہ اگنیشیا کے مریض کو تمباکو کے دھوئیں سے سخت نفرت ہوتی ہے۔ یہ ایک ہمہ گیر نفرت ہے جس سے اور کئی تکالیف میں معتدبہ شدت ہو جاتی ہے۔

جوف معدہ میں ڈوبنے کا احساس

فم معدہ میں خلاء، کمزوری اور دل ڈوبنے کا احساس۔ اگنیشیا کے مریض میں اس علامت کے ساتھ سسکیاں بھرنے اور لمبے سانس لینے کا میلان بھی پایا جاتا ہے۔ علاوہ ازیں دو دوائیں اور بھی ایسی ہیں جن میں معدہ کے اندر اسی قسم کے ضعف اور ڈوبنے کا احساس پایا جاتا ہے اور وہ دوائیں ہائیڈراسٹس اور سیپیا ہیں۔ لیکن ان تمام دواؤں کا انتخاب مریض کی دیگر رہنما علامات کی رہبری میں ہونا چاہئے۔

درد معدہ

اگنیشیا میں معدہ کے اندر جو کمزوری کا احساس پایا جاتا ہے، اسے بعض اوقات تھل تھلے پن کے احساس سے تعبیر کیا جاتا ہے۔ ایسا محسوس ہوتا ہے جیسے معدہ ڈھیلی ڈھالی حالت میں لٹکا ہوا ہے۔ یہ احساس اپیکاک میں بھی ویسا ہی پایا جاتا ہے۔ بعض اوقات ہمیں ہسٹیریائی رجحان رکھنے والی عورتوں میں شدید قسم کے پیٹ کے درد کا علاج کرنا ہوتا ہے۔ اس ایسے مواقع پر ہماری توجہ اگنیشیا کی طرف مبذول ہونی چاہئے۔

امراض مقعد

اگنیشیا کا اثر مبرز و مقعد پر نکس وامیکا کی طرح بہت یقینی ہوتا ہے۔ کانچ نکلنا اس کی ایک نمایاں علامت ہے (روٹا)۔ نکس وامیکا کی طرح اس میں بھی پاخانے کی ضرورت باربار محسوس ہوتی ہے لیکن فضلہ خارج ہونے کی بجائے فضلے کے ساتھ کانچ نکل آتی ہے۔ اسی ڈر کے مارے مریض پاخانہ پر زور لگانے، آگے جھکنے اور وزن اٹھانے سے گریز کرتا ہے۔ اور اگر وہ ایسا کرے تو پاخانہ ہونے کے بعد مقعد میں سکڑنے کے ساتھ خراشدار درد ہونے لگتا ہے جو ایک یا دو گھنٹے تک جاری رہتا ہے۔ یہی کیفیت نائٹرک ایسڈ میں بھی پائی جاتی ہے جو صرف ڈھیلا یا پتلا پاخانہ ہونے کے بعد لاحق ہوتی ہے۔ سلطان مشاہدین ڈاکٹر کینٹ نے اس امتیازی علامت کا اس طرح ذکر کیا ہے۔ تیز ٹیس مار درد جو مقعد میں اوپر کی طرف اٹھتا ہو (سیپیا میں ایسا ہی درد رحم میں ہوتا ہے)۔ پس یہ علامت ہیرے کی طرح قیمتی ہے اور اس کی

اکثر تصدیق بھی ہو چکی ہے ۔ اس سے ظاہر ہے کہ اگنیشیا منعد و مبرز کے لئے بڑی اہم دوا ہے ۔

بخار

بخار کی جو علامات اگنیشیا میں پائی جاتی ہیں ان کے لحاظ سے بھی یہ دوا لاثانی ہے۔ ہمارے نزدیک باری کے بخار کے سوا کوئی ایسی بیماری نہیں جس میں ہم تقلیل شدہ (Potentized) دوا کے شافی اثرات کا بہتر ثبوت پیش کر سکیں ۔ ایسے مزمن مریض جو کونین کے سالہا سال استعمال سے بھی صحت مند نہ ہو سکے تھے، ہومیو پیتھک دوا کی ۲۰۰ یا اس سے بھی اعلیٰ طاقت کی صرف ایک ہی خوراک سے شفایاب ہو گئے ۔ اگنیشیا بخار کی ذیل کی علامات میں درکار ہوتی ہے ۔

۱۔ سردی کے ساتھ ساتھ پیاس ۔ یہ پیاس کسی اور درجہ میں نہیں پائی جاتی ۔
۲۔ بیرونی گرمی سے سردی میں افاقہ ۔
۳۔ بدن لباس اوڑھنے اور ڈھانپنے سے گرمی کے احساس میں اضافہ ۔
۴۔ سردی لگنے کے دوران چہرہ سرخ ۔

ان چار علامات کو یقین کے چار ستون سمجھنا چاہئے جن پر ہر طرح کے بھروسہ کی چھت ڈال کر کامیابی سے رہائش کی جا سکتی ہے ۔ بخار کے کسی درجہ میں سردی و کپکپی کے ساتھ پیاس کا لگنا کسی اور دوا میں نہیں پایا جاتا۔ نکس وامیکا میں انگیٹھی یا بستر کی گرمی سے افاقہ نہیں ہوتا ۔ اور گرمی کے دوران میں بھی نکس وامیکا کا مریض کپڑا اوڑھنا پسند کرتا ہے۔ کیونکہ اگر اس کا بدن ذرا بھی ننگا ہو جائے تو سردی محسوس ہونے لگتی ہے۔ اس طرح ہم دیکھتے ہیں کہ اگرچہ ان دونوں دواؤں کا الکلائیڈ (Alkaloid) ایک سٹرکنیا (Strychnia) ہی ہے تاہم جب ہم انہیں بیماروں کے علاج کے لئے استعمال کرتے ہیں تو ان میں بین فرق پایا جاتا ہے ۔

بخار نے سردی کے درجہ میں چہرہ سرخ ہونے والی علامت نے ایک بار نہایت ہی پیچیدہ مریض کو شفایاب کرنے میں میری رہبری کی اور جونہی میں نے اس مریض کے چہرہ کی سرخی لوٹ کی، میں نے یہ بھی دیکھا کہ یہ لڑکا انگیٹھی کے پیچھے ایک ایسی جگہ پر بیٹھا تھا جو اس کمرے کا انتہائی گرم مقام تھا۔ پس میں نے اسے اگنیشیا ۲۰۰ کی ایک ہی خوراک دی اور وہ شفایاب ہو گیا۔ اسی خاندان کے دو اور اشخاص اسی زمانہ میں اور اسی ملیریائی علاقہ کے باشندے میرے علاج سے اچھے ہوئے۔ ان میں سے ایک کیپسیکم ۲۰۰ سے اور دوسرا یوپیٹوریم پرفولی ایٹم ۲۰۰ سے۔ اول الذکر مریض کے دونوں شانوں کے درمیان سردی شروع ہوتی تھی اور دوسرے کو صبح سویرے (۷ سے ۹ بجے تک) سردی لگتی اور اس سے پہلے ہڈیوں میں سخت درد ہوتا ۔ سردی ختم ہونے پر قے ہوتی جس میں صفرا خارج ہوتا تھا۔ اب مجھے یہ تو یاد نہیں کہ یہ واقعات کب اور کہاں بیان کئے ہیں لیکن اتنا ضرور یاد ہے کہ اس سے پہلے ان کا ذکر ہو چکا ہے۔ چونکہ ان مثالوں سے ہمارے عظیم الشان قانون شفا بخشی کے موافق تقویت یافتہ ادویہ کی افادیت اور ان کے موثر ہونے کی تصدیق ہوتی ہے اس لئے ان کے دہرانے میں کوئی مضائقہ نہیں۔ یہ حقائق ایسے ہیں کہ کوئی معقول شخص اس شہادت پر شبہ نہیں کر سکتا (لیش) ۔

خلاصہ علامات اگنیشیا

آہیں اور سسکیاں بھرنا ۔ من مانی کرنا ۔ ٹکٹکی باندھے دیکھتے رہنا اور کسی عضو میں پھڑکن مروڑ اور تشنج (ہسٹیریا) ۔

بات ٹوکنے پر خفگی اور پھر اپنے آپ پر غصہ آجانا ۔

بخار سردی سے ، لرزہ کے ساتھ ہی پیاس ۔

بھوک رات کو ، جاگ کر کھانے کی خواہش ۔

کھانے پر تکالیف میں افاقہ ۔

بہرہ پن لیکن انسانی آواز برابر سن پاتی ہو بخلاف فاسفورس جس میں انسانی آواز سنائی نہیں دیتی البتہ دوسری تمام آوازیں بخوبی سنی جا سکتی ہیں ۔

پلیگ ۔ ترک لوگ اسے پلیگ کی دافع دوا سمجھ کر اس کے بیجوں کا ہار بنا کر گلے میں پہنتے ہیں ۔

پیشاب بکثرت ہونے سے افاقہ ۔

تشنج مار پیٹ - جھاڑ جھپٹ - سرزنش ' زجر و توبیخ پر تشنجی دورے -

حیض کی بندش بسبب غم - فکر و صدمہ -

دافع اثرات شراب و کافی -

دست- خوف و ڈر کے بعد- پھل کھانے کے بعد -

سر درد جس میں سر کے اندر کیل گڑی ہوئی محسوس ہو - جس جانب درد ہو اس پہلو پر لیٹنے سے افاقہ -

سر میں پانی بھر جانا خصوصاً جب پیٹ کے عوارض بظاہر دور ہو گئے ہوں - مثلاً دست وغیرہ بند اور بعد میں پانی سر میں جمع ہو جائے -

شیاٹیکا (عرق النساء) - درد میں رات کو شدت درد اٹھ کر چلنے پر مجبور کر دے -

طبیعت سخت جلد باز - ہر کام جلدی سے کرنا دوسروں سے کام چھڑا کر خود کرنے لگنا -

عشق - کنواری لڑکیوں کا شادی شدہ آدمیوں کے ساتھ عشق و محبت - محبت میں ناکامی سے ہسٹیریائی حالت -

کھانسی روکنے پر رک جاتی ہو ورنہ بڑھتی جائے - (سکوٹلا) گلا درد کرتا ہو اور نگلنے پر درد میں افاقہ محسوس ہو- جتنا کھانسا جائے کھانسی اتنی ہی بڑھتی جائے-

گالوں کا دانت تلے آکر زخمی ہو جانا -

گفتگو کرنے پر چہرے پر شکن یا منہ کو بلاساختہ خاص نہج میں حرکت دینی پڑے -

قبض - رفع حاجت کی خواہش ہر دم موجود لیکن براز ندارد -

متلون مزاجی بے صبری، ذکاوت حس- ایمانداری راست گوئی -

متضاد حالات کی موجودگی - غیر یقینی کیفیات کا ظہور - اجتماع ضدین مثلاً جاڑا اور سردی لیکن ساتھ ھی پیاس - معدہ میں ٹھنڈک - اکیلے بیٹھ کر فکر و غم کرنا - جلد کو گرمی پسند ہو -

معدہ میں ٹھنڈی چیزوں کی خواہش لیکن جلد گرمی چاہے -

مقعد میں درد اوپر کی طرف اٹھتا محسوس ہو - سیپیا میں اس قسم کا درد رحم میں محسوس ہوتا ہے - بواسیر -

متعلقات

ناموافق - کافیا - نکس وامیکا - ٹیبیکم -

فاد زہر - اگنیشیا کے بد اثرات پلساٹلا کے استعمال سے دور ہو جاتے ہیں -

شدت مرض- تمباکو ، کافی، برانڈی ، لمس یعنی چھوت ، حرکت تیز ، خوشبو ، دماغی ہیجان اور غم و اندوہ سے -

افاقہ مرض - گرمی اور زور دار دباؤ سے (سنکوتا) نگلنے اور چلنے سے -

طاقت مستعملہ ۳۰ - ۲۰۰ اور اعلی طاقتیں -

کاکیولس انڈیکس - مرگ ماھی - ماھی زھرج - کاکے پھل

COCCULUS INDICUS
Fish Berries

کاکیولس ایک کمند خیز پودا ہے جس کی چھال خاکی خاکستری گہری سلوٹ دار ہوتی ہے - پتے چوڑے ، لمبے لمبے ، ڈنٹھلوں پر بالمقابل سروں پر موٹے ، ہموار چکنے اور چمڑے کی طرح لچکدار ہوتے ہیں -

پھول چھوٹے دو پتے اور سر تب غنیچہ میں آویزاں رہتے ہیں -

پھل خشک ، ھلکا ، تقریباً گول ، قطر میں ½" سیاہ بھورا - خول کی بیرونی سطح پر جھریاں - خول کا اندرونی پرت سفید ، پتلا جس میں سفید زردی مائل بے بو روغنی بیج جس کا ذائقہ انتہائی طور پر تلخ ہوتا ہے - بیج خول کے اندر پورا نہیں ہوتا - اس لئے خول ہلانے پر آواز دیتا ہے -

مقام پیدائش - یہ پودا مشرق و جنوبی ہندوستان ملیبار ، برما ، ملایا اور جزائر شرق الہند میں

پیدا ہوتا ہے ۔ اور ماہی گیروں کے لئے بڑے کام کی چیز ہے ۔ معلوم ہوتا ہے کہ ہندوستانیوں کے علاوہ عربوں کو بھی اس پودے کا علم تھا ۔ کیونکہ ابن سینا اور دیگر متقدمین اطباء اسلام نے بھی ماہی زہرج کے خواص کا بیان اپنی تصانیف میں کیا ہے ۔ ہندی اطباء نے بھی اپنی طبی کتب میں اس کا ذکر کیا ہے ۔ وہ اسے جلدی امراض کے لئے استعمال کرتے تھے لیکن اس کا زیادہ تر استعمال مچھلیاں پکڑنے میں ہوتا ہے ۔ ماہی گیر کاکیولس کے بیج سطح آب پر پھینک دیتے ہیں مچھلیاں انہیں کھا کر مخمور ہو جاتی ہیں اور تیرنے لگتی ہیں اور ماہی گیر انہیں بلا تردد پکڑ لیتے ہیں ۔



Cocculus Indicus

حصہ مستعملہ بیج ۔ ٹنکچر بیجوں کو پیس کر سفوف سے تیار کیا جاتا ہے ۔

ہانمن کو جب کاکیولس کے مخمور اور مدہوش کن خواص کا علم ہوا تو انہوں نے خود اس کی آزمائش انسانوں پر کی اور پھر اسے ۱۸۰۵ء میں ہومیوپیتھک میٹریا میڈیکا میں داخل کر لیا ۔

عام علامات

گردن کے عنقی عضلات کی کمزوری یہانتک کہ مریض سر بمشکل تمام سنبھال سکے ۔ کمر میں اتنی کمزوری جیسے مفلوج ہو گئی ہو ۔ چلتے ہوئے کمر ٹوٹ کر جواب دیدے ۔ مریض بمشکل کھڑا رہ سکتا ہو ۔ نہ وہ چل سکے اور نہ بات کر سکے ۔

ہاتھ اور پاؤں سن ہو جائیں یا سوئے ہوئے محسوس ہوں ۔

درد سر ۔ اس کے ساتھ متلی اور قے ، کھڑے ہونے اور گاڑی یا کشتی میں سوار ہونے سے غش آ جائے اور جی متلائے ۔

کمزوری کا عام احساس ۔

سر ، معدہ اور پیٹ میں ضعف ، نقاہت اور خالی ہونے کا احساس ، نیند نہ آئے یا رات کو بیدار رہنے سے تکلیف میں شدت ہو جائے ۔

قولنج ریحی (ریاحی درد شکم) اس کے ساتھ پیٹ میں انتہائی تناؤ ریاحی درد ، ایام حیض کے دوران پیٹ درد ۔

تشنجی درد ۔ ایسا محسوس ہو کہ فتق ہوا چاہتا ہے ۔

شدت مریض ۔ اٹھ بیٹھنے ، حرکت کرنے ، گاڑی یا کشتی میں سوار ہونے ، تمباکو پینے ، باتیں کرنے ، کھانے اور شب بیداری کرنے سے عوارض میں شدت ۔

افاقہ مرض ۔ خاموش لیٹے رہنے سے ۔

ڈاکٹر فیرنگٹن لکھتے ہیں "کاکیولس حرام مغز کے نخاعی نظام Cerebro Spinal System پر اثر انداز ہوتی ہے ۔ اور انہیں اعضاء میں سخت کمزوری پیدا کرتی ہے ۔ وہ حرام مغز میں فالج کی سی کمزوری عارض کر دیتی ہے ۔ خصوصاً اعصاب حرکی (Motor Nerves) پر اس کا یہ اثر بہت نمایاں ہوتا ہے ۔ بنا بریں ہم وثوق سے کہہ سکتے ہیں کہ یہ دوا حرام مغز کے عوارض سے پیدا شدہ فالج کی حکمی اور اکثر استعمال میں آنے والی دوا ہے ۔ جب عمودالفقری کا کمر والا حصہ ماؤف ہو اور تکلیف کا ابھی آغاز ہو تو اس وقت یہ دوا خصوصیت سے فائدہ مند ثابت ہوتی ہے ۔

کمر کا حصہ بہت ہی کمزور محسوس ہوتا ہو جیسے شاید مفلوج ہو گیا ہے ۔ چلتے وقت کمر کا نازک حصہ جواب دیدے ۔ ٹانگیں کمزور پڑ

جائیں ۔ ٹانگوں سے میری مراد بدن کے نچلے حصہ کے تمام اکناف و اطراف ہیں ۔ چلتے وقت گھٹنے جواب دے دیں ۔ ایسا محسوس ہو کہ پاؤں اور تلوے سن ہو گئے ہیں ۔ رانیں دکھتی ہوں جیسے زور سے کچل دی گئی ہیں ۔ پہلے ایک ہاتھ سن پھر دوسرا ہاتھ متورم محسوس ہونے لگے ۔ یہ تمام علامات کاکیولس کے اساسی مظاہرات ہیں اور ان کی بیخ و بنیاد تمام حرام مغز کی کمزوری پر مرکوز ہوتی ہے (نیش) ۔

ڈنہم لکھتے ہیں ۔ کاکیولس کا دائرہ عمل زیادہ تر حیوانی زندگی کے نظام پر حاوی ہوتا ہے پہلے اس عضلاتی نظام پر جو اختیاری طور پر کام کرتا ہے ۔ اس کے بعد حسیاتی نظام اس کا ابتدائی جائے عمل بن جاتا ہے ۔ جی متلانے کی کیفیت اس قدر بڑھ جاتی ہے کہ قے ہو جانے کا اندیشہ لاحق ہو جاتا ہے ۔ اور اس کے ساتھ ہی سر اوپر اٹھانے پر غشی اور شدید چکر آنے شروع ہو جاتے ہیں ۔

ہیوجیز لکھتے ہیں ۔ کاکیولس عقلی قواء کی نسبت خود مختار عضلات پر زیادہ اثر انداز ہوتی ہے ۔ ہانمن کے تجربات بھی اس قول کی تائید کرتے ہیں ۔

پیرانی را لکھتے ہیں :۔ کاکیولس حواس کی نسبت خود مختار عضلات پر زیادہ کارگر ہوتی ہے ۔

مختلف مصنفین کے یہ اقوال ہم نے یہ دیکھنے کے لئے نقل کر دئے ہیں کہ عملی نقطۂ نظر سے ہمیں ان سے کتنی مدد مل سکتی ہے ۔

ڈاکٹر ہیوجیز لکھتے ہیں :۔ ہانمن کے تجربات ہماری ان عام علامات سے پوری مطابقت رکھتے ہیں ۔

اب ہم ہانمن کے تجربات کا اقتباس بھی ذیل میں نقل کرتے ہیں ۔ *گردن کے بالائی حصہ کے عضلات کی کمزوری اور اس کے ساتھ سر کا بھاری پن ۔ عضلات اتنے کمزور محسوس ہوں کہ سر کو سہار نہ سکتے ہوں (کلکیریا فاس ۔ ویریٹرم ایلبم)۔ کمر میں فالج کا سا درد جس کے ساتھ کولہوں میں تشنجی کھنچاؤ پایا جائے جو چلنے میں مانع ہو ۔ مریض کے گھٹنے کمزوری کی وجہ سے چلنے سے رہ جائیں اور وہ چلتے وقت لڑکھڑانے اور اسے اندیشہ رہے کہ ایک جانب گر پڑیگا ۔ کبھی پاؤں سو جاتے ہوں اور کبھی ہاتھ ۔ "کھانا کھاتے وقت ہاتھ کانپتے ہوں اور ہاتھ جتنے زیادہ اوپر اٹھائے جائیں ، ان میں کپکپی اتنی ہی زیادہ ہو ۔ ابھی ایک ہاتھ سن ہو اور تھوڑی دیر بعد دوسرا سن اور بے حس معلوم ہونے لگے ۔ پیروں کے تلوے بیٹھنے کی حالت میں سو جاتے ہوں ۔ فالج کی سی کمزوری کے عام حملے اور اس کے ساتھ پشت میں درد ۔

یہ تمام مصدقہ علامات ایلن کی انسائیکلوپیڈیا آف پیور میٹیریا میڈیکا (Allen's Encyclopedia of Pure Materia Medica) سے لی گئی ہیں ۔ انہیں نہایت سادہ الفاظ میں بیان کیا گیا ہے اور جہانتک یہ علامات مذکورہ بالا فاضلین کے بیانات سے مطابقت کریں یعنی اس دوا کا اثر حرام مغز اور حرکتی عضلات پر صادق آتا رہے ، ہانمن کی ہدایات کے مطابق معمولی ذہانت کا کوئی عام شخص بھی انہیں بیماروں کے معالجہ میں بروئے کار لا سکتا ہے ۔ یہ ہے وہ طریقہ جس کے ذریعہ شفا بخش طبابت کو سہل اور عام فہم بنا دیا گیا ہے اور قیاس کنندوں اور خیالی پلاؤ پکانے والوں کے ہاتھوں سے نجات دلائی گئی ہے ۔ پس اگر کاکیولس سے ایک مریض کو شفا ہو سکتی ہے تو تسلیم کرنا پڑیگا کہ اسی بے خطا قانون یعنی "علامات کی روشنی میں علاج" کی مدد سے دوسری تمام بیماریوں کا علاج بھی ہو سکتا ہے ۔

عضوی تغیرات (پیتھالوجی) اور تجویز دوا بروئے علامات

اب ہمیں اس دوا کا عصبی نظام پر مجموعی اثر ایک ہی لفظ میں بیان کر دینا چاہئے ۔ اور وہ لفظ ہے "کمزوری" لیکن تجویز دوا کے اعتبار سے اس اختصار کا فائدہ ؟ ۔ کمزوری کی کیفیت بہت سی دواؤں میں اس سے زیادہ خوفناک طور پر بھی موجود پائی جاتی ہے لیکن ہر کمزوری ایک انفرادی نوعیت کی حامل ہوتی ہے ۔ جب میں ایسے لوگوں کی نسبت یہ سنتا ہوں کہ وہ نامور سرجن ہیں اور ایک ہومیوپیتھک کالج میں کام کرتے ہوئے بھی فاخرانہ انداز میں کہتے ہیں کہ ۔ "میں تو تجویز دوا جسمانی تغیرات کی بنا

پر کرتا ہوں ۔ اور علامات کو کوئی وقعت نہیں دیتا ۔ تو ان اشخاص کے متعلق خواہ وہ کتنے ہی قابل کیوں نہ ہوں ، میں یہ سمجھتا ہوں کہ انہیں ہومیوپیتھک طریق تجویز دوا کا قطعی کوئی علم نہیں کیونکہ میرے نزدیک تو ہانمن کی تعلیمات اور اس کے مطابق علامات ہی سائنٹیفک تجویز دوا کی طرف راہنمائی کرتی ہیں ۔ جسمانی اور عضوی تغیرات کی کوئی وقعت نہیں ہونی چاہئے ۔ کاکیولس کے تعلق میں جو عام کمزوری اور نخاعی تکالیف یا ان کے ساتھ حکمی طور پر مزید علامات پائی جاتی ہیں ، ان کے علاوہ ہمیں حسب ذیل مخصوص امتیازی علامات اور بھی ملتی ہیں ۔

" ذہنی فتور اور مدہوشی جو کھانے اور پینے سے زیادہ ہو جائے ۔ "سر گردانی جیسے مریض نشے میں ہو ۔ ذہنی فتور اور آشفتہ سری ۔ گرداب آوری اور سر گردانی جو اٹھ کھڑا ہونے پر زیادہ ہو جائے اور جس کے سبب مریض دوبارہ لیٹ جانے پر مجبور ہو جائے "۔ "متلی اور قے اور سر درد ، غثیان اور قے کردینے کا میلان "۔ یہ تمام علامات تانگہ ، کار یا کشتی میں سوار ہونے پر خاص طور پر بڑھ جاتی ہوں ۔ سمندری سفر کی متلی اور قے (سمندری سفر کے عوارض جو عرشے پر کم ہو جائیں ٹیبیکم) ۔ یہ سب کاکیولس کی ممتاز علامات ہیں ۔

کاکیولس اور برائی اونیا کا سر درد

کاکیولس کا سر درد اور سر گردانی برائی اونیا سے مختلف ہوتی ہے ۔ برائی اونیا میں اور دیگر کئی دواؤں میں جی متلانا سر درد شروع ہونے سے پہلے ہوتا ہے ۔ لیکن کاکیولس کے حالات اس کے برعکس ہوتے ہیں ۔

معدی اعتبار سے کاکیولس اور کالچیکم کا موازنہ

کاکیولس میں سر میں دردناک قسم کی کمزوری یا خالی پن اس کی عام کمزوری کے مطابق ہی پایا جاتا ہے ۔ خالی پن کا یہ احساس جو در حقیقت اسی کمزوری ہی کا دوسرا نام ہے کاکیولس کی ایک امتیازی علامت ہے ۔ غثیان جسے ہم کاکیولس کی خصوصیت قرار دے چکے ہیں سر ، پیٹ ، آنتوں ، چھاتی ، دل اور معدہ وغیرہ میں مختصر یہ کہ تمام اندرونی اعضاء میں پایا جاتا ہے ۔ سر درد کے دوران ، متلی و غثیان جو اس کی مستقل علامت ہے ، کالچیکم کے خصوصی غثیان کی مانند ہوتی ہے ۔ گویا کہ غذا سے انتہائی نفرت ، یہانتک کہ غذا کی خوشبو سے بھی جی متلانے لگے حالانکہ بھوک موجود ہو ۔ کالچیکم میں غذا سے نفرت بھی ہوتی ہے اور غذا کی دید یا شنید پر متلی اور غثیان بھی ۔ مریض کا نہ صرف جی ہی متلاتا ہے بلکہ وہ غش بھی کھا جاتا ہے ۔ کاکیولس میں منہ کا ذائقہ معدنی (بق بقہ) ہوتا ہے ۔ مریض کے تمام احساسات اسی نا امیدی اور پژ مردگی کے تحت آتے ہیں جو عام عصبی نظام کو ماؤف کئے ہوتے ہیں ۔ مریض اپنے ہی خیالات میں کڑھتا اور کراہتا ہے ۔ موجی مزاج ، ایک کونے میں بیٹھا غمگین خیالات میں غرق رہتا ہے ۔ یہ کیفیت خصوصیت سے اعصابی بخار میں پائی جاتی ہے ۔ گویا کہ ہر طرح مریض پر اداسی ، کم حوصلگی ' اور پژ مردگی چھائی رہتی ہے ۔

کاکیولس کی شکمی اور رحمی اعضاء کی اہم علامات

کاکیولس میں شکم اور رحم کی حوالی میں چند ایک اہم علامات پائی جاتی ہیں ۔ ان میں سے ایک پیٹ کا نفخ یا ابھارہ ہے ۔ یہ نفخ ' ریحی قولنج اور عسر الطمث (حیض درد کے ساتھ آنا) میں پایا جاتا ہے ۔ ریحی قولنج میں جس کی کاکیولس بڑی بیش قیمت دوا ہے ' مریض یہ شکایت کرتا ہے کہ اس کا پیٹ تیز نوکدار تیلوں اور پتھریلے کنکروں سے بھرا پڑا ہے ۔ ریحی قولنج کے یہ حملے عموماً آدھی رات کئے ہوتے ہیں ۔ ہوا کے گولے پیٹ میں کبھی یہاں اور کبھی وہاں ابھرتے ہیں ۔ اور اگر ریاح کا اخراج ہو بھی تو افاقہ خاطر خواہ نہیں ہوتا ۔ کیونکہ ریاح متواتر بنتے ہی رہتے ہیں ۔

اسی طرح جنگاسوں میں بھی دباؤ اور ابھار محسوس ہوتا ہے۔ اور شک ہونے لگتا ہے کہ شاید فتق رونما ہو جائے گا۔

عسر الطمث میں پیٹ کے نفخ کے علاوہ پیٹ میں اینٹھن اور درد بھی پایا جاتا ہے۔ یہ کیفیت اتنی ہی شدید ہوتی ہے جتنی کہ اس کی مخصوص کمزوری۔ کمر درد کے سبب مریضہ اپنے آپ کو اس قدر نڈھال محسوس کرتی ہے کہ اس کے لئے کھڑا ہونا، چلنا اور بات کرنا بھی مشکل ہو جاتا ہے۔ اس قسم کی علامات کاکیولس کی واحد خصوصیت ہیں۔ جہاں تک کمزوری کا تعلق ہے وہ کاربوانیمیلس سے مشابہت رکھتی ہے۔ لیکن کاکیولس کی تمام کیفیات اس کی منفرد کمزوری کے عین مطابق ہوتی ہیں البتہ کاربوانیمیلس کی کمزوری بدنی ادرار کا نتیجہ ہوتی ہے۔ ہو سکتا ہے کہ کاکیولس میں ادرار حیض بہت تھوڑا ہو یا قطعی نہ بھی ہو بلکہ اس کے برخلاف حیض آہستہ آہستہ بالکل کم ہوتا جائے اور اس کے عوض سیلان الرحم نمودار ہو جائے یا ایام حیض کے درمیانی عرصہ میں بھی سیلان الرحم جاری رہے۔

اگر ہم مطب میں کامیاب ہونا چاہتے ہیں تو اس کے لئے ضروری ہے کہ ادویہ کی علامات فارقہ میں تمیز کرنا بھی سیکھ لیں۔

اب اگر آپ مجھ سے کاکیولس کی چار سرکردہ علامات دریافت کریں تو میں ان کی نشان دہی یوں کرونگا (نیش) :—

۱- گردن کے بالائی حصہ کے عضلات کی کمزوری جس کے سبب سر کا سہارنا بوجھل محسوس ہو۔

۲- تانگہ، موٹرکار، ریل گاڑی، جہاز یا کشتی، میں سواری کے باعث عوارض کا لاحق ہونا۔ اگر یہی عوارض پہلے سے موجود ہوں تو ان میں شدت ہو جائے۔

۳- مختلف اعضاء میں کمزوری یا ان میں خالی خولی ہونے کا احساس۔

۴- نیند نہ آنے، رات کو بیدار رہنے یا اعتدال سے زیادہ کام کرنے کے برے اثرات (کاسٹیکم - کیوپرم میٹلیکم - اگنیشیا - نائیٹرک ایسڈ)

خلاصہ علامات کاکیولس انڈیکس

اشیاء کو ایسے بے ڈھنگ طریق پر پکڑنا کہ وہ چھوٹ کر گر پڑیں اور ٹوٹ پھوٹ جائیں۔

اعضاء کو سیدھا کرنے میں جوڑ کا درد کرنا۔ لاتیں یا کہنیاں اگر ملی رہیں تو آرام لیکن جب اکڑائی جائیں تو درد۔

آنتوں میں یہ احساس کہ نوکیلے پتھروں کے درمیان رکھ کر مروڑا جا رہا ہے۔

آنکھیں بند لیکن پپوٹوں کے نیچے ڈھیلے حرکت کرتے دکھائی دیں۔

انگوٹھے کی جڑ میں پھوڑا - یہ احساس کہ گرم لوہے کی سلاخ چبھوئی جا رہی ہے۔

بیمار کی خدمت میں کئی راتیں مسلسل جاگنے سے اعصاب اتنے کمزور ہو گئے ہوں کہ کشتی، جہاز، تانگہ، ریل گاڑی یا سمندری سفر میں قے و متلی اور چکر آنے لگیں۔

تیمارداری اور شب بیداری سے پیدا شدہ دماغی اور بدنی کمزوری اور بے چینی۔

جوؤں کی بہترین دوا کاکیولس ہے - اس کے بیجوں کا جوشاندہ بنا کر سر دھونے سے جوئیں یکدم مر جاتی ہیں۔ جوؤں کے دفعیہ کے لئے سٹیفیسیگیریا - سیباڈلا - سورائینم اور سلفر بھی مفید دوائیں ہیں۔

حیض کے نہ ہونے پر معدی درد۔ دماغی خلل۔ نفخ - ہوا خارج ہونے پر آرام۔

خالی پن کا جا بجا احساس۔ دماغ، چھاتی، پیٹ، چہرے کی ایک جانب، معدہ اور مختلف اعضاء میں کھوکھلا پن محسوس ہو۔

دست سواری کے بعد یا سرد پانی پینے کے بعد

سر درد ہر قسم کی سواری اور سفر کے بعد۔ سر پھٹتا محسوس ہو۔ سر میں کسی ڈھکنے یا پردے کے کھلنے اور بند ہونے کا احساس۔ گدی کا درد جو نیچے حرام مغز میں اترتا محسوس ہو۔

سر چکرانا اور قے و متلی کی موجودگی اس کی لازم

علامت سمجھنا چاہئے ورنہ تو کاکیولس مفید نہیں ہو سکتی۔

سمندری سفر کے عوارض۔ موٹر کار، ریل گاڑی، جھولے کی حرکت سے چکر اور متلی۔

سیلان الرحم حیض نہ ہو لیکن انہی ایام میں سیلان الرحم ہونے لگے۔ جھکنے یا بیٹھنے سے یکبارگی بہت سا مواد خارج ہو جائے۔

شور و غل ناقابل برداشت۔

فالج کا کمزوری کے دورے جس کے ساتھ کمر درد بھی شدید ہو (رسٹوکس۔ جیلسیمیم۔ فاسفورس)

فالج، خناق کے بعد۔

فتق خصوصاً جب پیٹ کے عضلات کمزور پڑ گئے ہوں۔

قے و متلی مسلسل۔ ذرا سے کھانے پینے کی شے سے جی متلانے لگے۔ ہر غذا سے نفرت۔

لیکوریا۔ حیض کی بجائے لیکوریا۔

معدہ میں کیڑے رینگنے کا احساس۔

منصوبہ بندی مشکل۔ ارادے کی تشکیل میں دقت۔ دلائل اور تجاویز کو یکسو کرنے میں عاجزی اور بے بسی۔

نیند آئی ہو لیکن سویا نہ جا سکے۔

ہاتھ اور پاؤں کا یکے بعد دیگرے سن ہو جانا۔ (سیکیلی کار)

متعلقات

موازنہ کیجئے بصورت رعشہ اور فالج کا کمزوری اگیشیا اور نکس وامیکا سے، ماؤف اعضاء پر پسینہ آنے کے سلسلہ میں اینٹی مونیم ٹارٹ سے۔

فتق کا علاج

ایک مریض کو ہوائی ناف کا فتق تھا اور اسے سخت قسم کا قبض بھی رہتا، اسے نکس وامیکا دی گئی۔ لیکن اس کے ناکام رہنے پر کاکیولس سے شفا ہو گئی (ڈاکٹر ایلن)۔

شدت مرض: کھانے، پینے، سونے، حقہ یا سگریٹ پینے۔ باتیں کرنے، گاڑی، موٹر، کشتی میں سفر کرنے سے یا جھولا جھولنے سے، ایام حمل میں کھڑا ہونے سے عوارض میں شدت۔

ازالہ مرض: خاموش پڑے رہنے سے۔

طاقت مستعملہ: ۶ — ۳۰

کونائیم میکولیٹم CONIUM MACULATUM (Spotted or Poison Hemlock) برگ شوکران

کونائم ایک سدا بہار پت جھڑی جھاڑی ہے۔ اس کی جڑ سفید، تنا چار سے آٹھ فٹ تک لمبا، سیدھا، اس کی شاخیں اندر سے کھوکھلی، تنا صاف لیکن اس پر سرخی و زردی مائل دھبے ہوتے ہیں۔

پتوں کی بالائی سطح گہری سبز اور زیریں سطح ہلکی، انہیں جب رگڑا جائے تو بڑی بری قسم کی بو دیتے ہیں۔ پتے چکنے اور صاف جن کے کنارے گہرے کٹے ہوئے اور ان کی نوک تیز ہوتی ہے۔

پھول سفید اور جون سے جولائی میں ہوتے ہیں۔

مقام پیدائش ایشیائی معتدل موسم والے ممالک، یورپ اور شمالی افریقہ۔ لیکن اب اس کی کاشت شمالی امریکہ میں بھی ہوتی ہے۔

اس کے طبی فوائد کی تحقیقات و آزمائش خود ہانمین نے کی۔ ٹنکچر بنانے کے لئے اس کا پورا پودا کام میں لایا جاتا ہے۔

تاریخ قدیم اطباء یونان اس دوا کو بخوبی جانتے تھے۔ زمانۂ قدیم میں یہ نبات اپنی مہلک تاثیر کی وجہ سے مشہور تھی۔ چنانچہ ایتھنز کے لوگ جب کسی شخص کو ہلاک کرنا چاہتے اس دوا کو عصارۂ خشخاش میں مخلوط کر کے پلا دیتے تھے۔ حکیم سقراط کو بھی یہی زہر دے کر ہلاک کیا گیا

گیا تھا - اسی لئے اس کو ' شوکران سقراط ' بھی کہتے ہیں - حکیم سقراط (۴۶۹-۳۹۹ قبل مسیح) باشندۂ ایتھنز ، دارالسلطنت یونان کا ایک نیک دل خدا پرست یونانی حکیم تھا - اسے بت پرستی کے خلاف خدا پرستی کی تبلیغ کرنے پر یونانی بت



Flowering Umbels and leaves of Hemlock *(Conium Maculatum)* (a) flower ; (b) fruit ; (c) hemicarp cut transverely.

پرستوں نے پہلے قید کیا - اس کے بعد گیارہ قاضیوں نے متفقہ فتوے دے کر قابل قتل قرار دے دیا اور آخر میں اس مواحد خدا پرست کو جیل میں کونائم زہر پلا کر ہلاک کردیا گیا -

کونائم کا زہر پہلے حرکی نظام کو اور بعدہ' حسیاتی نظام کو ناکارہ کرتا ہے - اس لئے پہلے پاؤں اور ٹانگیں مفلوج ہوتی ہیں اور اس کے بعد غدودیں متورم ہوتی ہوئی حرکت و حس دونوں ختم ہو جاتی ہیں -

عربی و عجمی اطباء نے اس دوا کے افعال و خواص بعینہ اطباء یونان کی طرح تحریر کئے ہیں -

حکیم ویسقوریدوس کونائم کا سفوف اعضائے تناسل پر لیپ کرایا کرتے تاکہ احتلام نہ ہو - وہ لڑکیوں کی چھاتیوں پر ضماد کراتے تاکہ وہ بڑھنے نہ پائیں - شیخ الرئیس بوعلی ابن سینا پستان اور فوطوں کی غدودیں زائل کرنے کے لئے اس کی پلٹس بندھوایا کرتے تھے اور چھاتیوں پر دودھ کی افزائش روکنے کے لئے مالش کراتے تھے -

عام علامات

سر چکرانا ، خصوصاً سر کو موڑنے ، سر گھما کر دائیں یا بائیں طرف دیکھنے سے یا بستر میں کروٹ بدلنے پر شدت ہو جائے -

غدد کا متورم اور سخت ہو جانا خصوصاً ضربہ و سقطہ (Contusion and bruise) سے -

سرطانی اور خنازیری مزاج والے اشخاص جن کے غدود بڑھے ہوئے ہوں -

پیشاب جاری ہو کر رکے اور پھر بہنے لگے- غدۂ قدامیہ (Prostates) یا رحم کے عوارض -

پستان حیض کے دنوں میں دکھتے ہوئے ، دردناک اور سخت -

جو دوائیں عمود فقری (ریڑھ کی ہڈی کے ستون) سے متعلق ہیں کونائیم انہی میں سے ایک اہم دوا ہے - میں یہاں اس دوا کے عضوی تغیرات پیدا کرنے کے متعلق کاکیولس کی طرح کوئی قول یا حوالہ پیش نہیں کرونگا کیونکہ تمام ماہرین اس حقیقت حال پر متفق ہیں کہ کونائیم کے فالج کی علامات نیچے سے اوپر کی طرف رونما ہوتی ہیں اور اس بارہ میں حکیم سقراط کا کونائیم سے مارا جانا اس دعوے کا پورا ثبوت بہم پہنچاتا ہے - میرے نزدیک اس دوا کو خبال یعنی لڑکھڑائی چال (Locomotor Ataxia) کے مرض میں ضرور فائدہ کرنا چاہیئے - ہومیوپیتھک نقطہ نظر سے اس کا بین ترین وصف یہ ہے کہ سر کو دائیں یا بائیں جانب گھمانے سے چکروں میں شدت ہو جاتی ہے (سر کو بائیں طرف گھمانے سے چکروں میں شدت کی دوا کا لوسنتھ ہے) بستر میں پوری کروٹ بدلنے پر بھی سر چکرانے لگتا ہے - بعض لوگ بستر میں لیٹنے اور کروٹ بدلنے پر سر چکرانا بیان کرتے ہیں لیکن میرے مشاہدہ میں ایسے ہوتا نہیں آیا کیونکہ میں نے دیکھا ہے کہ بستر میں لیٹے رہنے سے چکر اتنے زیادہ نہیں آتے جتنا کہ سر کو دائیں یا بائیں طرف موڑنے پر - مریض خواہ سیدھا بیٹھا ہو یا افقی طور پر لیٹا ہوا ہو ، اس میں کوئی فرق نہیں پڑتا (نیش) -

خبال (لڑکھڑائی چال) اور کونائیم

میں نے ایک دفعہ سر چکرانے کی اسی علامت کی بنا پر مرض خبال (Locomotor Ataxia) کا علاج کیا تھا ۔ اس مریض کی ٹانگیں بتدریج بے کار ہوتی جا رہی تھیں ۔ وہ اندھیرے میں کھڑا نہیں ہو سکتا تھا۔وہ اپنی بیوی کو یا تو اپنے آگے یا عین پیچھے چلنے کی ہدایت کرتا کیونکہ ہم پہلو چلنے پر جب ایک جانب اس کو دیکھنا پڑتا تو اس فعل سے اس کی ٹانگیں کانپ جاتیں اور وہ ڈگمگا کر گرنے لگتا ۔ اس مریض کو کونائیم سے شفا ہو گئی ۔

کونائیم سے عوارض میں پہلے ذرا شدت ہو جاتی ہے لیکن چند روز صبر کے بعد مرض میں افاقہ ہونا شروع ہو جاتا ہے ۔ اس مریض میں بھی یہی حال ہوا اور کونائیم دینے کے بعد عوارض میں شدت ہوئی ۔ کونائیم ساختہ فنکے اور اس کی پوٹنسی ایک لاکھ تھی ۔ شدت مرض دوا کی اتنی اعلے طاقت سے بھی ویسی ہوئی جتنی کہ کسی ادنے طاقت سے ہو سکتی تھی لیکن اعلے طاقت دئے جانے کی وجہ سے افاقہ مرض دیرپا دیکھنے میں آیا ۔ چنانچہ یہی دوا ایک ہفتہ سے چار ہفتوں کے وقفہ سے گاہ بگاہ استعمال کرائی گئی اور اسی دوا سے ایک سال کی مدت میں مکمل صحت ہو گئی ۔

میں نے جب اس مریض کا علاج شروع کیا تھا تو اسے تکلیف بھگتتے ہوئے کئی برس گذر چکے تھے ۔ اور اس کا حال بہت برا ہو چکا تھا ۔

بوڑھوں کے سر چکرانے کا علاج

مجھے بوڑھوں کے سر چکرانے کی اس علامت کی تصدیق کا موقع بارہا ملا ہے ۔ بوڑھوں میں یہ شکایت زیادہ پائی جاتی ہے ۔ لیکن سر چکرانے کی تکلیف ہر عمر کے دیگر عوارض میں بھی پائی جاتی ہے ۔ اور خصوصاً رحم اور خصیتہ الرحم کے عوارض میں تو اکثر دیکھنے میں آتی ہے ۔ میرے نزدیک یہ علامت کونائیم سے زیادہ اور کسی دوسری دوا میں اتنی واضح نہیں پائی جاتی (نیش) ۔

خنازیری آشوب چشم یا التہاب العین (رمد)

خنازیری بیماروں میں ایک قسم کا آشوب چشم پایا جاتا ہے جس کی خاطر دوسری دواؤں پر کونائیم کی ترجیحاً ضرورت لاحق ہوتی ہے اور اس کی یکتا ، اہم اور غیر معمولی علامت بقول ہانمن (ملاحظہ ہو دفعہ ۱۵۳ آرگینن) یہ ہے : شدید قسم کا چندھیاپن یعنی روشنی ناقابل برداشت ۔ طرفہ یہ کہ آنکھ کی ظاہری التہابی حالت روشنی کی تمازت کی نسبت ۔ کہیں بہتر دکھائی دیتی ہے ۔ درد رات کے وقت زیادہ اور روشنی کی شعاع سے خوفناک حد تک شدید ہو جاتا ہے ۔ البتہ تاریک کمرہ میں اور دباؤ سے افاقہ محسوس ہوتا ہے ۔ قرنیہ پر زخم ہونا یا نہ ہونا دونوں حالتیں ممکن ہیں ۔

پلکوں کے گرنے کا علاج

کونائیم پلکوں کے گرجانے کی بھی بہترین دوا ہے اور اس شکایت کیلئے تین دوائیں ، جلسیمیئم ، کاسٹیکم اور سیپیا بھی عام استعمال ہوتی ہیں ۔

غدد کا ورم اور صلابت

غدد کا متورم اور سخت ہو جانا اور اس کے ساتھ ضربہ و سقطہ کے بعد جھنجھناہٹ اور ٹانکنے کا احساس ۔ ان حالات میں بھی زخم کا ہونا یا نہ ہونا مساوی طور پر عائد ہوتا ہے ۔ کونائیم کو ایسے ورم اور تصلب سے خاص نسبت حاصل ہے اور یہی وجہ ہے کہ بسا اوقات پستانوں کا ورم اور ان کے اندر کی گٹھلیاں کونائیم کے زیر اثر نیست و نابود ہو جاتی ہیں ۔ صرف اتنا ہی نہیں بلکہ یہ بھی دیکھا گیا ہے کہ پستانوں (ایسٹیریاس روبنز) رحم اور معدہ کے سرطانی عوارض بھی رفع دفع ہو گئے بشرطیکہ ان کا بنیادی سبب ان اعضاء یا ان کے کسی ایک حصہ پر چوٹ آنا تھا ۔ غالباً تمام قسم کے غدد خواہ وہ نرم قسم کے ہوں یا سخت قسم کے ، جو ضربہ و سقطہ سے لاحق ہوئے ہوں اور خاص طور پر ایسی حالت کہ ان میں پتھر کی سی سختی پائی جانے اور بھاری پن

مخصوص ہو، ان کے علاج کے لئے سب سے پہلی توجہ کونائیم کی طرف منتقل ہونی چاہئیے۔

غدد کے علاج میں کونائیم اور سایشیا کا موازنہ

پستانوں کی سختی اور صلابت کونائیم اور سلیشیا دونوں میں پائی جاتی ہے لیکن کونائیم دائیں پستان کی خاص دوا ہے اور سلیشیا بائیں پستان کی گٹھلیوں کی (کاربو اینیملس، کونائیم، سلیشیا)۔

درد دونوں حالتوں میں تیز قسم کا نشتر زن ہوتا ہے۔ علاوہ ازیں کونائیم اس وقت بھی مدنظر رکھنی چاہئے جب ہر ماہ حیض کے دنوں میں پستان بڑھ جائیں، دکھتے ہوئے اور درد ناک ہو جائیں اور ذرا سی حرکت اور لمس یا چلنے سے ان کی تکلیف میں اضافہ ہو جائے۔ رحم، پستان یا دوسرے کسی عضو کے ابتدائی سرطانی ورم میں کونائیم کا درد ہمیشہ سوزشی، نیش زن یا نشتر زن سا تیز ہوتا ہے جس سے خیال ایپس ملیفیکا کی طرف منتقل ہو جاتا ہے۔ لیکن ان دونوں دواؤں کی مخصوص علامتیں کسی ایک کے انتخاب کا فیصلہ آسانی سے کر سکتی ہیں۔

اعضائے تناسل اور کونائیم

صنفی یا تناسلی اعضا پر بھی کونائیم کا اثر بہت نمایاں ہوتا ہے۔ مردوں کے اندر اعضا تناسل میں بڑی کمزوری پائی جاتی ہے۔ ایک شخص میں جماع کی انتہائی خواہش اور شہوانی خیالات کی فراوانی ہو سکتی ہے لیکن وہ جماع پر قادر نہیں ہوتا۔ اسے شہوانی تصور آتے ہی یا عورت کا سامنا ہوتے ہی انزال ہو جاتا ہے۔ اسے ایستادگی یا خیزش ناکافی اور تھوڑی دیر کے لئے ہوتی ہے۔ ہم آغوشی اور بوس و کنار کے ساتھ ہی وصال کے لئے نا اہل ہو جانا پڑتا ہے۔ اس کے بعد اسے کمزوری اور شرمندگی کا احساس بری طرح ستائے رہتا ہے۔ یہ ناکامی اس کے دماغ کو بھی متاثر کرتی ہے اور بے پناہ مراق قسم کی مایوسی اور پژمردگی اس کے دل و دماغ پر چھائی رہتی ہے۔

دماغ کی یہ افسردگی مرد و زن دونوں میں کثرت جماع یا ایک دوسرے سے سالہا سال علیحدہ رہ کر کنوارے پن کی زندگی بسر کرنے سے بھی پیدا ہو جاتی ہے۔ لہذا کونائیم عمر رسیدہ کنواروں اور کنواریوں دونوں کی مفید دوا کہلاتی ہے۔ ایسے بیماروں میں اگر سر چکرانے کا عارضہ بھی پایا جائے تو کونائیم سے یقینی طور پر رفع ہو جاتا ہے۔

وقفہ دار پیشاب۔ پیشاب کا رک رک کر آنا

پیشاب کا تھوڑے تھوڑے وقفہ سے ہونا بھی اس دوا کی امتیازی علامت ہے (کلیماٹس)۔ اس موقع پر خیال ہو سکتا ہے کہ یہ حالت مثانہ کی مفلوجیت کا نتیجہ ہو۔ مجھے اس بات کا علم نہیں! البتہ اتنا ضرور جانتا ہوں کہ یہ علامت بڑھاپے کی وجہ سے اکثر غدۂ قدامیہ کے بڑھ جانے کی بنا پر وقوع پذیر ہوتی ہے اور کونائیم اس کی مفید دوا ہے۔

پسینہ اور نیند۔ خاصہ کونائیم

دن ہو یا رات۔ جیسے ہی مریض سوئے یا آنکھیں بند کرے، پسینہ نکلنا شروع ہو جاتا ہے۔ یہ علامت کونائیم کی خصوصیت ہے اور کسی دوسری دوا میں پائی نہیں جاتی۔ البتہ سیمبیوکس میں حالت اس کے برعکس ہوتی ہے۔ یعنی بیداری میں تو پسینہ آتا ہے اور سو جانے پر قطعاً موقوف ہو جاتا ہے۔

فالج کا علاج اور پسینہ

ایک مرتبہ ڈاکٹر ایڈولف لپے نے اس دوا سے ایک جانب کے مکمل فالج کا علاج بھی اسی بنا پر کیا تھا۔ مریض کی عمر (اسی) ۸۰ سال تھی۔ پسینہ والی مذکورہ علامت سے ڈاکٹر موصوف کا ذہن کونائیم کی طرف منتقل ہو گیا۔ اور مفلوج مریض کو کونائیم کے استعمال سے شفا ہو گئی۔ میرے خیال میں ایسی علامت کی صحیح مرضیاتی تشریح یعنی اس کے تغیر و تبدل کا بیان درج کرنا کسی قدر مشکل کام تو ہے لیکن اس کی ایک ہیں

دلیل موجود ضرور ہے ، خواہ ہم اسے سمجھا سکیں یا نہ کیونکہ اگر ہم کسی دوا کی تحقیق شدہ پائی علامات معلوم کر لیں تو اس کا علاج بھی کر سکتے ہیں بشرطیکہ مرض قابل علاج ہو۔ میرے خیال میں جہاں سلسلہ علامات کے مدنظر رکھنے کو اہم سمجھنا دلچسپی سے خالی نہ ہوگا چنانچہ مثال کے طور پر میں کونائیم کی واحد امتیازی علامت سر چکرانے کو ہی پیش کرتا ہوں۔ (نیش)۔

صدر و دوار (سر چکرانا) اور کونائیم

صدر و دوار یا سر چکرانا :

" " سر موڑنے سے۔
کونائیم - کلکیریا آسٹریم کیلی کارب۔

" " سر ہلانے سے۔
برائی اونیا - کلکیریا آسٹریم - کونائیم۔

" " اوپر دیکھنے سے۔
پلساٹلا - سلیشیا۔

" " نیچے دیکھنے سے۔
فاسفورس - سپائجلیا - سلفر۔

" " پھولوں کی خوشبو یا بو سے۔
نکس وامیکا - فاسفورس۔

" " تیمار داری یا چوکیداری میں جاگنے یا نیند نہ آنے سے۔
کوکس کیکٹائی - نکس وامیکا۔

" " خفیف ترین شور و غل سے۔
تھیریڈین۔

" " چلنے سے۔
نیٹرم میور - نکس وامیکا - فاسفورس - پلساٹلا۔

" " پڑھنے یا مطالعہ کے دوران۔
نیٹرم میور۔

" " کھانا کھانے کے دوران یا اس کے بعد۔
گریٹیولا - نکس وامیکا - پلساٹلا۔

صدر و دوار یا سر چکرانا :

" " سر گھومنے کا سا احساس۔
برائی اونیا - کونائیم - سکلامن - پلساٹلا۔

" " ایسا محسوس ہو جیسے چارپائی الٹ دی جا رہی ہے۔
کونائیم۔

" " جس کے ساتھ ٹانگیں لڑکھڑا جائیں اور چال میں لغزش آ جائے۔
آرجنٹم نائٹریکم - سٹرا مونیئم - جلسیمئیم - نکس وامیکا - فاسفورس۔

" " آنکھیں بند کرنے سے یا اندھیرے میں چلنے سے۔
آرجنٹم نائٹریکم - سٹرا مونیئم - تھیریڈین۔

" " جب کمئی بصارت بھی لاحق ہو۔
سکلامن - جلسیمئیم - نکس وامیکا۔

" " بیٹھ کر اٹھنے پر۔
برائی اونیا - فاسفورس - بیلا ڈونا۔

" " بستر سے اٹھنے پر۔
برائی اونیا - کیلیڈونیم - کوکس کیکٹائی۔

" " آگے جھکنے سے۔
بیلا ڈونا - نکس وامیکا - پلساٹلا - سلفر۔

" " سیڑھیاں چڑھنے سے۔
کلکیریا آسٹریم۔

" " جب سیڑھیوں سے اترا جائے۔
بوریکس - فیرم۔

" " جب لیٹا جائے۔
کونائیم۔

" " جو مریض کو لیٹے رہنے پر مجبور رکھے۔
برائی اونیا - کوکس - فاسفورس - پلساٹلا۔

سدر و دوار (سر چکرانا) اور کونائیم

" جس کا تعلق گردن کی گدی کے اعصاب و عضلات سے ہو -
جلسیمیئم - سلیشیا -
پٹرولیئم -

" سونے کے بعد -
لیکیسس -

" حیض رک جانے کے سبب -
سکلامن - پلساٹلا -

علامات کی اس طرح چھان بین معالج کے لئے انتخاب دوا کا مسئلہ آسان اور سہل بنا دیتی ہے اور اس سے وقت کی بچت بھی ہو جاتی ہے -

خلاصہ علامات کونائیم میکیولیٹم

اکیلے رہنا پسند - لوگوں کے نزدیک جانے سے نفرت - راہ رو کی گفتگو کی شنید بھی ناپسند - جاتے لوگوں کو پکڑ لینا اور انہیں ہتک آمیز باتیں کہنا - اور بے عزتی کرنا -

آنکھیں - ڈھیلوں کے عضلات مفلوج خصوصاً کھوے کی جانب کے عضلات ڈھیلے پڑگئے ہوں - ایک شے پر ٹک کر دیکھنا مشکل - درد اور چکر آنے لگیں - الفاظ ایک دوسرے کے ساتھ ملے ہوئے دکھائی دیں اور یکبارگی نظر سے اوجھل ہو جائیں -

بدنی کمزوری - پاخانہ کرنے کے بعد زیادہ -

بیوہ عورتوں میں خواہش جماع پر ضبط کرنے پر رعشہ اور دیگر عصبی عوارض -
(اگر بچہ دانی خاص طور پر متورم ہو جائے تو ایسی ملیفیکا دینی چاہیئے)

پسینہ - نیند کی حالت میں پسینہ بکثرت -

پستانوں میں غدد کا سخت ہو جانا - پھوڑے پھنسیوں کے ارد گرد گلٹیاں بن جانا - حیض کے ایام میں پستان سخت اور دردناک ہو جائیں - دبانے سے آرام -

پستان پر جب بھی چوٹ لگے احتیاطاً ایک خوراک کونائیم ضرور دیدینی چاہئیے -

پیشاب رک رک کر آنا - پیشاب اگر کچھ دیر کے لئے روک لیا جائے تو گردوں میں درد ہونے لگے - سوزش غدہ قدامیہ - سوزش رحم و خصیتہ الرحم -

ٹانگیں لٹکائے رکھنے سے آرام -

حرام مغز پر ضربہ و سقطہ کے اثرات و صدمات -

حمل کے دوران بچے کا بوجھ ناقابل برداشت - اس کی حرکت درد ناک -

خویش و اقارب سے نفرت -

دماغی کمزوری - فکر و تردد ناقابل برداشت -

رسولیاں - اعضاء تناسل کا سخت ہو جانا - عنق رحم میں جلن - نیش زنی اور چاقو کی چبھن جیسا درد -

روشنی میں آنکھوں کا چندھیا جانا - روشنی انتہائی طور پر ناقابل برداشت - شے اتنی سفید یا روشنی اتنی تیز نہ بھی ہو لیکن آنکھیں کھولنا اور دیکھنا محال -

سر پھیرنے خصوصاً بائیں جانب آنکھیں پھیر کر دیکھنے پر چکر - خصوصاً دائیں یا بائیں طرف مڑ کر دیکھنے پر خیال (Locomotor Ataxia) -

سر درد شروع ہونے سے ایک دن پہلے سورائنیم کی طرح مریض کا خود کو خوشحال اور شفا یاب سمجھنا - دماغ میں ایک سخت ڈلا یا ڈھیلا اور بوجھ محسوس ہو - سر ٹھنڈا یا اس کی ایک جانب سن اور بے حس -

شہوت - ذکر ایستادہ نہ ہو اگرچہ مرد بظاہر بہت طاقتور و تنو مند ہو -

غدد کمزور - نزلہ و زکام کے بعد غدد کا سخت ہو جانا - ھڈی اور غدد کی چوٹ کی مفید ترین دوا کونائیم ہے -
(اعصاب کی چوٹ کی دوا ھائیپریکم اور روٹا)

غذا کا غلط راستے میں اتر جانا ، اچھو آ جانا ، نگلنا بند کردینا -

فوطوں پر چوٹ - ضرب سے سخت ہو جائیں -

کان کی میل سرخ - کان صاف کرنے پر آرام -

کھانسی خصوصاً بوڑھوں کی - گلے میں ایک خشک جگہ کا احساس جہاں سے دھانس اٹھتی رہے -
کھانسی رات کو لیٹنے پر زیادہ - بلغم بمشکل اکھڑنا اور نکل جانا - کھانسنے وقت پیٹ کو ہاتھ سے سنبھال لینا -

گردوں میں درد اگر پیشاب کی حاجت پر جلدی نہ کیا جائے - اگر درد مثانہ میں ہو تو سلفیورک ایسڈ دینی چاہئیے -

گلے میں کسی ڈلے یا ڈھیلے سے اٹکاؤ کا احساس - نگلنے کی بار بار حاجت - سانس کی بندش کا ڈر -

لیکوریا حیض کے بعد - مواد خراشدار اور جلن دار -

مالیخولیا - انگلیوں سے چننا اور کریدنا - جواب مختصر دینا یا بے انداز -

مثانہ - پیشاب دھکیل کر خارج کرنے سے معذوری - اس کا رک رک کر آنا -

مفلوج اعضاء کی بے حسی اور سن پن - زخم تک بے درد اور سن -

منی کے انزال پر پیشاب کی نالی میں چاقو کی کاٹ یا چبھن جیسا احساس -

ناک نوچتے اور کریدتے رہنا -

نیند آتے ہی پسینہ شروع - جونہی آنکھیں بند ہوئیں پسینہ شروع -

بیداری میں پسینہ اور نیند میں پسینہ بند سمبیوکس کی علامت ہے -

متعلقات

ڈاکٹر ایلن لکھتے ہیں کہ کونائیم کے مریض کے لئے بحالت صحت اگرچہ شراب آمیز محرکات قطعی طور پر ناقابل برداشت ہوتے ہیں لیکن بصورت خرابئی صحت اس قسم کے محرکات سے اسے حصول صحت میں مدد ملتی ہے - یہ مشاہدہ ڈاکٹر ایچ - سی - ایلن کا ہے لیکن اہل مشرق کے لئے علامہ اقبال کا بھی ایک ارشاد منبع صد رشد و ہدایت بنے رہنا چاہئیے ؎

اے طائر لاہوتی اس رزق سے موت اچھی
جس رزق سے آتی ہو پرواز میں کوتاہی

موازنہ کیجئے - آرنیکا اور رسٹوکس سے بصورت ضربہ و سقطہ - کینسر میں آرسنیکم اور ایسٹریاس روبنز سے - غدد کی سوزش اور ورم میں کلکیریا اور سورائینم سے -

پیرو کار و معاون - سورائینم جب پستان میں سخت گلٹیاں ہوں اور غدد پھول جائیں اور ان کے مہلک ہو جانے کا اندیشہ ہو -

شدت مرض - رات کو ، لیٹے ہوئے کروٹ بدلنے پر ، بستر میں اٹھ بیٹھنے پر - بلوغت میں بھی سالہا سال کنوارہ پن سے -

طاقت مستعملہ - ۳۰ — ۲۰۰ اور اعلیٰ طاقتیں -

اسکیولس ہپوکیسٹینم ÆSCULUS HIPPOCASTANUM

اسکیولس کا درخت چالیس سے ساٹھ فٹ تک بلند ہوتا ہے ۔ اس کا اوپر کا حصہ گول چھتری نما اور لکڑی خام قسم کی ہوتی ہے ۔ ولائتی اسکیولس کے پتے نسبتاً بڑے ہوتے ہیں ۔ اس کے ڈوڈوں پر نوکدار کانٹے ، پتے بالمقابل ، سفیدی مائل سبز ، پنجہ نما اور محرابی ہوتے ہیں اور چھوٹی پتیاں آرے کی طرح نوکدار ۔ ولائتی اسکیولس کے پھول ماہ جون میں کھلتے ہیں ۔ ان کا رنگ پیازی اور مینار نما خوشوں کا رنگ سفید ہوتا ہے ۔ اس کا پھل کافی بڑا ، ہموار اور سرخی مائل بادامی رنگ کا ہوتا ہے اور اس میں بڑے بڑے گول زرد رنگ کے بیج ہوتے ہیں ۔ اس کے اوپر ایک موٹا خار دار خول ہوتا ہے ۔



AESCULUS HIPPOCASTANUM
(a) flower, (b) seed, (c) seed cut longitudinally

ہندوستان میں اسے گھوڑوں کے پیٹ درد کے لئے استعمال کیا جاتا ہے اور کشمیری لوگ اسے 'ہندون' کہتے ہیں ۔

<u>مقام پیدائش</u>

انگلستان ، ایران ، شمالی ترکیہ ، فرانس ، امریکہ ، افغانستان ۔ ہندوستان میں اسکیولس جنگلات نارکنڈی میں خودرو پائی جاتی ہے ۔ لیکن شملہ میں کاشت بھی کی گئی ہے ۔ یہ اپریل اور مئی میں پھل لاتی ہے ۔ ہمالیہ کے مغربی حصہ میں چار ہزار سے دس ہزار فٹ کی بلندی پر خودرو بھی پائی جاتی ہے ۔

اسکیولس کو ھلبک نے ۱۸۴۴ء میں ہومیوپیتھک مٹیریا میڈیکا میں داخل کیا ۔

<u>اجزائے مستعملہ</u> ۔ تازہ پختہ مغز ، باہر کا خول استعمال میں نہیں لایا جاتا ۔

عام علامات

<u>احساس</u> مختلف اعضاء اور عروق یعنی باریک خونی رگوں میں بھر پور ہونے کا ۔ خصوصاً خون کی زیادتی کا احساس ۔ یوں معلوم ہو جیسے وہاں بے جا طور پر وافر خون بھر گیا ہے ۔

کمر میں مستقل اور میٹھا میٹھا درد جو مقعد کی ہڈی اور کولہوں کے آر پار ہوتا محسوس ہو ۔

بواسیر ، سیلان الرحم اور رحم وغیرہ ٹل جانے کے سے عوارض جن میں چلنے یا جھکنے سے شدت ہو جائے ۔

امتلاء یعنی بھر پور ہونے کا احساس ، ایسے معلوم ہو جیسے مقعد میں نوکیلے تنکے بھرے پڑے ہیں (خونی بواسیر) ۔

منہ ، حلق ، اور مقعد کی اغشیہ مخاطی متورم ان میں جلن ، خشکی ، چبھن اور دکھن محسوس ہو ۔

زکام میں رطوبت رقیق ، پانی جیسی پتلی ۔ ناک بکی ہوئی ، سرد ہوا کا سانس ناک میں ناگوار محسوس ہو ۔

بار بار نکلنے کی خواہش ہو ۔ اس کے ساتھ اجابت ہوتے وقت کھنچاؤ ، جلن ، چبھن اور نیش زنی کی سی تکلیف محسوس ہو ۔ (ایس ملیفیکا ۔ بیلا ڈونا)

مقعد میں چبھن ۔ کمر درد اور خونی بواسیر

یہ ایک ایسی دوا ہے جو اثرات کی وسعت میں اتنی قابل ذکر نہیں جتنی اپنی حد کے اندر قطعی طور پر کارگر ہونے میں مفید ہے ۔ درحقیقت اس کی تمام افادیت اور نفع رسانی نے پشت کے نچلے حصے اور پیڑو کے حوالی کو اپنے دائرہ عمل کا مرکز بنایا ہوا ہے ۔ اس کی یہ خصوصیت کہ پشت میں مستقل قسم کا میٹھا میٹھا درد جو سرین یعنی چوتڑ کی ہڈی اور کولہوں کو متاثر کرتے اور چلنے یا جھکنے سے بہت بڑھ جائے ، ہمیشہ

نمایاں رہی ہے۔ یہ دوا ہماری ان دواؤں میں سے ہے جو بواسیر کی پیشرو ادویہ کہلاتی ہیں۔ علاوہ ازیں اس دوا کی علامات میں پشت کے اس درد کے ساتھ بھر پور ہونے کا اور خشکی اور چبھن کا احساس بھی موجود ہوتا ہے اور ایسا محسوس ہوتا ہے جیسے مقعد میں نوک دار تنکے رکھ دئے گئے ہوں۔ اس دوا میں اندام نہانی کے باہر نکل آنے، ٹلنے یا کانچ نکلنے کا احساس نہیں ہوتا جیسا کہ اگنیشیا، ایلوز، پوڈوفلم اور بعض اور دواؤں میں پایا جاتا ہے۔ اور مقعد کا درد اکثر بواسیر کی ظاہری علامات کے تناسب سے بڑی حد تک متجاوز ہوتا ہے۔ یہ دموی امتلاء یعنی خونی تناؤ اور بھر پور ہونے کا احساس اسکیولس کی ایک طرح کی عام امتیازی خصوصیت ہے لیکن یہ سب تکلیف خصوصیت کے ساتھ پیڑو کے جوف میں نمایاں طور پر پائی جاتی ہے۔

سیلان الرحم - زیر ناف بوجھ اور تپکن

دموی اجتماع کی یہ علامات بواسیر کے علاوہ اکثر دوسرے امراض کے سلسلے میں بھی پائی جاتی ہیں۔ مثلاً نتوالرحم یعنی رحم کا ڈھلک کر فرج سے باہر آ جانا، سوزشی عوارض اور سیلان الرحم کی بعض ناگفتہ بہ حالتیں، پیڑو کے عوارض میں ایک اور قیمتی علامت دھڑکنے یا پھڑکنے کا احساس ہے جو ہمیشہ اسکیولس کا تقاضا کرتی ہے۔ میں نے اس دوا کو تیسری اور اس سے اعلیٰ طاقتوں میں استعمال کرکے یکساں قسم کے مفید نتائج حاصل کئے ہیں (نیش)۔

نزلہ و زکام - خراش گلو

میں نے اسکیولس کو زکام اور درد گلو یا ورم حلق میں دے کر بھی بہت کامیابی حاصل کی ہے۔ اس کا زکام آرسینکم کے زکام سے بہت ملتا جلتا ہے۔ اخراج پتلا، پانی جیسا اور سوزشی ہوتا ہے۔ لیکن اس موقع پر جو خصوصیت اسکیولس کو خاص اہمیت دلاتی ہے، وہ تکلیف دہ خراش کا احساس ہے جو سرد ہوا میں سانس لینے سے زیادہ شدید ہو جاتا ہے۔

غددی سوزش کا عارضہ خواہ حاد ہو یا مزمن حلق میں خراش اور دکھن بھی ویسے ہی پوری شدت سے موجود ہوتی ہے جیسے ناک میں۔ بہر حال ان تمام عوارض میں اسکیولس اکثر مفید ثابت ہوتی ہے۔

مجھے امید ہے کہ رفتار زمانہ اور اس دوا کا لگاتار استعمال مستقبل قریب میں اس کے دیگر فوائد کو اور بھی اجاگر کرے گا (نیش)۔

خلاصہ علامات اسکیولس ہپوکیسٹینم

اسکیولس گھوڑوں کی بڑی مددگار دوا ہے۔

بواسیر جس کے ساتھ اس کا مخصوص کمر درد بھی ہو اسکیولس سے بہت جلد رفع ہو جاتا ہے۔

بواسیری مسے سپاری نما، اودے ارغوانی رنگ کے، ان میں جلن اور درد۔ مسے جو پاخانے پر مقعد سے باہر نکل آئیں۔

پیٹ میں دائیں طرف، پسلیوں کے نیچے نفخ اور بوجھ۔

چائے پینے کے بعد متلی اور قے کا احساس۔

چہرہ زرد۔

حلق میں جلن، دکھن اور چبھن۔ حلق کی مؤخر سطح کی سوزش۔

سر درد۔ سر کی گدی میں درد۔ یہ احساس کہ گدی دبوچی اور مسلی جا رہی ہے۔

کمر درد شدید، کولہے کے پیچھے۔ چلنے اور جھکنے سے زیادہ۔ یہ احساس کہ بس کمر ٹوٹ ہی جائے گی۔

کولھے اور پیٹھ کی ہڈی کا جوڑ کمزور محسوس ہو۔ ٹانگیں جواب دینے لگیں۔ چلنے اور جھکنے سے تکلیف میں شدت۔

معدہ میں جلن۔ معدہ میں دباؤ جیسے اوپر پتھر رکھا ہے۔

مقعد خشک جیسے اس میں تنکوں کا مٹھا کھوڑے رخ رکھا ہے اور تنکے چبھتے ہیں۔ جیسے اس میں کانچ کے ریزے پڑے چبھ رہے ہیں۔

منہ دھونے پر سوج جانا۔

ہاتھ اور پاؤں دھونے سے سرخ ہو جائیں۔ بھاری اور بھر پور محسوس ہوں۔

متعلقات

مماثل دوائیں : بواسیر میں ایلوز ، کولن سونیا ، اگنیشیا ، میوریٹک ایسڈ ، نکس وامیکا اور سلفر -

جب کولن سونیا سے بواسیر کو افاقہ ہو جائے تو بعد میں اسکیولس دینے سے شفا مکمل ہو جاتی ہے -

طاقت مستعملہ : مدر ٹنکچر - ۳۰

زنکم میٹیلیکم - جست - خارصین - شبہ

ZINCUM METALLICUM (Zn)

(وزن جزئی : ۶۵٫۳۷)

زنکم یورپ و امریکہ میں زمین دوز کانوں سے نکالی جاتی ہے - خام حالت میں گندھک کے ساتھ ملی ہوئی بشکل سلفائڈ آف زنک اور کاربن کے ساتھ بصورت زنک کاربونیٹ پائی جاتی ہے - چنانچہ انہیں خام معدنیات سے بعد میں اس کو علیحدہ کر لیا جاتا ہے -

زنکم ایک سفید نیلگوں رنگ کی سخت لیکن قابل انطراق دھات ہے - توڑنے سے اس کی ٹوٹی ہوئی سطح قلمی یا دانہ دار دکھائی دیتی ہے - اس کا ثقل نوعی ۷٫۲ ہے - ۴۱۵ درجہ سینٹی گریڈ کی حرارت پر پگھل جاتی ہے اور سلفیورک ایسڈ اور ہائیڈروکلورک ایسڈ کی آمیزش میں حل ہو جاتی ہے - ان سالیوشنز میں ایمونیا اور پوٹاشیم ہائیڈریٹ کی معیت میں سفید رنگ کا رسوب تہ نشین ہو جاتا ہے - اس کا سفوف سینٹری فیوگل فورس (Centrifugal force - ایک تیز گردش کرنے والی چھلنی) سے تیار کیا جاتا ہے - مصفا جست کا سفوف کھرل میں کشید کردہ پانی میں دوبارہ رگڑ کر بنایا جاتا ہے -

امریکی ہومیوپیتھک فارماکوپیا کے مطابق خالص جست کو ۲۱۰ درجہ فارن ہیٹ کی تیز آنچ دے کر سفوف کر لیا جاتا ہے اور بعد میں قاعدہ نمبر ۷ کے تحت تسحیق (Trituration) کی جاتی ہے -

جست کی مندرجہ ذیل اقسام اور بھی ہیں :-

۱- زنکم ایسیٹیکم - Zincum Aceticum
۲- زنکم آرسینکم - Zincum Arsenicum
۳- زنکم برومیٹم - Zincum Bromatum
۴- زنکم کاربونیکم - Zincum Carbonicum
۵- زنکم سائینیٹم - Zincum Cyanatum
۶- زنکم فیروسائینیٹم - Zincum Ferrocyanatum
۷- زنکم فیرو ہائیڈرو سائینیکم - Zincum Ferro Hydro-cyanicum
۸- زنکم ہائیڈرو سائینکم - Zincum Hydro-cyanacum
۹- زنکم آئیوڈیٹم - Zincum Iodatum
۱۰- زنکم لیکٹیکم - Zincum Lacticum
۱۱- زنکم میوریٹیکم - Zincum Muriaticum
۱۲- زنکم آکسیڈیٹم - Zincum Oxidatum
۱۳- زنکم فاسفوریکم - Zincum Phosphoricum
۱۴- زنکم فاسفوریٹم - Zincum Phosphoritum
۱۵- زنکم پکریکم - Zincum Picricum
۱۶- زنکم سلفیوریکم - Zincum Sulphuricum
۱۷- زنکم ولیریٹیکم - Zincum Valerianicum

عام علامات

طفح جلدی والے امراض یعنی جن بیماریوں میں جلد پر باریک باریک موتی نما دانے نکلتے ہیں جنہیں عموماً مبارکی یا موتی جھارا بھی کہا جاتا ہے ، یہ دوا ایسے خروج یعنی فاسد مواد کو بدن سے خارج کرنے یا اگر کسی قسم کے دانے جلد پر نمودار ہو گئے ہوں تو انہیں تکمیل شفا تک قائم رکھنے میں مدد دیتی ہے

مریض بلغم کے اخراج یا حیض کے ادرار سے قاصر - اخراج یا ادرار ہو تو تکلیف میں کمی ہو جائے -

مریض محرک اشیاء استعمال نہ کر سکتا ہو کیونکہ ان سے اس کی تکالیف عموماً بڑھ جاتی ہوں۔

پاؤں میں چلبلاہٹ ، بے کلی و بے چینی پائی جائے - مریض انہیں برابر ہلاتے رہنا چاہے -

تمام جسم میں یک وقت صرف چند عضلات کی پھڑکن یا تشنج -

سارے بدن میں سخت کپکپی جس سے بستر تک ہلنے لگے - اعصاب پر قابو جاتا رہے -

گردن کے پچھلے حصہ میں کمزوری اور تکان محسوس ہو - سر کو دیر تک ایک وضع میں رکھنے سے تکلیف میں شدت ہو جائے - کمر میں درد جو بیٹھنے سے بڑھ جائے -

لوازمات

شدت - شراب پینے سے -

افاقہ - طفح جلدی کے بحال ہونے یا تکمیل پانے سے ، ایام حیض کے دوران - جمی یا رکی ہوئی بلغم کے دوبارہ خارج ہونے کی حالت میں ، مادہ منویہ کے اخراج اور عام مواد کے خروج سے -

قوت حیات ناقص ، دماغ اور اعصاب کی طاقت میں کمی ، فہم اور حافظہ کمزور - بچہ سوتے میں چیخیں مارے - دائیں بائیں سر مارے - اس کا چہرہ یکے بعد دیگرے زرد اور سرخ ہوتا رہے -

دبے یا رکے ہوئے فاسد مواد کو بحال یا خارج کرنے کی دوا

ایسا معلوم ہوتا ہے کہ یہ دھات خصوصیت کے ساتھ نظام عصبی پر زیادہ اثر انداز ہوتی ہے - میرے خیال میں زنکم کے متعلق یہ برٹ ہی کا قول ہے :

" جو نسبت خون کے ساتھ فولادی اجزاء کو ہے ، وہی زنکم کو اعصاب کے ساتھ ہے "-

اگر ہم زنکم کی طبی تحقیقات اور فنی مشاہدات و تجربات کی جانچ پڑتال کریں تو معلوم ہوتا ہے کہ ایسی حالت میں جب کہ اعصاب نظام صحت سے متعلق ضروری فعل جاری رکھنے اور اپنے اندر سے فاسد مواد خارج کرنے کی قوت سربراہ کرنے سے قاصر رہ رہے ہوں تو یہ دوا انہیں برانگیختہ کرنے اور طاقتور بنانے کا فرض انجام دیتی ہے - اب ہمیں یہ دیکھنا ہے کہ یہ محض قیاس آرائی ہے یا اس میں کوئی حقیقت بھی ہے ؟

اگر سکار لیٹنا یا مثلاً خسرہ یا دیگر طفح جلدی والے عوارض میں خروج کا نشو و نما مریض کے زیادہ کمزور ہونے کے سبب مناسب طور پر انجام نہ پا رہا ہو ، نبض اور بدنی حرارت میں عام انحطاط اور ضعف نمایاں ہو تو ایسے حالات میں زنکم بہت مفید ثابت ہوتی ہے -

طفح جلدی میں زنکم ، کیوپرم اور سلفر کا موازنہ

کئی دوسری دواؤں میں بھی ایسی ہی یا اس کے مماثل تکالیف پائی جاتی ہیں - مثلاً کیوپرم میں - لیکن کیوپرم میں طفح جلدی کسی بیرونی سبب سے دبا ہوتا ہے - زنکم کا طفح جلدی یا تو جلد پر کبھی نمودار ہی نہیں ہوتا یا اگر جلد پر دکھائی دے بھی تو قوت و طاقت کے کم ہونے کے سبب وہاں قائم نہیں رہتا اور جلد ہی اندرون بدن دب جاتا ہے - ایسے موقع پر ممکن ہے سلفر ایک مفید دوا ثابت ہو لیکن اس صورت میں مرض کے سبب کا سراغ بیشتر پوشیدہ سورا (جربیہ) میں ملا کرتا ہے -

بدن میں قوت حیات کی یہ کمزوری دوسرے کئی اعمال سے بھی ظاہر ہوتی ہے - مثلاً دمہ میں مریض کھنکھار کر بلغم خارج نہیں کر سکتا اور اگر بلغم خارج ہو سکے تو فوراً سکون ہو جاتا ہے - مریضہ حیض کے ادرار سے قاصر رہتی ہے لیکن اس کے جاری ہوتے ہی تکلیف میں افاقہ محسوس ہونے لگتا ہے (لیکیسس) -

شراب سے عوارض میں زیادتی

اس امتیازی خصوصیت کے سلسلے کی ایک خاص بات اور بھی قابل ذکر ہے مثلاً زنکم کی اعصابی کمزوری کی حد یہ ہوتی ہے مریض شراب یا محرکات بالکل استعمال نہیں کر سکتا - آپ خیال

کریں گے کہ شراب اگر تھوڑی مقدار میں دی جائے تو کچھ نہ کچھ عارضی سکون تو ضرور دیتی ہوگی لیکن حقیقت یہ ہے کہ زنکم کے مریض میں اس کے برخلاف شراب کی کم از کم مقدار سے بھی تکالیف بڑھ جاتی ہیں۔ یہ امر واقع ہے کہ دوسری دواؤں میں بھی شراب یا دیگر محرکات سے تکالیف بڑھ جانے کی یہی خاصیت پائی جاتی ہے۔ مثلاً کوناٹیم، لیڈم پال، فلورک ایسڈ، اینٹی موایم کروڈم وغیرہ لیکن ہمارے نزدیک زنکم ان سب پر فضیلت رکھتی ہے۔

زنکم، رسٹوکسی اور کوناٹیم کا موازنہ

زنکم کی اعصابی کمزوری کا دوسرے افعال میں بھی اظہار پایا جاتا ہے۔ مثلاً گردن کے پچھلے حصہ میں درد اور تکان، ایسا محسوس ہو جیسے اسے ایک وضع میں بہت دیر تک قائم رکھا گیا ہو اور وہ اکڑ جائے۔ مضامین لکھنے یا دوسری قسم کی محنت دیر تک کرنے سے تکلیف میں شدت۔ بیٹھے رہنے سے کمر کا درد بدتر ہو جائے لیکن ادھر ادھر حرکت کرتے رہنے سے افاقہ ہو۔ اس حالت کے زیر نظر رسٹوکسی کا خیال بھی آ جاتا ہے۔ لیکن اس میں اور زنکم میں فرق یہ ہے کہ زنکم میں مسلسل حرکت کرنے سے عام درد سکون نہیں پاتا۔ اور رسٹوکسی میں حرکت سے سکون ہو جاتا ہے۔ پلساٹلا میں بھی یہی خصوصیت ہے لیکن وہ عموماً حیض کی بے قاعدگیوں میں دی جانے والی دوا ہے۔ اس خصوصیت میں البتہ کوبالٹم ایک ایسی دوا ہے جو زنکم سے بہت مشابہت رکھتی ہے۔ ان دونوں میں یہ علامت کثرت مباشرت یا صنفی کمزوری کے باعث پائی جاتی ہے۔ زنکم سے اخراج یا انزال سے عارضی طور پر درد میں کمی ہو جاتی ہے۔ لیکن کوبالٹم میں ایسا نہیں ہوتا۔ زنکم کی تمام علامات میں سب سے زیادہ امتیازی علامت جو اس کی عام اعصابی کمزوری کے سلسلہ میں پائی جاتی ہے وہ پاؤں اور نچلے اطراف میں لگاتار اور شدید چلبلاہٹ، بے کلی اور بے چینی کا احساس ہے۔

مریض ان اعضاء کو مسلسل ہلاتے رہنا پسند کرتا ہے۔ یہ علامت اگرچہ عوام میں تمام تر تو نہیں البتہ بہت سے ایسے اشخاص میں ضرور پائی جاتی ہے جن کے لئے زنکم بڑی مفید دوا ہے۔

عمود الفقری یعنی ریڑھ کی ہڈی میں جلن

اسی طرح بعض اوقات پوری ریڑھ کی ہڈی میں جلن پائی جاتی ہے۔ یہ جلن بالکل ذاتی قسم کی ہوتی ہے یعنی اسے صرف مریض ہی محسوس کرتا ہے کیونکہ مریض کے بدنی درجۂ حرارت میں حقیقی طور پر کوئی اضافہ نہیں پایا جاتا۔

پھڑکن اور جھٹکے

زنکم کی ایک اور امتیازی خصوصیت عضلاتی اعضاء میں پھڑکن اور جھٹکے محسوس ہونا ہے۔ میں اگنیشیا کے ۔۔ میں اس دوا کا ذکر کر چکا ہوں۔ جو دوائیں ان عام قسم کی تشنجی حالتوں کا باعث ہوتی یا ان کو دفع کرتی ہیں، میں ان میں زنکم، اگنیشیا اور ایگریکس سب کو ایک ہی قافلے کی ہم سفر سمجھتا ہوں (نیش)۔

لرزہ یا کپکپی

ایک اور قابل ذکر علامت عام لرزہ یا کپکپی ہے۔ جس کے لئے یہ دوا ہماری بہترین ادویہ میں شمار ہوتی ہے۔ یہ بھی دماغی اضمحلال یا ذہنی افتادگی اور سستی سے پیدا ہوتی ہے۔

مریض کو اپنی تمام نقل و حرکت پر قابو نہیں رہتا۔ اس حالت میں اگرچہ اسے فالج نہیں ہوتا، ہاں اگر یہ حالت علاج سے دفع نہ کی جائے تو آگے چل کر فالج کا حملہ ہو سکتا ہے۔

دماغی تکالیف ۔ ہذیانی بخار

مجھے اب یہاں دماغی تکالیف کے تحت بھی زنکم کی اہم خصوصیات مختصراً بیان کرنا ضروری ہیں۔ دماغی عارضہ خواہ طفح جلدی کے دب جانے، دانت نکلنے، حمیٰ تیفوسیہ (ہذیانی بخار۔ Typhus) یا کسی اور نام نہاد بیماری سے پیدا ہوا ہو۔ جب زنکم کی علامات واضح ہوں تو اس سے بھی

علاج میں چنداں فرق نہیں پڑتا - یہاں میں اپنے مطب کی ایک مریضہ کا واقعہ بیان کرنے کی اجازت چاہتا ہوں - امید ہے اس سے ٹائیفائڈ میں زنکم کی شفا بخشی کا اندازہ اور قدر و قیمت واضح ہو سکے گی -

ایک بیس سالہ لڑکی میری طرف رجوع کرنے سے ایک ہفتہ پہلے کمزوری ، سر درد ، کمئی اشتہا اور عام نقاہت محسوس کرنے کی شکایت کرتی تھی لیکن ان شکایات میں کمزوری و ناتوانی کا شکوہ بہت نمایاں تھا - یہ لڑکی ایک متعلمہ تھی اور اس کی ماں جو ایک اچھی دایا تھی اس کی تمام بیماری کا سبب اسکول میں غیر معمولی محنت و مطالعہ کو قرار دیتی تھی - ماں اس امر کی کوشش کرتی کہ لڑکی آرام کرے اور یہ اس کی تیمارداری کرے - لیکن بایں‌ہمہ لڑکی کی حالت بگڑتی ہی گئی - میں نے اس کے لئے جیلسیمئیم تجویز کی اور اس کے بعد علامات کے موافق برائی اونیا بھی دی - یہ علاج دو ہفتہ تک سکون دہ کوائف میں جاری رہا اور اسے نہایت اطمینان بخش طریق پر افاقہ محسوس ہوتا گیا -

ایک روز جب وہ کمرے میں تنہا پڑی سو رہی تھی اس نے سوتے میں پسینہ آتے وقت کپڑے اتار پھینکے جس سے وہ سردی کھا گئی اور عوارض پھر سے لوٹ پڑے - اب جو حالت ہوئی وہ بلا شبہ پہلی حالت سے بدتر تھی - پیٹ بہت نمایاں طور پر پھول گیا - پاخانہ کے راستے بڑی مقدار میں خون آنے لگا - لیکن اس پر ایلومین سے قابو پا لیا گیا - لیکن اب اس کے ساتھ ہی ہلکے قسم کا ھذیان شروع ہو گیا - نقاہت و ناتوانی بہت بڑھ گئی - اگرچہ جریان خون روک ؍دبا گیا تھا لیکن نوبت یہاں تک پہنچی کہ آنکھیں پتھرا گئیں اور ڈھیلے اوپر چڑھ گئے - سر پیچھے کی طرف مڑ گیا اور کامل بے خبری و مدھوشی طاری ہو گئی - مریضہ پشت کے بل پڑی بستر پر نیچے کی طرف سرکنے لگی - اعضاء پھڑکنے بلکہ یوں کہئے کہ تمام جسم میں اتنی شدید کپکپی واقع ہوتی کہ بستر تک ھل جاتا تھا - میں نے تیمارداروں کو ھدایت کر دی کہ دن رات اس کے ہاتھ پکڑے رہیں کیونکہ اس کا لرزنا اور کانپنا بے حد شدید تھا - اس کا چہرہ فیلسوفانہ (Hippocratic) اور ھاتھ پاؤں کہنیوں اور گھٹنوں تک مردوں کی طرح سرد ہو رہے تھے - نبض اتنی کمزور اور سریع تھی کہ میں شمار نہ کر سکتا تھا - نبض رک رک کر چلتی تھی - مختصر یہ کہ مریضہ کے سر پر دماغی فالج کے تمام خطرات منڈلا رہے تھے اور مریضہ کی حالت مایوس کن نظر آ رہی تھی - بایں حال میں نے دو ڈرام پانی میں زنکم مٹیلیکم کے دس قطرے ڈالے اور اس کی نصف مقدار اس کے جڑے ہوئے دانتوں کے درمیان ڈال دی - اس کے تھوڑی دیر بعد تھوڑی مقدار اور دی اور آدھ گھنٹہ بعد بقیہ نصف مقدار بھی حلق میں اتار دی - آخری خوراک کے تقریباً ایک گھنٹہ بعد مریضہ نے آنکھیں کھولیں اور آہستہ سے کہا " دودھ " - اب ایک نلی کے ذریعہ اس نے آدھا گلاس دودھ پی لیا جو گذشتہ چوبیس گھنٹہ کے بعد اس کی پہلی غذا تھی - چار دن تک اسے کوئی دوسری دوا نہ دی گئی - لیکن اس اثنا میں اس کی صحت برابر ترق کرتی گئی - اس کے بعد اسے لکس وامیکا کی ایک خوراک دی گئی - غرضیکہ اس طرح اس کی طبیعت سرعت کے ساتھ سنبھلتی رہی - اور آخرکار وہ کامل طور پر صحت یاب ہو گئی (نیش) -

پس واضح ہوا کہ اگر علامات کی صحیح طور پر نشان دھی ہو جائے تو زنکم ۲۰۰ بھی دوسری معدنیات کی طرح معجز نما نتائج دے سکتی ہے -

خلاصہ علامات زنکم مٹیلیکم

اسہال سبز آؤں والے - پیٹ میں مروڑ - پاخانہ بلا ارادہ خطا ہو جانا -

افاقہ مرض دوران حیض -

آنکھیں دوران حیض دکھنے آ جائیں - ان میں ریت نما رگڑ کا احساس - آنکھوں سے پانی بہنا - جلن اور خارش -

انگوٹھوں میں برف نما سردی کا احساس -

پاؤں اور ٹانگوں کو مسلسل ھلانے رھنا (رسٹوکسی - روٹا - سفلینیئم) -

تشنج بچوں کے - سر کا دائیں بائیں ہلاتے رہنا - نیند میں چلانا اور چیخنا - چہرہ کبھی سرخ کبھی پیلا -

ٹانگ کی ہڈیوں میں سوزش اور جلن - ٹانگوں میں چلبلاہٹ اور بے چینی - ٹانگوں پر نیلی رگوں کا پھول آنا (وریدی ورم اور عرق النساء) -

شدت مرض غذا کے بعد اور شام کو -

صحت بحال کرنے والے اخراج اور مواد رکے یا دبے ہوئے (سورائینم - سلفر) -

عضلات - تمام بدنی عضلات کا پھڑکنا (اگنیشیا - ایگریکس) فالج - سلفر -

قوت حیات اور قوت دماغ میں نقص ، حافظہ کمزور اور ذہن کند -

کھانا پینا جلدی سے -

گردن میں کمزوری کا احساس خصوصاً شام کو اور لکھتے وقت زیادہ -

محرکات سے عوارض میں شدت (کاوناٹینم - لیڈم - فلورک ایسڈ - اینٹی مونیم کروڈم - نکس وامیکا) نیند کی حالت میں جھٹکنا -

متعلقات

موازنہ کیجئے - ہیلیبورس اور ٹیوبرکیولینم سے ، خصوصاً اس حالت میں جب طفح جلدی کے دب جانے سے دماغی عوارض کی ابتدا ہو رہی ہو -

شدت مرض - الیومن اور کوناٹم کی طرح تھوڑی سی مقدار میں بھی شراب پینے سے کئی تکلیف دہ علامات کا رونما ہو جانا ، خصوصاً سر درد -

افاقہ مرض - سینہ کی بیماریوں میں بلغم کے اخراج سے - مثانہ کی تکلیف میں پیشاب کرنے سے - کمر کے عوارض میں جماع و احتلام سے ، غرضیکہ تمام شکایات عام طور پر بدن کے فضلات مثلاً پسینہ ، بول و براز وغیرہ کے خارج ہونے سے کم ہو جاتی ہیں -

پیرو کار - اگنیشیا - لیکن زنکم کے بعد نکس وامیکا ، جو ناموافق ہے نہ دینی چاہئے -

مخالف - کیموملا اور نکس وامیکا ، زنکم سے پہلے یا بعد نہ دینی چاہئے (ایلن) -

طاقت مستعملہ ٦—٣٠—٢٠٠ اور اعلیٰ طاقتیں -

سٹینم میٹیلیکم - ٹین دھات

STANNUM METALLICUM (Sn)

وزن جزئی ۱۱۹٫۰۰

سٹینم چاندی کی طرح سفید دھات ہے - اس کی کثافت اضافی ۷٫۳ ہے - یہ ۲۳۲ ڈگری سینٹی گریڈ پر پگھلتی ہے اور ۱۰۰ ڈگری سینٹی گریڈ کی حرارت سے نرم و ملائم ہو جانے سے کوٹ کر لمبی اور چوڑی کی جا سکتی ہے - ۲۰۰ ڈگری سینٹی گریڈ پر اتنی خستہ ہو جاتی ہے کہ تھوڑی سی رگڑ سے بھی اس کا سفوف بنایا جا سکتا ہے - یہ سطحی طور پر نمناک ہوا میں زنگ آلود (Oxidized) ہو جاتی ہے - اسے کھلی دیگچوں میں پگھلا کر فوراً سٹینک آکسائڈ میں تبدیل کردیا جاتا ہے - قدرتی خام حالت میں اس کے ساتھ اور معدنیات بھی ملی ہوتی ہیں جن سے خاص طریق پر اسے علیحدہ کر لیا جاتا ہے -

ہومیوپیتھک x۱ سفوف قاعدہ نمبر ۷ کے تحت تسحیق (Trituration) کیا جاتا ہے -

عام علامات

معدہ میں ڈوبنے ، خالی پن یا سب قوائے ہضم کے ختم ہو جانے یا جواب دے جانے کا احساس - (کالیڈونیم ، فاسفورس ، سیپیا)

مریض غمگین ، دل شکستہ اور مایوس - اپنے آپ کو ہر وقت آہ و زاری کرنے پر مجبور پائے لیکن اس آہ و زاری سے اس کی حالت اور بدتر ہوتی ہو - نڈھال اور کمزور خصوصاً سیڑھیاں اترتے وقت البتہ اوپر چڑھنا آسان محسوس ہو -

مضبوط دباؤ سے قولنجی درد میں افاقہ - اس حالت میں اگر گھٹنے پیٹ یا شانوں سے لگے رہیں تو سکون ہو (کالوسنتھ) - پیٹ میں سے کرم نکلیں -

سیلان الرحم ، ضعف بہت زیادہ - کمزوری سینہ سے بڑھتی محسوس ہو -

پاخانہ پر بیٹھتے وقت اندام نہانی سے رحم باہر نکل آئے - مریضہ اتنی کمزور ہو کہ کرسی پر بیٹھنے کی بجائے دراز ہو جائے - صبح کو اسے لباس بدلتے وقت کئی مرتبہ آرام کرنے کے لئے بیٹھنا پڑے ، پھر بھی تکان ہو جائے -

سینہ میں بڑی کمزوری محسوس ہو - مریض باتیں بھی مشکل سے کر سکے - اس کے ساتھ عام کمزوری بھی زیادہ ہو جس کا مرکز سینہ میں محسوس ہو -

کھانسی تر ، کبھکبھار میں بھاری پن ، سبز اور میٹھا بلغم خارج ہو -

ایسا درد جو آہستہ آہستہ بڑھے اور بتدریج ہی کم ہوتا جائے -

لوازمات

یہ ایک اور معدنی دوا ہے - اس کی رہنما خصوصیت سینہ میں سخت کمزوری (ارجنٹم مٹیلیکم) اور کمزوری اتنی ہو کہ گفتگو کرنا بھی مشکل ہو جائے - یہ مخصوص کمزوری سٹینم سے زیادہ کسی اور دوا میں اتنی نمایاں طور پر نہیں پائی جاتی - اس علامت سے مراد صرف حلق اور پھیپھڑے ہی کے امراض کی کمزوری نہیں جس کی سٹینم بڑی مفید دوا ہے بلکہ مراد تو یہاں سٹینم کی مخصوص کمزوری سے ہے جس کی نوعیت ہی علیحدہ ہے - مثلاً مریضہ اتنی کمزور ہوتی ہے کہ وہ اپنے آپ کو کرسی پر یک دم گرا دیتی ہے - سیڑھیاں اترنے سے اس کی تکلیف میں شدت ہو جاتی ہے (بوریکس - کلکیریا آسٹریرم اوپر چڑھنے سے شدت) یہ حالت دبلی پتلی کمزور عورتوں کے رحم ٹل جانے یا ان کے سیلان الرحم جیسے عوارض میں پائی جاتی ہے اور ایسی صورتوں میں اس دوا سے حیرت انگیز شفایابیاں دیکھنے میں آتی ہیں - بلاشبہ الریہ یعنی پھیپھڑے اور حلق کے عوارض میں جب یہ علامت نمایاں پائی جائے تو سٹینم یقینی طور پر شفایاب کر دیتی ہے -

بلغم کا مزہ اور رنگ

ان تکالیف میں کھانسی کے ساتھ بلغم بہت خارج ہوتی ہے اور اس کا مزہ بہت شیریں ، شاذ و نادر نمکین بھی ہوتا ہے - نمکین بلغم کے لئے مجھے فوراً کیلی آیوڈائڈ یا سیپیا کا خیال آنے لگتا ہے - ان تینوں دواؤں میں بلغم گاڑھا ، بھاری اور رنگت میں سبز یا زرد ہوتا ہے - لیکن سٹینم اور کیلی آیوڈائڈ میں رات کو پسینہ بکثرت آتا ہے - البتہ سٹینم میں سینے کے اندر کمزوری کا احساس عام دواؤں کے مقابلہ میں زیادہ پایا جاتا ہے - (مریض چل نہیں سکتا)

اعصابی درد کا بتدریج بڑھاؤ اور گھٹاؤ

سٹینم کی ایک اور امتیازی علامت یہ ہے کہ ”درد بتدریج بڑھتے بڑھتے شدت کے ایک بڑے درجے تک پہنچ جاتا ہے - پھر اسی طرح تدریجاً گھٹتا جاتا ہے“ - (دیکھئے پلیٹینم) یہ درد یقیناً عصبی ہوتا ہے اور کسی عصب (پٹھے) کی طوالت میں کسی ایک مقام پر وارد ہو سکتا ہے لیکن چہرہ ، معدہ اور پیٹ میں اس درد کے موجود ہونے کی اکثر تصدیق ہوتی ہے -

ایسا درد دبانے سے کالوسنتھ اور برائی اونیا کی طرح افاقہ پذیر ہوتا ہے اس لئے اگر ایسے پیٹ کے درد میں جس کو دبانے سے آرام ملتا ہو اور اگر کالوسنتھ جس کی طرف پہلے ذہن منتقل ہونا چاہئے ، ناکام رہے تو سٹینم سے آرام ملنے کی توقع ہو سکتی ہے اور خصوصاً ایسی صورت میں جب کہ درد کے حملے ایک عرصے سے ہو رہے ہوں اور مریض میں مرض کی مزمن کیفیت کے آثار پائے جاتے ہوں ، سٹینم سے بہت فائدہ ہو سکتا ہے - سٹینم کا مریض عموماً غمگین ، مایوس ، پژمردہ اور ہر وقت آہ و زاری کرنے پر آمادہ نظر آتا ہے - علاوہ ازیں اگر بچوں کو اپنے کندھوں پر اٹھایا جائے اور ان کے پیٹ کو اپنے شانوں پر دبایا جائے اور اس سے انہیں آرام ملے تو انہیں بھی سٹینم دینی چاہئے (نیٹرم میور - پلساٹلا - سیپیا) - میں نے مندرجہ بالا علامات کو اکثر درست پایا ہے - اور ۱۲ ویں ، ۳۰ ویں ، ۲۰۰ اور ۵۰۰ ویں دوائیہ طاقتوں سے عموماً اچھے اثرات دیکھے ہیں - (نیش)

خلاصہ علامات سٹینم مٹیلیکم

امراض تنفس جن کا خاصہ یہ ہو کہ ان میں ریزشی بلغم بمقدار کثیر پائی جائے جو کھنکھارنے

ہر گول گول بنولوں کی شکل میں نکلے -
ذائقہ اس بلغم کا میٹھا ہونا لازمی امر ہے -

پیٹ کا درد - بچوں کے پیٹ کا درد جو انہیں پیٹ دبانے پر یا اپنے کندھے پر اٹھانے یا الٹا زانوں پر لٹانے سے افاقہ دے -

تشنج ہاتھوں کی انگلیاں اتنی سخت اینٹھ جاتی ہوں کہ اگر کسی شے کو پکڑا ہو تو اسے چھوڑنا مشکل ہو جائے -

ٹانگیں - مریض اگر ایک ٹانگ کو سکیڑ کر زانو کھڑا کر کے اور دوسری ٹانگ کو پوری طرح پھیلا کر سونے میں آرام محسوس کرے تو اس کے لئے سٹینم ۳۰ کی ایک ہی خوراک جملہ عوارض کو رفع کرنے میں کافی ہو جاتی ہے -

چھاتی کمزور - باآواز بلند بولنے یا پڑھنے سے تکان - سینہ کمزور اور ناتواں - چھاتی خالی خولی -

چہرے کا درد جس میں ملیریا کی سردی دور کرنے کی غرض سے کونین کھلائی گئی ہو اور درد نتیجتاً لاحق ہوا ہو -

سر درد ۱۰ بجے شروع ہو اور ۴ بجے شام ختم - سر میں اندر چوٹیں پڑتی ہوں اور محسوس ہو کہ سر پھٹ جائے گا -

سل و دق کے آغاز میں بلغم بکثرت آنا شروع ہو جاتا ہے - بلغم میٹھی اور بنولوں کی شکل میں خارج ہوتی ہے - ایسی حالت میں سٹینم ضرور استعمال کرانی چاہئے -

عصبی درد جو بتدریج بڑھتا ہوا انتہائی شدت اختیار کر جائے - اور پھر آہستہ آہستہ گھٹتے گھٹتے ختم ہو -

قصبۃ الریہ میں بلغم کی بہت بڑی مقدار کا احساس جسے آسانی سے کھنکھارنے پر خارج کیا جا سکے -

کرم - پیٹ کے کرم (چھوٹے) خارج کرنے کا نسخہ

ھوالشافی

کشتہ جست (سفوف) ڈیڑھ اونس شربت سادہ مناسب مقدار میں حل کرائیں اور قمری مہینے کے آخری پندرہ دنوں میں کسی جمعہ کے دن اس محلول کا آدھا حصہ صبح نہار پلا دیں - ہفتہ کے دن باقی حصے کا آدھا اور اتوار کے دن بقیہ حصہ - سوموار کو ایک ہلکا سا جلاب دے دیں - اس نسخہ سے پیٹ میں جتنے بھی کرم ہوں گے نکل جائیں گے -

کھانسی رات کے پہلے حصے میں خشک - دن کے وقت بلغم کا رنگ سبز - ذائقہ نمکین - بلغم گول گول غلولوں کی شکل میں میٹھی خارج ہو - فرش پر تھوکنے پر یہ غلولے گولیوں کی طرح لڑھکتے جائیں - کھانسی جو پہلے تر تھی اور اب خشک ہو گئی ہو ، پلساٹلا دینے سے دوبارہ تر ہو جاتی ہے -

کونین کے بے تحاشہ اور بے موقع استعمال سے پیدا شدہ عصبی درد -

گلے میں خرخراہٹ اور دکھن - چھاتی میں انتہائی قسم کی کمزوری کا احساس -

متعلقات

معاون :- پلساٹلا -

شدت مرض : ہنسنے ، گانے اور بولنے سے - دائیں طرف لیٹنے سے - گرم مشروبات سے - (سرد مشروبات سے تکلیف ہو تو سپنجیا ٹوسٹا دینی چاہئے)

پیروکار :- بعد از کسٹیکم -

معاون :- کلکیریا کارب ، سلیشیا ، سلفر ، ٹیوبرکلینم -

طاقت مستعملہ ۶ ، ۳۰ ، ۲۰۰

PLATINUM METALLICUM (pt)

پلیٹینم مٹیلیکم

وزن جزئی ۱۹۵٫۲

یہ ایک چاندی کی مانند سفید نرم اور لچک دار دھات ہے جو کوٹ کر لمبائی میں بڑھائی جاسکتی ہے - اس کی کثافت اضافی ۲۱٫۵ ہوتی ہے اور دو ہزار ڈگری سینٹی گریڈ کی حرارت پر پگھل جاتی ہے اور سرخ تیز آنچ پر موکسد (Oxidized) نہیں ہوتی - یہ دھات خالص خام حالت میں پائی جاتی ہے -

ہومیوپیتھک x۱ سفوف اسفنجی قسم کی پلاٹینم دھات سے قاعدہ نمبر ۷ کے تحت بنایا جاتا ہے -

پلاٹینم کی دیگر اقسام یہ ہیں :

۱- پلاٹینم آئیوڈیٹم Platinum Iodatum

۲- پلاٹینم میوریٹیکم Platinum Muriaticum

عام علامات

غرور کرنا - اپنے آپ کو ضرورت سے زیادہ اہمیت دینا - خود پسندی -

دوسروں کو حقارت کی نظر سے دیکھنا - ایسے شخص کو بہت سی چیزیں اپنی اصل قد و قامت سے چھوٹی نظر آتی ہیں -

اعضائے تناسل کی حس بہت بڑھی ہوئی - جماع کی غیر معمولی خواہش -

عورتوں میں مجامعت کی شدید خواہش - شہوانی جنون جس کے ساتھ بیضہ انثیٰ کی تکالیف پائی جائیں سیلان الرحم یا کثرت حیض -

درد بتدریج بڑھے اور اسی طرح آہستہ آہستہ گھٹے (سٹینم) - بعض اوقات درد کے ساتھ خدر یعنی سن ہونے کی کیفیت بھی موجود ہو -

لوازمات

پلاٹینا کا مطالعہ تین طرح یعنی ۱- دماغی ۲- اعصابی اور ۳- صنفی (تناسلی) تعلقات کی روشنی میں کیا جانا چاہئے -

دماغی علامات - پلاٹینا کی دماغی علامات عجیب قسم کی ہوتی ہیں - یہاں ان میں سے تین بیان کی جاتی ہیں - "تکبر اور فخر کرنا - اپنے آپ کو حقیقت سے زیادہ اچھا سمجھنا ، دوسروں پر تکبر کے ساتھ حقارت کی نظر ڈالنا" - "فریب خیالی ، گھنٹہ بھر چلنے کے بعد مریضہ گھر میں داخل ہو تو ایسا محسوس کرے کہ گرد و پیش کی ہر چیز بہت چھوٹی ہو گئی ہے ، دماغی و جسمانی اعتبار سے ہر شخص اس کے مقابلہ میں کمتر ہے اور وہ خود جسمانی و دماغی طور پر سب سے افضل و برتر ہے" -

گاہے چنیں و گاہے چناں

مزاج کی تغیر پذیر کیفیت - کبھی خوش اور کبھی غمگین ہو جانا اور ان کیفیات کا یکے بعد دیگرے بدلتے رہنا - یہ آخری علامت اگنیشیا ، کروکس ، نکس موسکیٹا ، اور ایکونائٹ سے مشابہ ہے - اور پلاٹینا میں ایکونائٹ کی سی ایک اور علامت - 'موت کا خوف' بھی پائی جاتی ہے - بظاہر مریض کے علاج میں اول الذکر دو علامات میں کوئی عملی اہمیت محسوس نہیں ہوتی - اور اس واقع کے سمجھنے کے لئے کوئی مرضیاتی تشریح بھی پیش نہیں کی جا سکتی بجز اس کے کہ مریض کا دماغ ایک عام طریق پر غیر منظم سا ہو گیا ہے اور یہ کہ دماغ کسی دوسری مصنوعی توہم پرستی میں بھی مبتلا ہو سکتا ہے - لیکن یہ دماغ کی تغیر پذیری ایک بیش قیمت علامت ہے جو کسی دوسری دوا میں نہیں پائی جاتی -

ایک جنونی مریضہ کا علاج

یہاں اس سلسلہ میں جنون کے ایک عسرالعلاج قسم کے مریض کا ذکر ضروری معلوم ہوتا ہے - اس مریضہ کا علاج کئی مشہور ایلوپیتھک معالج کر چکے تھے اور ان کی ذہانت جواب دے چکی تھی - بالآخر تیمار داروں نے یہ فیصلہ کیا کہ اب تو مریضہ کو پاگل خانہ بھیج دینا چاہئے مگر اس کے والدین جو بہت دولت مند تھے اس فیصلہ پر کسی طرح بھی رضا مند نہ ہوئے - چنانچہ انہیں ہومیوپیتھک طریق علاج آزما کر دیکھنے کا خیال پیدا ہوا - بالآخر مریضہ میرے زیر علاج آئی اور میں نے اس کی اسی دماغی علامت کی بنا پر پلاٹینا دی - مریضہ میں مذکورہ بالا علامت بھی بہت نمایاں تھی اور اس کے ساتھ ہی ایک اور امتیازی علامت یہ موجود تھی - جسمانی علامات غائب اور دماغی علامات رونما یا اس کے برعکس یہ علامت بھی اس دوا کے تحت پائی جاتی ہے - مریضہ کی جسمانی علامت ایک قسم کا درد تھا جو عمود الفقری یعنی ریڑھ کی ہڈی کے پورے طول میں ہوتا تھا - یہ ایک علامت ایسی تھی جس کے غائب ہونے کے بعد اس کی موجودہ دماغی علامات پیدا ہوتی تھیں - غرضیکہ مریضہ کو پہلے ہی دن پلاٹینا سے ایسا نمایاں فائدہ شروع ہوا جو اس سے پہلے میں نے شاذ و نادر ہی دیکھا ہو گا - اس نفع بخشی کی رفتار میں کوئی کمی نہ

ہوئی - اب اس واقعہ کو پندرہ برس سے زیادہ عرصہ ہو چکا ہے - مریضہ بالکل تندرست ہے اور اب تک مرض کے اعادہ کے کوئی آثار پائے نہیں گئے -
(لیش)

دردوں کا بتدریج بڑھنا اور گھٹنا

۲- اعصابی علامات - دماغی علامات کے دائرہ سے باہر جو اعصابی علامات پلیٹینا کی ضرورت ظاہر کرتی ہیں ، ان میں سب سے پہلی علامت یہ ہے کہ درد بتدریج بڑھے اور بتدریج ہی گھٹے -

سن ہونے کی کیفیت .

سٹینم ، کیموملا اور بیلاڈونا کا موازنہ

دوسری علامت یہ ہے کہ درد کے ساتھ مریض کے اعضاء میں سن ہونے کی کیفیت بھی پائی جائے - آپ کو یاد ہوگا کہ پہلی علامت سٹینم کے مانند ہے مگر فرق صرف اتنا ہے کہ پلیٹینا کا مریض امتیازی طور پر اتنا کمزور نہیں ہوتا جتنا سٹینم کا - دوسری علامت کیموملا کی مانند ہے لیکن پلیٹینا کا مریض کیموملا کے مریض کی طرح بدھئیت نہیں ہوتا - پلیٹینم اور سٹینم دونوں دماغی عوارض کی اہم دوائیں ہیں لیکن اگر ان کے امتیاز کے متعلق کوئی شک و شبہ پیدا ہونے لگے تو ہر ایک کا خصوصی مطالعہ علیحدہ علیحدہ کر لینا چاہئے -

جہاں تک پلیٹینا اور سٹینم کے دردوں کے تدریجی آغاز و اختتام کا مسئلہ زیر بحث لایا جا سکتا ہے ، بیلاڈونا کی علامات سٹینم کے بالکل برعکس پائی جاتی ہیں - البتہ بیلاڈونا اپنی دماغی علامات کے لحاظ سے پلیٹینا سے زیادہ مشابہت رکھتی ہے -

تناسلی اعضائے تانیث (زنانہ)

۳- صنفی علامات صنفی یا تناسلی اعضاء ' زچگی کی حالت میں عورتوں میں جماع کی شدید خواہش بڑھ جائے - سنسناہٹ یا گدگدی پیٹ میں اوپر اٹھتی محسوس ہو ' - ' حد سے بڑھی ہوئی جماع کی خواہش - خصوصاً دوشیزہ لڑکیوں میں یا نفسانی خواہشات پیش از وقت یا بلوغت کے آثار عمر سے پہلے محسوس ہونے لگیں - اعضائے تناسل بے حد ذکی الحس ، انہیں چھونا بھی ناقابل برداشت ہو - ڈاکٹری معائنہ کے وقت تقریباً تشنج ہونے لگے اور جماع کے دوران تو قطعی طور پر غش آ جائے - ' استحاضہ یا کثرت حیض ہو ، خون کالا اور پھٹکی دار ' -

بقیہ انثیٰ کے عوارض اور لتؤالرحم کی تکالیف جن کے ساتھ حیض بکثرت اور اعضائے تناسل کی حس بہت بڑھ گئی ہو - چھونے یا مباشرت کی حالت میں ذکاوت حس اور زیادہ ہو جائے - یہ سب حالات اس دوا کی قوی علامات ہیں - یہ تمام دماغی ، اعصابی ، تشنجی اور صنفی علامات ظاہر کرتی ہیں کہ پلیٹینا کو انواع و اقسام کے نام والی بیماری یعنی اختناق الرحم کے لئے ایک مفید دوا ثابت ہونا چاہئے اور یہ بات تجربات سے بکثرت تصدیق بھی حاصل کر چکی ہے - یہاں ایک بار پھر مجھے یہ معلوم ہوا کہ زنکم اور سٹینم کی طرح پلیٹینا کی بھی اعلیٰ طاقتیں بہت موثر ثابت ہوتی ہیں - اگرچہ دیوانگی کے ایک مریض کو میں نے اس وقت اعلیٰ طاقت کی دوا موجود نہ ہونے کے سبب چھٹی طاقت ہی استعمال کرائی تھی اور وہ بھی مفید ثابت ہوئی - پلیٹینا میں الیومینا سے مشابہہ ایک طرح کی قبض بھی پائی جاتی ہے یعنی براز کمہار کی نرم مٹی کی طرح مقعد سے چپک جاتا ہے - (نیش)

خلاصہ علامات پلیٹینا

اشیاء کا چھوٹا نظر آنا - غرور اور حقارت -
بانجھ پن - بے اولادی -
تشنج جس کے ساتھ سن پن اور سنسناہٹ ہو -
اعضائے تناسل کا بے حد ذکی الحس ہونا -
خصوصاً وضع حمل کے بعد شہوانی جنون - ہسٹیریا -

حیض دردناک - ایام حیض میں درد سے چیخنا چلانا - خون کی رنگت سیاہ اور فرج سن - جماع کی خواہش زیادہ لیکن برداشت کی تاب ندارد - ایام مقررہ سے پہلے خون مقدار میں زیادہ اور اس میں جمے ہوئے لوتھڑے - نتوءالرحم - خون کہیں کا ہو رنگت میں سیاہ ہو - یہ پلیٹینا کی خصوصیت ہے -

درد بتدریج بڑھے اور ویسے ہی گھٹے (جلدی شروع اور ختم ہونے والا درد - بیلاڈونا) درد جیسے اعضاء دو پیچوں کے درمیان شکنجہ میں دبوچے جارہے ہیں -

دماغی اور جسمانی عوارض کا ادل بدل - ایک غائب، دوسرا حاضر -

دمچی کی ہڈی بیٹھنے پر دردناک -

رحم کا باہر نکل آنا (نتوءالرحم)، دائیں خصیۃالرحم کا ورم -

رسولیاں خصوصاً رحمی - حیض شروع ہونے سے پہلے زیر ناف بوجھ - حیض بکثرت -

من بن (خدر) پلاٹینا کی ہر حالت میں موجود ہوتا ہے - پلاٹینا تجویز کرنے میں خدر کی علامت ہمیشہ مدنظر رکھنی چاہئے -

عورتوں میں شہوانی خواہش بہت زیادہ یہاں تک کہ مشت زنی پر مجبور کر دے - کمال درجہ کی ذکاوت حس - جماع تک ناقابل برداشت -

عورتیں جنہیں پلاٹینا کی ضرورت ہوتی ہے انہیں ادرار حیض زیادہ ہوتا ہے - خون سیاہی مائل -

غذا والی نالی میں سکڑن اور تنگی -

قولنج - ناف کے عین پیچھے بے پناہ درد - درد سے افاقہ کے لئے مریض ہر جانب مڑے اور پھرے -

مغرور مزاج - دوسروں کو حقیر سمجھنا - خود پسندی -

ناف جیسے رسی سے پیچھے کی جانب کھینچی جا رہی ہے -

ہنسنا یا رونا یکے بعد دیگرے -

متعلقات

موازنہ کیجئے : اورم میٹلیکم - کروکس - اگنیشیا - کیلی فاس - پلساٹلا - سیپیا - سٹینم - ویلیریانا - (ویلیریانا پلاٹینا کی نباتی بالمثل دوا ہے)

طاقت مستعملہ ۶ — ۲۰۰

SELENIUM (Se) سلینیئم

وزن جزئی ۷۹.۲

یہ ایک کم یاب غیر معدنی جز، بسیط (Element) ہے جس کے اکثر کیمیاوی خواص سلفر سے مشابہ ہیں - اس کی رنگت سرخی مائل بھوری، یہ قدرے چمکدار، نیم شفاف، اقلما، (Non-crystalline) ریزہ ریزہ ہو جانے والا جوہر ہے - جب اسے باریک پیسا جائے تو تیز سرخ گناری بے بو اور بے ذائقہ سفوف بن جاتا ہے -

سلینیئم پانی یا الکحال میں حل نہیں ہوتی - اس کا ثقل نوعی ۴.۳ تا ۴.۵ ہوتا ہے - ایک سو ڈگری سینٹی گریڈ حرارت پر پگھلتی ہے یا ابلنے لگتی ہے اور جب کھلی ہوا میں گرم کی جائے تو نیلے رنگ کا شعلہ دیتی ہوئی جلنے لگتی ہے - اس کا دھواں سرخ اور بو کاربن ڈائی سلفائڈ (Carbon di-sulphide) کی مانند ہوتی ہے اور اسی میں قدرے حل بھی ہو جاتی ہے - خام حالت میں سلفر آمیز ہوتی ہے اور گاہے خاص خاص دیگر معدنی مرکبات کے ساتھ ملی جلی بھی پائی جاتی ہے -

اس کا ہومیوپیتھک ۱x (Trituration) سفوف قاعدہ ۷ کے تحت بنایا جاتا ہے -

عام علامات

یہ ایک اور معدنی دوا ہے - جس میں سٹینم کی طرح خاص طبعی کمزوری بہت نمایاں پائی جاتی ہے - لیکن سلینیئم کی کمزوری سٹینم کی طرح کسی مخصوص حصۂ جسم کو اپنا مرکز نہیں بناتی، یہ زیادہ تر عام ہوتی ہے - اس کا مریض اتنا کمزور ہوتا ہے کہ اسے کسی قسم کی خفیف سے خفیف مشقت بھی تھکا دیتی ہے - یہ کمزوری میعادی (ٹائفائڈ) بخار جیسی کسی کمزور کردینے والی بیماری کے بعد یا مادۂ منویہ کے اخراج کے بعد لاحق ہوتی ہے -

قوت باہ یا مردانہ کمزوری

سلینیم کی کمزوری مردانہ اعضائے تناسل میں بھی اتنی نمایاں ہوتی ہے جتنی کہ عام بدن میں ۔ نعوظ یعنی ایستادگی سست اور کمزور اور جماع میں انزال بہت جلد ہو جاتا ہے ، جس کے بعد مریض تنک مزاج اور ترش رو ہو جاتا ہے ۔

خواہش جوان اور قوت رجولیت بوڑھی

صنفی یعنی جماع کی خواہش قوی لیکن جسمانی اعتبار سے مریض نامرد ۔ ایسے شخص کو ہفتہ میں دو یا تین مرتبہ احتلام یا اخراج منی کا اتفاق بھی ہو جاتا ہے ۔ اس کے بعد جب وہ جاگتا ہے تو کمزور اور دل شکستہ اٹھتا ہے ۔ بیٹھنے ، سونے ، چلنے یا پاخانہ کرنے وقت غدۂ قدامیہ (Prostates) سے رطوبت رستی ہے ۔ اگر یہ کمزوری بہت دن رہ جائے تو مریض دبلا ہونے لگتا ہے ۔ خصوصاً چہرہ ہاتھ اور رانوں پر اس کی یہ لاغری زیادہ نمایاں ہوتی جاتی ہے (ایسٹک ایسڈ) ۔ یہ الفاظ گویا سلینیم کی کمزوری و لاغری کی صحیح تصویر پیش کر سکتے ہیں ۔

قبض

کمزوری و ناتوانی کے علاوہ یا اسی کے متعلق چند امتیازی علامات اور بھی ہیں۔ مثلاً قبض ، جس میں اجابت یا فضلہ بستہ حالت میں اور حجم اور ماپ میں اتنا بڑا ہوتا ہے کہ دستکاری یا میکانی اعانت کے بغیر خارج نہیں ہو سکتا (سینیکیولا) اسے انگلیوں کی مدد سے نکالنا پڑتا ہے ۔

بول کے قطرات بلا ارادہ خطا ہو جانا

چلنے وقت یا پیشاب اور پاخانہ کرنے کے بعد پیشاب کے قطرے بلا ارادہ ٹپکتے رہنا ۔ (سارسپرلا میں بیٹھنے میں قطرے ٹپکتے ہیں) ۔

چاہ نوشی کے بد اثرات کا علاج

چاہ زیادہ پینے کے برے اثرات ، چاہ سے تمام عوارض میں شدت ہو جائے ۔ الکحالی مشروبات (شراب وغیرہ) کی ناقابل ضبط خواہش ہو ۔

گویوں کی دوا

آواز میں بھراہٹ ۔ بار بار گلا صاف کرنا پڑے ، خصوصاً گانے کی ابتدا میں ۔

محرکات کی بے حد خواہش

محرکات کی ناقابل برداشت خواہش ۔ مریض شراب پینا چاہے لیکن پینے کے بعد حالات بد تر محسوس ہوں ۔

یادداشت اور حافظہ کی دوا

سلینیم کا مریض تجارت یا معاملات میں بھولتا بہت ہے ۔ بیداری میں جو کچھ بھول چکا ہوتا ہے ، خواب میں وہی دیکھتا اور یاد کرتا ہے ۔

خلاصہ علامات سلینیم

آتشک کے سبب تلووں میں خارش ۔
آواز صاف کرنے کی سلینیم خاص دوا ہے ۔
پسینہ زرد یہاں تک کہ سرہانہ داغدار ہو جائے۔
پیشاب میں سرخ ذرات تہ نشین ہوں ۔
ٹائیفائڈ بخار کے بعد کمزوری اور لاغر پن ۔
چاہ اور لیمونیڈ سے عوارض میں شدت ۔
حلقوم کا دق ۔ آواز بھرائی ہوئی ۔ کثرت جماع اور عیش کی زندگی کے بعد سل و دق ۔
خارش انگلیوں کے درمیان اور ہتھیلیوں میں ۔
دانت درد چاہ پینے کے بعد ۔
سر درد خصوصاً چاہ ، لیمونیڈ اور شیریں مشروبات کے بعد ۔ تیز خوشبو سے سر درد ۔
سر درد کے دوران پیشاب کی زیادتی ۔
سورج کی تپش نا قابل برداشت ۔ دھوپ کا تصور ہی گھبرا دیتا ہو ۔
سوکھا پن ۔ اگر کوئی عضو بیمار ہو اور ساتھ ہی سوکھ بھی جائے ۔ دبلا پتلا پڑ جائے ۔
شکر ، چینی ، گڑ ، چاہ ، لیمونیڈ اور نمکین اشیاء کھانے کے بعد ان کے اثرات محسوس ہوتے رہیں ۔

قبض شدید - مقعد میں انگلی ڈال کر نکالنے کے قابل - پاخانہ سخت اور خشک -

کثرت جماع کے بد اثرات - جماع کے بعد انتہائی کمزوری -

کمر کمزور - کوئی بھی عارضہ ہو اس کے بعد کمر خاص طور پر کمزور اور نڈھال ہو جائے -

گلا - آواز بیٹھ جانا - گلے میں سے نشاستہ کی مانند بلغم بار بار نکالنے کی خواہش -

مزمار الصوت آواز کی طنابوں کا مفلوج ہوجانا -

گویوں کے گلے کی خرابی - آواز بھرا جانا اور بار بار کھنکھارنے کی خواہش -

منی ہتلی - چلتے ہوئے منی کا از خود اخراج -

نیند کے بعد مرض میں شدت - نیند میں بھولے بسرے تمام واقعات دکھائی دیں - ایک ہی معین گھڑی پر بیداری -

ہتھیلیوں میں خارش اور آتشکی دانے -

طاقت مستعملہ - میں نے اس دھات کو ۲۰۰ سے کم طاقت میں کبھی استعمال نہیں کیا (نیش) -

---

فاسفورس PHOSPHORUS (P)

(جزئی وزن - ۳۰٫۴ ، ۳۱)

فاسفورس ایک شفاف یا نیم شفاف ، بے رنگ پیلا زرد جامد مجسمہ ہے جو معمولی درجۂ حرارت پر موم کی سی چمک و دمک اور دبازت رکھتا ہے لیکن ھلکی حرارت پر پھونک اور بلوری قلموں کی طرح بکھر جاتا ہے -

بے بو اور بے ذائقہ لیکن جب اسے ہوا میں رکھا جائے تو اس میں سے سفید ابخرات نکلنے لگتے ہیں جو اندھیرے میں روشنی اور لہسن کی سی بو دیتے ہیں -

فاسفورس حل پذیر ہوتی ہے ۱۸°C پر مطلق الکحل میں ۳۵۰ : ۱ کی نسبت سے -

فاسفورس حل پذیر ہوتی ہے ابلتی ہوئی مطلق الکحل میں ۲۴۰ : ۱ نسبت سے -

فاسفورس حل پذیر ہوتی ہے ۹۵ فیصد والی الکحل میں ۶۶۷ : ۱ کی نسبت سے -

فاسفورس حل پذیر ہوتی ہے مطلق ایتھر میں ۸۰ : ۱ کی نسبت سے -

اور فاسفورس حل پذیر ہوتی ہے کسی قسم کے روغن دار تیل میں تقریباً ۵۰ : ۱ کی نسبت سے لیکن پانی میں کم از کم حل ہوتی ہے -

ثقل نوعی ۱٫۸۳ - فاسفورس بڑی جلدی آگ پکڑتی ہے - ۵۰°C پر شعلہ دینے لگتی ہے اور سفید شعلوں میں جلنے لگتی ہے - ۴۴°C درجہ حرارت پر پگھل جاتی ہے اور ۲۸۸°C پر ابلنے لگتی ہے -

آکسیجن ، سلفر ، آئیوڈین ، کلورین ، برومین اور چند دیگر دھاتوں میں براہ راست آمیز ہو جاتی ہے - لیکن اس آمیزش میں دھاتوں کے تھوڑے سے رسوب نیچے بیٹھ جاتے ہیں -

اسے پانی میں ڈبوئے رکھنے ، روشنی اور ہوا میں رکھنے سے اس کی بالائی سطح گھل سی جاتی ہے اور نیم شفاف و دھندلی پڑ جاتی ہے -

اسے خام حالت میں ھڈیوں کی تکلیس (جلا کر راکھ بنا دینا - کشتہ کر دینا) سے حاصل کیا جاتا ہے -



مریضہ فاسفورس

عام علامات

فاسفورس کا مریض طویل قامت ، نازک ، چھریرے بدن کا ، تنگ سینے والا ، سل کی استعداد

رکھنے والا ہوتا ہے - اس کی پلکیں نازک اور بال نرم ہوتے ہیں یا اس کے مریض عصبی مزاج اور کمزور ہوتے ہیں جو مقناطیسی یا مسمریزی عملیات کے اثرات قبول کرنے کا رجحان رکھتے ہیں - موم کی مانند زرد اور پیلے ، نازک مزاج ، رقیق خون والے اور یرقان میں مبتلا اشخاص -

بے قرار ، ہمہ قسم کی بے چینی ، مریض کھڑے بیٹھے چین نہ پا سکے - تاریکی میں یا جب مریض طوفان برق و باراں سے پہلے اکیلا چھوڑ دیا جائے اس کی تکالیف میں شدت ہو جائے -

ہر عضو میں جلن نمایاں طور پر محسوس ہو مثلاً منہ ، معدہ ، چھوٹی آنتوں اور مقعد میں اور کتفی یعنی شانہ کی ہڈیوں کے درمیان سخت سوزش ، سوزش ریڑھ کی ہڈی میں اوپر چڑھتی ہوئی محسوس ہو ، ہتھیلیوں میں جلن ، گرمی ہاتھوں میں شروع ہو اور چہرہ تک پھیلتی محسوس ہو -

مریض ٹھنڈی چیزوں اور آئس کریم کو ترسے ، یہ چیزیں موافق آتی ہوں یا ٹھنڈے پانی کی انتہائی خواہش ہو لیکن جب سرد پانی پیا جائے تو معدہ میں گرم ہوتے ہی قے ہو جائے - مریض بار بار کھانا چاہے ورنہ بیہوش ہو جانے کا احتمال ہو یہانتک کہ کھانے کے لئے رات کو اٹھنے پر مجبور ہو جائے -

سر ، چھاتی ، معدہ اور تمام پیٹ میں ڈوبنے ، غشی اور خالی پن کا احساس - اب جان نکلی ، اب مرا ، یہ گیا ، یہ ڈوبا وغیرہ کلمات کا تکرار -

کھانسی شام کے دھندلکے سے آدھی رات تک اور بائیں کروٹ لیٹے رہنے سے شدید - دائیں کروٹ لیٹنے سے کمی - جگر کا دایاں زیریں گوشہ زیادہ متاثر ہو -

اسہال یعنی دست زیادہ مقدار میں ، اس طرح خارج ہوں جیسے ٹونٹی سے پانی ، قوام پانی جیسا پتلا جس میں ساگو دانہ کی سی پھٹکیاں یا ذرات نظر آئیں یا پیچش جیسے اسہال ہوں اور مقعد پاخانہ ہوجانے کے بعد بھی بے قابو اور کھلی رہے -

قلاع یعنی منہ آنے کی سی کیفیت ، مریض بات تک نہ کرنا چاہے - جواب آہستہ دے - چلنا پھرنا یا پہلو بدلنا بھی ہو تو بہت آہستگی سے -

قبض - براز پتلا ، لمبا ، خشک ، سخت ، کڑا کتے کے براز کی طرح بدقت خارج ہوتا ہو -

بواسیری میلان طبع - خفیف سے زخم سے بھی خون بکثرت نکلا کرے -

قے الدم ، ہولناک قسم کا استحاضہ یعنی کثرت حیض - احتباس حیض میں عوضی (Vicarious) جریان خون ، ناک ، معدہ ، مقعد اور مجری البول یعنی پیشاب کی نالی سے خون بہہ نکلنا -

حلق میں اتنا درد کہ مریض بات تک نہ کر سکے - کھانسی ، گرم ہوا سے سرد ہوا میں جانے ، ہنسنے ، بولنے ، پڑھنے ، کھانے اور بائیں جانب لیٹنے سے - (ڈروسرا - سٹینم)

* * *

جلن - سوزش

فاسفورس میں جلن بڑی خصوصیت سے پائی جاتی ہے یہ جلن اتنی ہی تیز ہوتی ہے جتنی کہ آرسینکم اور سلفر میں - جلن ایک ایسا عارضہ ہے جو ہر عضو میں ہو سکتا ہے - انسان کا کوئی عضو یا ساخت ایسی نہیں جس میں یہ جلن نہ پائی جا سکے - جلد کی بالائی سطح سے لے کر ہر نالی ، رودہ یا قنات کی پوشیدہ ترین اندرونی ساخت اور ملحمہ بافت (Parenchyma) تک میں جلن پائی جاسکتی ہے - یہ بھی ہو سکتا ہے کہ مریض کو بخار نہ ہو لیکن جلن محسوس ہوتی ہو یا پھر یہی جلن خبیث ، مہلک امراض میں عضوی تغیرات (Organic changes) کے ساتھ پائی جا سکتی ہے جن میں درجۂ حرارت (بخار) بہت بلند ہوتا ہے - بہر حال جب شدید قسم کی جلن موجود ہو تو فاسفورس کو ہمیشہ سب سے پہلے مد نظر رکھنا چاہئے -

عصبی نظام پر فاسفورس کا اثر

یہ بات بھی ملحوظ رکھنی چاہئے کہ فاسفورس سے زیادہ کسی اور دوا کا اثر عصبی نظام پر اتنا قوی نہیں ہوتا - فاسفورس طاقت کے عین مرکز یعنی دماغ اور حرام مغز پر اثر انداز ہوتی ہے اور اپنے تمام متعلقہ لوازمات کے ساتھ ملائمت اور لاغری کی ترتیب وار علامات مثلاً نقاہت و ناتوانی

آہستہ ، خدر (سن ان) حتیٰ کہ مکمل فالج پیدا کر دیتی ہے ۔ یہ عوارض حاد یعنی شدید اور مزمن دونوں قسم کے امراض میں رونما ہو سکتے ہیں ۔

فاسفورس کے یہ عوارض شدید ٹائفائڈ بخار میں اور آہستہ آہستہ بڑھنے والے فالج (سل ظہری) اور لڑکھڑاتی چال (Locomotor Ataxia) میں بھی پائے جا سکتے ہیں ۔ ان عوارض کے اسباب فوری ہوتے ہیں ۔ مثلاً ذات الریہ (نمونیہ) ، ھذیانی بخار (Typhus) ، خسرہ و چیچک جیسے طفح جلدی والے امراض (Exanthematic diseases) خناق مطلق ، کھانسی جب کہ قوت حیات اپنی انتہائی پستی تک پہنچ چکی ہو یا جن کا سبب صدمات یا صدمات کی ہولناکیاں ، فکر یا غیر معمولی دماغی محنت یا جلق کی زیادتی اور کثرت جماع ہو ۔

پہلے درجہ میں فاسفورس کے عمل کو مختلف اعضاء میں بالخصوص جلد میں تپش سے تعبیر کیا جا سکتا ہے اور اس کے ساتھ بے تابانہ حرکت اور بے قراری سر شام شروع ہو جاتی ہے ۔ پہلے تمام حواس غیر معمولی طور پر تیز ہو جاتے ہیں مثلاً پہلے بیرونی تاثرات ، روشنی ، بدبو ، شور و غل ، لمس یا چھوت وغیرہ کا احساس قبول کیا جاتا ہے ۔ لیکن کچھ مدت بعد یعنی دوسرے درجہ میں جب عضوی تغیرات رونما ہو جاتے ہیں تو پہلے درجہ کے برعکس ثقل و حرکت ، احساس اور زود اثری کی قبولیت ضائع ہو جاتی ہے ۔

پہلے درجہ میں ایک خاص امتیازی علامت یہ پائی جاتی ہے کہ مریض لگاتار حرکت کئے جاتا ہے ۔ وہ ایک لمحہ کے لئے بھی خاموش بیٹھا یا کھڑا نہیں رہ سکتا ۔ زنکم کی طرح بے قرار ، پاؤں کے اضطراب کی طرح مریض سراپا بے قرار رہتا ہے ۔

فقرالدم یا رقت خون ۔ خون کا پتلا پن

فاسفورس ہر بافت پر اثر انداز ہوتی ہے ۔ خون پھیکا ، پتلا اور رقیق ہوتا ہے ۔ پُھس (نقص الدم ۔ خون کا رقیق ہوتا) اور مہلک فقر الدم (Anæmia رقت خون کا مرض) یعنی خون کی پیدائش کم ہو جاتی ہے ۔ ایپس اور کیلی کارب دونوں کے مریض بھی کمئی خون میں مبتلا ہوتے ہیں یا ان کے چہرے و بشرے زرد مومی یا خون سے خالی دکھائی دیتے ہیں ۔

پپوٹوں کی سوجن

ایپس اور کیلی کارب دونوں میں چہرہ سوجا اور پھولا دکھائی دیتا ہے مگر ان چہروں میں ایک خاص فرق نمایاں ہوتا ہے ۔ مثلاً کیلی کارب میں بالائی پپوٹے سوج یا پھول جاتے ہیں اور پانی کے مشکیزے کی طرح لٹک آتے ہیں ۔ ایپس میں یہی حالت نچلے پپوٹوں میں زیادہ نمایاں ہوتی ہے ۔

* فرفورا (Purpura) ۔ کمزور رقیق خون جریان خون

فاسفورس میں آنکھ کا گرد و پیش سب متورم ہو جاتا ہے یہاںتک کہ پورا چہرہ سوجا ہوا دکھائی دیتا ہے ۔ نیز خون اتنا رقیق اور پھیکا ہوتا ہے کہ اس کے بستہ یا جم کر گاڑھا ہونے کی امید ہی نہیں رہتی ۔ اور فرفورا (Purpura) یعنی جریان خون کا مرض لاحق ہو جاتا ہے ۔ جو لسانج یا بافتیں بظاہر تندرست اور صحیح حالت میں نظر آتی ہیں ان میں بھی جریان خون کی یہ امتیازی علامت پائی جاتی ہے ۔ اس حقیقت کا انکشاف ہانمن نے بدیں الفاظ کیا ہے ' خفیف سی خراش یا زخم سے بھی خون بہہ نکلتا ہے ' ۔

یہی وہ حالت ہے جسے نزیفی استعداد یا جریان خون کے رجحان والی طبیعت (Hæmorrhagic diathesis) کہا جاتا ہے ۔ یہ بڑی خوفناک بیماری ہے کیونکہ اس میں مبتلا ہونے والے مریض کسی خفیف خراش سے بھی بکثرت خون بہہ جانے سے ھلاک ہو جاتے ہیں اور جریان خون کا یہی رجحان اسفنجی قسم کے مانند دنبلوں اور سارو غی زائدوں (Fibroids) تک مثلاً ریشہ

* فرفورا ایک خونی بیماری ہے جس سے خون عروق اور خون میں فتور آ جاتا ہے اور جلد کے نیچے جریان خون ہونے سے جسم پر نیلے یا ارغوانی رنگ کے داغ دھبے پڑ جاتے ہیں ۔ اور بعض مخاطی غشاؤں کے نیچے تجاویف میں جریان خون ہو کر جمع ہو جاتا ہے ۔

دار ساخت والی رسولی ، سماروغ یعنی کھمب نما چھتری دار دنبل ، (Fungoids) بلکہ سرطان تک کے امراض جو بہت خطرناک اور تکلیف دہ ہوتے ہیں وسعت پا جاتا ہے ۔

ہڈی کا دق

اس کے علاوہ فاسفورس ہڈیوں کو بھی ماؤف کرتی ہے اور انہیں مردہ بنا دیتی ہے ۔ (انحطاط استخوان Necrosis) ۔ یہ مرضیاتی حملہ خصوصیت سے نچلے جبڑے کی زیریں ہڈی پر ہوتا ہے لیکن دوسرے اعضاء پر بھی اس کا اطلاق مسلم ہے مثلاً فقرات یعنی ریڑھ کی ہڈی کے مہروں پر ۔ میں نے ایک مرتبہ اس دوا سے ایک ایسے مریض کا کامیابی سے علاج کیا جس کی پنڈلی کی سامنی ہڈی عظم‌قصبہ (Tibia) کا تاکل‌العظام (Caries) یعنی ہڈی کا ناسور بہت پھیلا ہوا اور دیرینہ ہوچکا تھا (نیش) ۔

سوکھا پن ۔ لاغری اور کساح اطفال

دل ، جگر اور گردوں میں چربی بڑھ جانے کے عارضہ میں جس کے ساتھ کمئی خون کی امتیازی حالت بھی موجود ہو ، اس دوا کی طرف توجہ کرنا ضروری ہے ۔ عام لاغری بھی جو بچوں کے سوکھے کی طرح تیزی یا آہستگی سے رونما ہو اس دوا کے نسائج (Tissues) کو دبلا اور کمزور کرنے والے خواص کے تحت آجاتی ہے ۔

ہومیوپیتھک معالج کا طرہ امتیاز

اس لحاظ سے ہم دیکھتے ہیں کہ فاسفورس بڑی طاقت بخش دوا ہے اور اس کا حلقہ اثر بہت وسیع ہے لیکن ہومیوپیتھک معالج کے لئے محض اتنا سا علم کبھی کفایت نہیں کرتا کہ صرف کسی عضو یا مجموعہ اعضاء پر دوا کے عام اثرات معلوم کر لئے جائیں اور بس ۔ بلکہ اسے تو یہ جاننا بھی ضروری ہوتا ہے کہ جب دوا ایک ہی نسیج یا عضو پر عمل کرتی ہے تو اس کا عمل دوسری دواؤں کے عمل سے کتنا مختلف ہوتا ہے ۔ فاسفورس دماغ پر اثر کر کے بڑی بے قراری اور بے چینی پیدا کرتی ہے ۔ ایکونائٹ اور آرسینکم بھی ایسی بے قراری اور بے چینی پیدا کرتی ہیں لیکن دیکھنا یہ ہے کہ فاسفورس میں ایسی بے قراری اور بے چینی کی حالت دیگر عوارض کے لاحق ہونے سے پہلے رونما ہو جاتی ہے ۔ ہمیشہ یاد رکھنا چاہئے کہ مذکورہ بے قراری اور بے چینی کا تعلق دماغی اور عصبی نظام کے ایک ہیجانی درجہ سے شروع ہوتا ہے اور شروع ہی میں اگر اسے روکا نہ جائے تو نوبت عضوی تبدیلیوں تک پہنچ جاتی ہے ۔ اس کے بعد پھر علیحدہ نوعیت کی علامات کا ایک نیا سلسلہ قائم ہوجاتا ہے جو طبعاً حقیقی لین‌الدماغ (Softening of the brain) یعنی دماغ کے ڈھیلے پن پر ختم ہوتا ہے ۔ اور اس میں لاپرواہی اور کاہلی کی علامات ظاہر پائی جاتی ہیں ۔ مریض آہستہ آہستہ بات کرتا ہے ، الگ الگ یا کھنچا ہوا بے تعلق سا رہتا ہے یا بالکل بات ہی نہیں کرتا ۔

طوفان اور برق و باراں کا ڈر

اس سلسلہ میں ایک خاص علامت یاد رکھنے کے قابل یہ ہے ۔ مریض اکیلا رہ جانے سے ڈرتا ہے وہ خوف زدہ ہوتا ہے اور طوفان برق و باراں میں تاریکی سے ڈرتا ہے وغیرہ ۔ یہ صورت اس ہیجانی حالت میں زیادہ ہوتی ہے جس کا ذکر ہم اوپر کر چکے ہیں ۔

ٹائفائڈ بخار

فاسفورس میعادی ٹائفائڈ کی بڑی کامیاب دوا ہے خصوصاً ایسی حالت میں جب کہ بخار کے ساتھ پھیپھڑوں کی پیچیدہ تکالیف بھی شامل ہو چکی ہوں ۔ اس حالت میں اکثر غنودگی اور لیکیسس کی طرح آہستہ آہستہ گنگنانا اور باتیں کرنا پایا جاتا ہے لیکن یہاں یہ علامت فارقہ یاد رکھنی چاہئے کہ لیکیسس کے مریض کی حالت سونے کے بعد بدتر اور فاسفورس کے مریض کی حالت اگر وہ سو سکے تو عموماً بہتر ہوجاتی ہے ۔

کام کاج سے لاپرواہی

جن دیرینہ عصبی عوارض میں فاسفورس کی ضرورت محسوس ہوتی ہے، دیکھا گیا ہے کہ مریض میں کسی کام کرنے کی خواہش باقی نہیں رہتی - اسے محنت و مشقت سے خواہ ذہنی ہو یا جسمانی نفرت ہو جاتی ہے اور وہ سب کام کاج چھوڑ بیٹھتا ہے اور ہر کام سے نفرت کرنے لگتا ہے اور لاپرواہ بن جاتا ہے - وہ کسی معاملہ پر حسب معمول صحیح طور پر سوچ نہیں سکتا - وہ اپنے آپ کو مطالعہ یا دماغی غور و فکر پر متوجہ نہیں کر سکتا - اس کے دماغ میں خیالات و تصورات آہستگی سے آتے ہیں یا بالکل آتے ہی نہیں -

عشق و عیاشی اور فحاشی کا اظہار

بعض اوقات مریض عاشق مزاج یا عیاش طبع ہو جاتا ہے یا ہائوسائیمس کی طرح اپنی شرمگاہ کو بے حیائی سے ننگا کئے دیتا ہے -

سدر و دوار - سر چکرانا

میرے نزدیک فاسفورس سے زیادہ اور کوئی ایسی موثر دوا نہیں جو دماغی تکالیف سے پیدا ہونے والی اتنی زیادہ متعدد و مختلف ذہنی علامات پر بہتر طریق پر حاوی ہو - کوئی دوا اس سے زیادہ سدر و دوار یعنی سر چکرانا پیدا نہیں کرتی اور کوئی دوا ایسی نہیں جس کے متعلقات کی فہرست اتنی طویل ہو - میں نے فاسفورس کو ہمیشہ عمر رسیدہ لوگوں کے سر کے چکروں کے لئے بہترین دوا قرار دیا ہے اور اکثر ان کی علامات کے مطابق پایا ہے - سر میں انجماد خون کی مزمن کیفیت اس دوا کی امتیازی خصوصیت ہے اور دماغ میں جلن کا احساس، اس میں بہت نمایاں ہوتا ہے - گرمی اور انجماد کی شکایت حرام مغز سے اٹھ کر اوپر آتی محسوس ہوتی ہے (نیش) -

پشت میں گرمی کا احساس

گرمی کا پشت سے اوپر بڑھنا اس دوا کی خاص علامت ہے جو دوسری کسی دوا میں نہیں پائی جاتی -

بہرہ پن

بہرہ پن بھی فاسفورس کی ایک نمایاں اور خاص علامت ہے - انسانی آواز خصوصاً کم سنائی دیتی ہے - ایسا بہرہ پن معمر اشخاص میں ایک عام شکایت ہے -

ناک

میں نے ناک کے مزمن امراض خصوصاً مزمن نزلہ و زکام میں اس دوا کا بہت استعمال کیا ہے - مریض ناک صاف کرتا ہے تو ناک سے تھوڑی تھوڑی مقدار میں خون نکلتا ہے اور اس کا رومال ہمیشہ خون آلود پایا جاتا ہے (نیش) -

آنکھوں اور چہرے کا ورم

نسائج (Tissues) کا ذکر کرتے ہوئے بیان کیا جا چکا ہے کہ فاسفورس کے مریض کا چہرہ خاص طور پر زرد ہوتا ہے اور پھر آنکھوں کے ارد گرد تہیج یعنی سوجن نظر آتی ہے لیکن نمونیہ میں ہم اکثر دیکھتے ہیں کہ مریض کی جس جانب پھیپھڑا متورم ہوتا ہے، اسی طرف کے رخسار پر محدود سرخی بھی موجود ہوتی ہے - سینگونیریا کے مریض پر بھی یہی علامت صادق آتی ہے -

منہ اور زبان کے متعلق ہمیں اس کی کوئی خاص خصوصیت معلوم نہیں -

حلق و معدہ

فاسفورس حلق کی بھی ایک خاص علامت رکھتی ہے - نگلا ہوا لقمہ اتنی جلد واپس لے ہو جاتا ہے جیسے معدہ تک پہنچا ہی نہ تھا - اس سے یہی قیاس کیا جاتا ہے کہ یہ حالت مری یعنی غذا کی نالی میں تشنج اور اس کے سکڑ کر تنگ ہو جانے سے پیدا ہوتی ہے -

بھوک اور پیاس

بھوک اور پیاس کے تحت بھی ہمیں فاسفورس کی بعض بیش قیمت علامات ملتی ہیں - ان میں سے ایک علامت بھوک ہے - مریض کو غذا اکثر کھانا پڑتی ہے ورنہ اسے غشی آ جاتا ہے - وہ غذا کھانے کے عین بعد یا جلد ہی پھر بھوک محسوس کرنے لگتا ہے - اسے رات کو بھوک لگ آتی ہے اور غذا کھانا پڑتی ہے - اسے کھانے سے آرام محسوس ہوتا ہے لیکن جلد ہی پھر بھوک لگ آتی ہے - اس علامت سے معالج کا ذہن آیوڈین، کیلیڈونیئم، پٹرولیئم اور اینیکارڈیئم وغیرہ کی طرف منتقل ہوتا ہے - اس کی پیاس بھی خاص قسم کی ہوتی ہے - مریض پلساٹلا کی طرح ٹھنڈی چیزیں پسند کرتا ہے، لیکن جیسے ہی وہ معدہ میں گرم ہوتی ہیں، قے ہوکر نکل جاتی ہیں -

نمک کی خواہش

بعض اشخاص میں نمک یا نمکین غذا کی غیر معمولی طلب بڑھ جاتی ہے اور وہ اسے زیادہ مقدار میں کھانے لگتے ہیں - فاسفورس نمک کے بد اثرات کے دفعیہ کے لئے بھی بڑی مفید دوا ہے -

ہمیں فاسفورس کے تحت بہت سی اقسام کی قے کی علامات ملتی ہیں لیکن ان میں قے کے سوا جس کا ذکر ہم پہلے کر چکے ہیں، کوئی خاص بات قابل ذکر نہیں - یعنی سرد پانی کی خواہش اور جونہی پیا ہوا پانی معدہ میں گرم ہو، فوراً قے ہو جائے -

معدی علامات - کمزوری اور جی ڈوبنا

ہم معدہ میں بھوک اور نقاہت یا غشی کے احساس کا ذکر اوپر کر چکے ہیں - بعض اوقات اس حالت کو خالی پن اور گئے گذرے اوسان یا جی ڈوبنے کے احساس سے تعبیر کیا جاتا ہے - اس علامت کے مد نظر ہماری توجہ لازماً اگنیشیا، ہائیڈریسٹس، سیپیا اور دوسری دواؤں کی طرف منتقل ہو جانی چاہئے - لیکن فاسفورس کی علامات صرف معدہ تک ہی محدود نہیں رہتیں بلکہ یہ احساس پورے پیٹ میں بھی پایا جا سکتا ہے - اس موقع پر پیٹ کے اندر یہ احساس کسی دوا کے تحت اتنا قوی نہیں ہوتا جتنا فاسفورس میں -

سبز کائی نما اسہال

فاسفورس میں براز اور مقعد کے سلسلہ میں بھی خاص خاص علامات ملتی ہیں - براز مقدار میں زیادہ - پانی جیسا پتلا، مقعد سے اس طرح نکلتا ہے جیسے ٹونٹی سے پانی، اس میں سفید آنوں کی پھٹکیاں، چربی کے ٹکڑوں کی طرح تیرتی نظر آتی ہیں - براز میں خون ملا ہوتا ہے، اس میں چھوٹے چھوٹے میلے ذرات تالابی سبز کائی کی مانند پائے جاتے ہیں - براز بلا ارادہ مقعد سے خارج ہوتا رہتا ہے - ایسا محسوس ہوتا ہے کہ مقعد کھلی پڑی ہے یا پیچش کے سے اسہال ہوتے ہیں اور ان میں بھی مقعد بے قابو طور پر کھلی محسوس ہوتی ہے - اس کے ساتھ کونتھن بہت ہوتی ہے -

قبض

فضلا دبلا پتلا - لمبا، خشک - کتے کے براز کی مانند سوکھا -

براز کے متعلق جتنی کارآمد علامات فاسفورس میں پائی جاتی ہیں اور ان میں سے جتنی منتخب علامات کا حال بیان کیا گیا ہے، ان میں سے اکثر عدیم المثال اور انوکھی ہیں اور ان کی تصدیق بھی بارہا ہو چکی ہے - اگر کوئی معالج ان کا بنظر غور مطالعہ کرے گا تو ان کی روشنی میں بہت فائدہ اٹھائے گا -

شہوانی خواہش اور نامردی

فاسفورس مرد اور عورت دونوں میں شہوانی خواہش ابھارتی ہے - یہ خواہش قریب قریب ناقابل برداشت ہوتی ہے اور مریض میں دیوانگی سی پیدا کر دیتی ہے جس میں وہ اپنے آپ کو ننگا کر دیتا ہے - اس جوش و خروش کے بعد انتہائی نامردی کی کیفیت طاری ہو جاتی ہے اور اگرچہ جماع کرنے کی قابلیت نہیں رہتی لیکن جماع کی خواہش باقی رہتی ہے - یہ مسلمہ امر ہے

کہ جہاں مریض کو پہلے انتہائی خواہش جماع تھی
ور اس کے بعد اسے انتہائی نامردی لاحق ہوگئی،
اسی مریض پر فاسفورس نے پورا تسلی بخش
اثر کیا۔

زنانہ اعضاء تناسل

زنانہ اعضاء تناسل میں فاسفورس کے خونی
جریان کے عام رجحانات یقینی طور پر موجود
ہوتے ہیں۔ فاسفورس میں خون کا جریان لازمی
امر ہے۔ رحم یا چھاتیوں کے سرطان میں بھی
جریان خون کا رجحان ایسے ہی ہوتا ہے۔

اعضاء تنفس

جو دوائیں اعضاء تنفس پر اثر کرتی ہیں
ان میں فاسفورس ہماری سب سے بڑی دوا ہے۔
یہ دوا گلو گرفتگی، بیٹھی آواز اور ارخرہ کی تمام
بیماریوں کو رفع کرتی ہے۔ مریض زور کی آواز
مشکل ہی سے نکال سکتا ہے اور عادتاً اس کی
تکالیف شام یا رات کے پہلے حصہ میں بڑھ جاتی ہیں۔
نرخرہ میں درد ہوتا ہے جو بات کرنے سے بڑھتا ہے
اس تکلیف سے مریض بات بالکل کر ہی نہیں سکتا۔

خناق

خناق مطلق میں بعض اوقات ایکونائٹ اور
سپنجیا کے ناکام رہنے کے بعد فاسفورس کارآمد
ثابت ہوتی ہے۔ یہ عارضہ اوپر سے نیچے کی طرف
بڑھتا ہے یہاں تک کہ یہ اور قصبۃ الریہ یعنی
پھیپھڑے اور پھیپھڑہ کی تمام جانبی شاخیں ماؤف
ہوجاتی ہیں۔ ان حالات میں فاسفورس کو ناگزیر
جاننا چاہئے۔ فاسفورس اس وقت بھی مفید ہوتی
ہے جب مرض کی شدت کم محسوس ہونے لگے
اور بعد میں ہر شام کو مریض کی آواز بھرا
جاتی ہو اور مرض کے دوبارہ لوٹ آنے کے آثار
نظر آنے لگیں۔

قصبی ورم (Bronchitis) یعنی نرخرے کی نالیوں کا ورم

قصبی ورم یا برانکائیٹس (Bronchitis) میں
کھانسی خشک ہوتی ہے جس میں شام سے لے کر
آدھی رات تک نیز بولنے، ہنسنے، زور سے
بڑھنے، (آرجینٹم میٹیلیکم) ٹھنڈک کے اثر اور
بائیں کروٹ لیٹنے سے شدت ہوجاتی ہے۔ مریض
سے جہاں تک ہوسکتا ہے کراہ کر کھانسی کو
روکتا ہے کیونکہ کھانسنے سے اسے تکلیف بہت
ہوتی ہے۔ کھانسی کے زور سے اس کا سارا بدن
ھل جاتا ہے۔

فاسفورس کے مریض کو پھیپھڑے کے حاد
یعنی شدید اور مزمن دونوں اقسام کے امراض میں
سانس پر بڑا دباؤ محسوس ہوتا ہے۔ اسے ایسا
بھاری پن محسوس ہوتا ہے جیسے سینہ پر کوئی
بوجھ رکھا ہوا ہے۔

نمونیہ

نمونیہ کے لئے فاسفورس ہماری بہترین دوا ہے۔
نمونیہ زیادہ تر دائیں پھیپھڑے کے زیریں نصف
حصہ میں ہوتا ہے اور فاسفورس کی ضرورت اول
تو مرض کے درجہ تکبد (Hepatization) کے
آغاز میں پائی جاتی ہے جب کہ پھیپھڑے کے
جرم و جثہ میں کافی صلابت واقع ہونا شروع ہوتی
ہے کیونکہ اس وقت یہ مرض کی ترقی کو روک
دیتی ہے لیکن بیشتر اس کا استعمال ایسی حالت
میں ہوتا ہے جب تکبد کا درجہ گذر چکا ہو اور
ہم تکبد کو توڑنا یا مواد کو جذب و تحلیل
کرنا چاہتے ہوں۔ اس موقع پر میں واحد اپنے
تجربات کی بنا پر یقین سے کہہ سکتا ہوں کہ
فاسفورس پھیپھڑوں کے تکبد و صلابت کو زائل
کردیتی ہے اور ورم کو تحلیل اور مواد کو
جذب کرنے کا لاثانی ملکہ رکھتی ہے۔ البتہ آپ
کو میرے اس دعویٰ کے متعلق کوئی غلط فہمی
نہ ہونی چاہئے اور نہ ہی آپ کو نمونیہ کی ہر
ایسی حالت والے مریض کو عضوی تغیرات کی
بنا پر یہ دوا اندھا دھند استعمال کرانی چاہئے۔
اگر آپ ایسا کریں گے تو بعض اوقات ناکام ہونگے
اور ایسا ہونا ہی چاہئے۔

میں یہاں پھر اپنے موقف کو دھراتا ہوں کہ
اس دوا کا دبا جانا اسی صورت میں زیادہ مفید
ہوسکتا ہے جب مواد کا نضج ہوچکا ہو یعنی
مواد پک گئے ہوں اور اخراج یا انجذاب مقصود

ہو ۔ اس بارہ میں فاسفورس بے مثال افادیت کی مالک ہے ۔ جب تکبد دفع ہونے لگے تو ٹارٹار امیٹک ، اکسیر کا حکم رکھتی ہے ۔ (اینٹی مونیم ٹارٹ) ، سلفر ، اور لائیکوپوڈیم جیسی دوسری دوائیں بھی مدنظر رکھنی چاہئیں (نیش) ۔

ذات الجنب ، پسلی کا درد

ذات الجنب (Pleuritis) میں بائیں جانب چبھن پائی جاتی ہے اور یہ چبھن بائیں کروٹ لیٹنے ہر بڑھ جاتی ہے ۔ یاد رکھئیے کہ مذکورہ دونوں عوارض میں فاسفورس کی علامات امتیازی طور پر بائیں طرف کروٹ لیٹنے سے بڑھ جاتی ہے ۔

سل و دق کے آخری درجہ کی دوا

سل و دق میں فاسفورس کی علامات بسا اوقات ابتدائی درجہ میں نمایاں ہوتی ہیں مثلاً کھانسی ، چھاتی میں بستگی ، تنگی اور عام کمزوری ۔ ان کا ذکر پہلے بھی ہوچکا ہے لیکن میں نے اس مرض کے اکثر خراب درجات میں بھی مشاہدہ کیا ہے اور یہ میرا تجربہ ہے کہ اگر فاسفورس کی اعلیٰ طاقت کی ایک خوراک آخری درجہ علالت میں بھی دے دی جائے اور پھر دھرایا نہ جائے تو اس سے لاعلاج بیماروں کو بھی فائدہ پہنچتا ہے اور اگر اسے ادنیٰ طاقت میں دیا جائے اور دھرایا جائے تو مرض میں خوفناک طریق ہر شدت ہوجاتی ہے (نیش) ۔

پشت اور حرام مغز میں جلن کا احساس

فاسفورس کی ایک نہایت خاص اور بین علامت ' پشت ہر شدت کی گرمی و تپش کا احساس ہے ' ، جو اوپر کے رخ بڑھتا محسوس ہوتا ہے '۔ یہ بھی ہو سکتا ہے کہ جلن کی یہ کیفیت ریڑھ کی ہڈی کے پورے طول میں محدود مقامات ہر ابھی پائی جائے ۔ اس دوا میں شانہ کی ہڈیوں کے درمیان شدید گرمی اور جلن پائی جاتی ہے ۔ (نیز دیکھئے لائیکو پوڈیم) مذکورہ علامات فاسفورس کی جلن کی باقی کیفیات کی طرح اکثر ریڑھ کی ہڈی اور عصبی نظام کے امراض میں نمایاں ہوتی ہیں لیکن یہ کوئی لازمی امر نہیں ۔ زنکم کی طرح یہ جلن و تپش مریض صرف علاقائی یا جزوی طور ہر محسوس کرتا ہے لیکن جہاں تک مطب اور علاج کا تعلق ہے اس سوزشی احساس کو تجویز دوا میں بڑی اہمیت حاصل ہے ۔

ہتھیلیوں کی تپش اور جلن

فاسفورس کی ایک اور نہایت خاص علامت ' ہتھیلیوں کا جلنا ہے ' ۔ یہ علامت اتنی ہی اہم ہے جتنی سلفر میں پیروں کا جلنا ۔ یہ علامت حاد اور مزمن دونوں قسم کے امراض میں پائی جاتی ہے ۔ مریض ہاتھوں کو ڈھانپے رکھنا برداشت نہیں کرسکتا ۔ گرمی کی تمام لہریں جو فاسفورس میں پائی جاتی ہیں ، ہاتھوں میں شروع ہوتی ہیں اور وہاں سے پھیل کر چہرہ تک پہنچتی ہیں ۔

فاسفورس کی طبعی اور خلقی بناوٹ

اب ہمیں فاسفورس کی طبعی اور خلقی ساخت پر توجہ دلانا باقی ہے ۔

۱۔ طویل القامت یعنی لمبے قد چھریرے بدن کے امنگ بھری طبیعت والے ، خوشنما جلد ، سنہرے یا سرخ بالوں والے ، پھرتیلے افراد جن کے خیالات میں تازگی و جوش اور فطرت کا مطالعہ و احساس موجزن رہتا ہو ۔

۲۔ لمبے ، چھریرے جسم کے سلی مزاج والے مریض جن کی پلکیں نازک اور بال نرم ہوں ۔

۳۔ لمبے چھریرے جسم والی عورتیں جن میں خمیدہ ہوکر چلنے کا رجحان پایا جائے ۔

۴۔ جوان لوگ جو قد میں تیزی سے بڑھ گئے یا بڑھ رہے ہوں اور جھک کر چلنے کا میلان رکھتے ہوں ۔

۵- عصبی مزاج اور کمزور اشخاص جو مقناطیسی یا مسمریزی اثرات قبول کرنے کی صلاحیت رکھتے ہوں -

واضح رہے کہ شق نمبر ۳ کے لوگوں میں کلکیریا کاربونیکا کی طرح موٹے ہونے کی بجائے طول میں بڑھنے کی استعداد پائی جاتی ہے ، اور آپ ملاحظہ کریں گے کہ کلکیریا فاسفوریکا کے اندر جو فاسفورس کا عنصر موجود ہوتا ہے وہ کلکیریا نامی عنصر کی چربی بڑھانے والی خصوصیت دور کر دیتا ہے -

آخر میں ہم مزید واضح کر دینا چاہتے ہیں کہ اس بیان میں اس دوا کی عجیب و غریب صفات کا محض سرسری تذکرہ کیا گیا ہے جن کا خاطر خواہ مطالعہ ضرورت کے وقت تفصیلی کتب میں کیا جا سکتا ہے - سر دست اگر ہم فاسفورس کی قدر و قیمت کا یقین ہی دلا سکیں تو یہی غنیمت ہوگا -

خلاصہ علامات فاسفورس

اپریشن - اگر فاسفورس ۲۰۰ کی ایک خوراک اپریشن سے پہلے دے دی جائے تو مریض پر ضربہ سقطہ کے صدمات کا اثر اور مابعد کی متلی نہیں ہوتی -

آنتوں میں آگ کی سی جلن -

اسہال - بائیں پہلو پر لیٹتے ہی براز نکل جانے کا احساس - براز میں چربی کے سفید ٹکڑوں کی طرح مواد نکلنا -

بالوں کا گرنا - بال چر - بالوں کی جڑوں کا سفید ہونا - سر میں خشکی -

بانجھ پن لیکن مجامعت کی خواہش زیادہ -

بائیں جانب لیٹنے پر تکلیف اور تاریکی میں خوف -

بچوں کا باتیں نہ کرنا ، یا دیر میں باتیں سیکھنا -

بواسیر - ہر پاخانے پر خون کی پتلی سی دھار پھوٹ پڑے اور مقعد کھلی رہ جائے ، اس میں سکڑنے کی سکت نہ ہو -

بہرہ پن - کانوں میں اپنی ہی آواز خود پلٹ کر سنائی دے -

پیٹ ، چھاتی اور سر میں ہیجان اور ڈوبنے کا احساس - عصبی کمزوری ، سوچ بچار کرنے میں دقت - جریان خون کا رجحان - ذرا سے زخم سے بھی بے انداز خون بہنے لگے -

پیشاب دودھیا - گردے کمزور ، ان سے چربی آنے لگے - گردوں میں پتھری ، پیشاب میں ریت نکلے اور چونہ نما مواد خارج ہو -

تپش ، جلن اور درد - بے چینی - گھبراہٹ - اندھیرے میں تکلیف زیادہ - ٹھنڈے پانی کی خواہش - ٹھنڈا پانی پیا جائے اور جونہی وہ معدے میں گرم ہو قے ہو جائے -

تریاق برائے کافور ، آئیوڈین اور کثرت استعمال نمک - کلورا فارم دئے جانے پر بعد کی متلی -

تکبر و غرور ، یہ سمجھنا کہ میں بہت معتبر ہوں ، میری رائے سب پر صائب ہے ، جو شان میری ہے وہ کسی کی نہیں - میں شہنشاہ ہوں خواہ جیب میں ایک کوڑی بھی نہ ہو -

جبڑا نچلا گل سڑ جائے ، اس میں زخم اور پیپ ، مسوڑوں کا ماسخورہ -

جگر متورم - خونی قے - زبان زرد - بری قسم کا یرقان - بخار دھیما دھیما اور رات کو پسینہ بکثرت آنا -

جلد موم نما ملائم - صاف - پیلی زرد - فاسفورس کی یہ بڑی اہم علامت ہے -

جوڑ - فاسفورس میں کولھے اور گھٹنے خصوصیت سے ماؤف ہوتے ہیں اس لئے اگر ان اعضاء کا دق بھی ہو تو اس سے فائدہ ہوتا ہے -

چربی چڑھ جانا (Fatty degeneration) فاسفورس بدن کے کسی عضو مثلاً جگر ، دل ، یا گردے پر چربی چڑھ جانے کی اولین دوا ہے -

حرام مغز اور ریڑھ کی ہڈی کے بالائی حصہ میں تپش (ٹھنڈک ہو تو ایمونیا میور)

حلق - فاسفورس کا اثر حلق پر خاص طور پر زیادہ ہوتا ہے - گلا بیٹھا ہوا - بات کرنے پر درد - (بات کرنے پر آرام محسوس ہو تو کلکیریا کارب)

حیض بکثرت خصوصاً جب رحم میں سرطان ہو گیا ہو - فرج رسولیوں سے پر -

درد دندان کپڑے دھونے کے بعد ۔

دماغ بوجھل ، کم فہمی ، سوچ سمجھ سے عاری ۔ دماغی تکان ۔ موخر دماغ (Cerebellum) ٹھنڈا محسوس ہو ۔

دماغ سن جیسے فالج ہوا جاتا ہو ۔

رعشہ ، ان بچوں میں جو فربہ بہت ہو گئے ہوں ۔

ڈر معدہ سے اٹھتا ہو ۔ (کیلی کارب میں ڈر کا صدمہ معدہ میں محسوس ہوتا ہے) ۔

زبان کے درمیان ایک خشک پٹی کا نشان ۔

سر پر چوٹی میں دباؤ ۔ سر درد کپڑے دھونے کے بعد ہو ۔ کپڑے استری کرنے پر سردرد ہو تو برائی اونیا ، بادل کی گرج اور چمک سے پہلے درد سر ہو جانا فاسفورس کی پختہ علامت ہے ۔ اس عارضہ میں جتنا فائدہ اس سے ہوتا ہے کسی اور دوا سے ہوتے نہیں دیکھا ۔

سرطانی دنبل ، بثور جن سے خون بکثرت بہتا ہو ۔

سفید بھس ، ان لڑکیوں میں جو قد میں زیادہ بڑھ گئی ہوں ۔

شب کوری ۔ رات کو نظر نہ آنا ۔ کثرت مباشرت سے ضعف بصارت ۔ ہر شے دھندلی کسی پردہ میں لپٹی ہوئی نظر آئے ۔ دائیں آنکھ کا خاص طور پر کمزور ہونا بسبب کثرت جماع ۔

سکتہ و جمود مریض سر پکڑتا ہو اور نچلا جبڑا بائیں جانب کو کھنچ گیا ہو ۔

فالج خواہ خناق کے بعد ہوا ہو یا عضلات بتدریج سوکھ گئے ہوں ۔ نکسیر ، اسہال ۔ سن ان ۔ دوسرے کی بات کو کم سمجھنا یا بالکل ہی نہ سمجھنا ۔

غسل کے بعد دوران خون کا سر کی طرف زیادہ ہو جانا ۔

قوت باہ بے حد کمزور ۔ نامردی ۔ اجنبی خواہش خصوصاً ان نوجوانوں میں جو نفسانی خواہشات قابو میں رکھنا چاہتے ہوں لیکن پھر بھی غیر طبعی جوش و اشتعال ہو جاتا ہو ۔

قبض ۔ براز پتلا لمبا اور سخت مثل براز سگ ۔

کھانسی بائیں پہلو پر لیٹنے سے زیادہ ۔ کھانسی معدہ سے اٹھتی محسوس ہو ، جوش اور اشتعال سے زور پکڑتی ہو اور اجنبی اشخاص کی موجودگی میں تو اور زیادہ ہونے لگتی ہو (پاخانہ اگر اجنبیوں کی موجودگی یا کسی کی آہٹ سے رک جائے تو ایمبرا گریزیا اور اگر پیشاب رک جائے تو نیٹرم میور)

کھانسی سردی سے گرمی یا گرمی سے سردی میں جانے سے زیادہ ہو ، ہنسنے ، بولنے اور کھانے سے کھانسی میں شدت ۔ حلق میں درد جو باتیں کرنے سے زیادہ ہو ۔ سینہ میں تنگی ۔ رات کو بھوک محسوس ہو (کاننا ۔ لائیکوپوڈئیم) مرض میں بائیں جانب لیٹنے پر تکلیف بڑھے (دائیں جانب لیٹنے پر شدت ہو تو مرکیوریس)

کھوپڑی پر ہڈی کا ابھار ۔ سر دن رات باندھ کر رکھنا پڑے ۔ سر دھونے پر درد ۔

گرم سینک سے عام بدنی تکالیف کو فائدہ لیکن سر اور معدہ کو سرد لیپ یا نتھارنے سے افاقہ ۔

گوشت ٹھنڈا کھانے کی خواہش ۔ بھوک رات کو لگ آنا اور کھانے سے حالت بہتر ۔

ناک میں رسولی ۔ نکسیر ۔ ناک کی جڑ میں درد ۔

متلی و غثیان گرم پانی میں ہاتھ ڈالنے پر ۔ مقعد کھلی اور بے قابو محسوس ہو (اگر محسوس ہو تو لائیکوپوڈئیم اور سلیشیا)

ہمولیہ ۔ جب پیاس میں برف کے پانی کی طلب ہو تو ڈاکٹر کینٹ لکھتے ہیں کہ مریض خواہ کتنا ہی لاغر اور نحیف ہو چکا ہو ایک خوراک سے جانبر ہو سکتا ہے ۔

ہتھیلیوں اور تلووں میں زخم ۔ خارش اور کھردرا پن ۔

طاقت مستعملہ ۳۰ — ۲۰۰ اور اعلیٰ ترین طاقتیں ۔

SEPIA (Cuttle Fish) — سیپیا

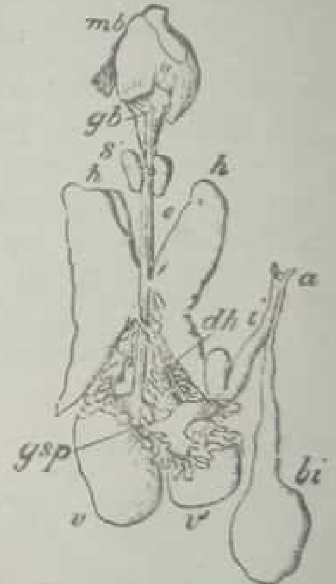
دو شاخہ مچھلی کی سیاہ رال - قیر ماہی

سیپیا ایک بھورے سیاہ رنگ کا مادہ ہے جو صدفی گھونگے میں رہنے والی مچھلی کے بطن سے نکالا جاتا ہے - یہ سیاہ مادہ جیسے مصور، رنگ ساز اور رنگریز بھی استعمال کرتے ہیں انگور کے برابر گول تھیلی میں سے جو مچھلی کے پیٹ میں لمبی تراوشی نالی کے ذریعہ مقعد سے ملی ہوتی ہے، حاصل کیا جاتا ہے - (نقشہ دیکھئے مندرجہ ذیل تصویر میں)



Cuttlefish (Sepia Officinalis.)

سیپیا مچھلی بحیرۂ روم میں پائی جاتی ہے - ہومیو پیتھک استعمال کی دوا غلاف کے اندر خشک شدہ مواد سے تیار کرنی چاہئے - سیپیا رنگ جو مصور لوگ جاپان، چین، بھارت اور پاکستان میں استعمال کرتے ہیں، ہومیوپیتھک ٹنکچر بنانے کے لائق نہیں ہوتا کیونکہ وہ تھیلی سے پہلے ہی باہر نکال کر خشک کر لیا ہوتا ہے -



Alimentary Canal of Cuttlefish (Sepia Officinalis).
a, anus; bi, ink-bag; mb, buccal mass; gb, buccal ganglion; s, posterior salivary glands; e, esophagus; h, liver; dh, hepatic duct; v, stomach; v, pyloric cæcum; gsp, splanchnic ganglion; i, intestine.

سیپیا ریزہ ریزہ ہو کر ٹوٹ جانے والی شے ہے - بے مزہ، البتہ ہلکی بودار، جو سمندری مچھلی کی مانند ہوتی ہے - یہ الکحل یا پانی میں حل نہیں ہوتی لیکن اس میں نفوذ کر جاتی ہے اور پھر آہستہ آہستہ تہ نشین ہو جاتی ہے -

ہومیو پیتھک ٹریچوریشن (سفوف) قاعدہ نمبر ے کے تحت بنانا چاہئے- چونکہ سیپیا بڑی منجمد شے ہے اس لئے معمول سے زیادہ رگڑنا چاہئے تاکہ اچھی طرح پس کر لس کے جوہری اثرات منتشر ہو جائیں-

عام علامات

پیڑو کے نیچے کی جانب بوجھ پیدا کرنے والے درد - مریضہ کو اپنی ٹانگیں دبا کر بیٹھنا پڑتا ہے تاکہ اندام نہانی کا کوئی حصہ باہر نہ نکل پڑے -

پیڑو کے اعضاء میں بوجھ اور تناؤ کا احساس، مقعد کے نیچے تک دباؤ اور بوجھ - ایسا محسوس ہو جیسے مقعد میں کوئی گولا یا بوجھ اٹکا ہوا ہے - اس میں سے رطوبت رس رس کر خارج ہوتی رہے -

سن یاس (Climacteric) میں چہرہ تمتما کر گرم و سرخ ہو جانے اور پسینہ آنے لگے -

قعر معدہ میں ڈوبنے اور خالی پن کا درد ناک احساس -

بدن میں عام ڈھیلا پن، مریض کمزور ہو اور نماز کے دوران دو زانو ہونے میں غش کھا جائے -

رحم اور پیڑو کے اعضاء نیچے گرتے محسوس ہوں، پپوٹے لٹکے ہوئے، کمر کمزور، چلنے پر کمزوری زیادہ ہو جائے -

چہرے سے بیماری کے آثار نمایاں، چہرہ زرد، ناک اور رخساروں پر بھورے رنگ کی جھائیوں کے نشان جو ناک کو عبور کرتے ہوئے دونوں گالوں پر آر پار پھیلے ہوں - بدن پر پتنگے کے رنگ کے داغ - قوبا یا داد -

لوازمات

شدت مرض: کھڑا ہونے، دماغی محنت، کثرت جماع، کرخت آواز، دھچکہ لگنے، نیند کے بعد، کپڑے دھونے، دودھ پینے سے (اسہال) سن یاس اور نماز کے وقت دو زانو ہونے کے دوران -

افاقہ مرض: ٹانگیں ایک دوسرے پر رکھ کر بیٹھنے، لباس ڈھیلا کرنے، اور کولی ہوا ہے - اندرونی اعضاء میں گولے جیسی کسی شے کی موجودگی کا احساس، حیض کا ادرار، حمل اور

رضاعت ، دودھ پلانے کے زمانے میں طبیعت بہت اداس ہو اور رونا بہت آئے - تنہا رہ جانے کا خوف، دوستوں سے ملنے کا ڈر ، مریضہ آنے والے مہمان ، اپنے کاروباری متعلقین اور ان لوگوں سے بھی جن سے قریبی تعلق یا محبت ہو بے توجہی برتے -

سر درد

خوفناک دھماکوں کے ساتھ دبانے والا درد سر جو اتنا شدید محسوس ہو جیسے سر پھٹا جا رہا ہے - سر درد میں شدت بحرکت کرنے ، جھکنے اور دماغی محنت کرنے سے اور افاقہ دبانے اور لگا تار تیز حرکت کرنے سے -

پیشاب

پیشاب میں سرخی مائل تلچھٹ ، مٹیالا مادہ جو قارورہ والی بوتل کی دیوار سے لگ کر وہیں چپک جائے - سخت بودار ، اس میں ایسی ناپسندیدہ سی بو کہ پاس بیٹھنا ناممکن ہو جائے اور فوراً پیشاب گاہ صاف کرانی پڑے -

بول بستری

بچہ سوتے ہی پہلی نیند میں بستر پیشاب سے تر کردے - پہلی نیند کے دوران پیشاب خطا ہوجائے - اندام نہانی میں اوپر کی طرف شدید چبھن -

سانس لینے میں دشواری

بیٹھنے ، سو کر اٹھنے کے بعد اور کمرہ کے اندر رہنے سے سانس لینے میں تکلیف بڑھ جائے -

ناچنے یا تیز چلنے سے تکلیف میں کمی محسوس ہو -

سیپیا بھی ہماری ان عجوبہ روزگار دواؤں میں سے ہے جن کے متعلق ایلوپیتھس کچھ نہیں جانتے یا اگر انہیں کچھ معلومات ہیں بھی تو وہ ہمیں سے سیکھی ہیں -

سیپیا کا اثر خصوصاً عورتوں میں زیادہ تر پیٹ اور پیڑو کے اعضاء پر ہوتا ہے - زنانہ اعضاء میں سیپیا سے زیادہ قوی علامات کسی اور دوا میں نہیں پائی جاتیں - ذیل میں ہم اس کے متعلق مختلف ہم عصر ثقہ شاہدین کی آراء درج کرتے ہیں :—

"پیڑو کے اعضا میں نیچے کے رخ کا دباؤ ، جس کے ساتھ عظم العجز یعنی چوتڑ کی ہڈی سے کھنچاؤ والا درد ہو یا پیڑو کے اعضاء میں نیچے کی طرف بوجھ محسوس ہو" - (ہانمن)

"وضع حمل کا سا درد جس کے ساتھ ایسا محسوس ہو کہ مریضہ کو دونوں ٹانگیں ایک دوسرے پر دبا کر رکھنی پڑیں گی اور بدن کو خوب دبا کر بیٹھنا ہوگا تاکہ اندام نہانی کے اعضاء باہر نہ نکل پڑیں" - (گونرنسی)

"رحم میں درد ، نیچے کے رخ کا دباؤ اور بوجھ جو پیٹھ سے آگے پیٹ تک آئے جس سے سانس رکتا محسوس ہو ، مریضہ کو اندام نہانی کے باہر نکل آنے کے ڈر سے ٹانگ پر ٹانگ رکھنی پڑے" -
(ہیرنگ)

"فم رحم اور عنق رحم میں زخم اور اجتماع خون کے عوارض میں اس دوا کی قدر و قیمت تجربتاً معلوم ہو چکی ہے - اس لحاظ سے سیپیا کا اندرونی استعمال ہر قسم کے خارجی استعمال سے بدرجہا بہتر ہے" - (ڈنہم)

"رحم اور فرج کا باہر نکل آنا ، اس کے ساتھ ہی ایسا دباؤ محسوس ہو کہ اندام نہانی باہر نکل پڑیں گے" - (لپی)

پیڑو کے اعضاء پر سیپیا کا جو اثر ہوتا ہے اسے ظاہر کرنے کے لئے ہمارے ان پانچ بہترین شاہدین سے زیادہ مستند شہادت کسی اور شخص کی پیش نہیں کی جا سکتی -

تقویت یافتہ ادویہ سے آزمائش و توثیق علامات

ان شہادتوں کے بعد جب ہم ڈاکٹر ایلن کی انسائیکلو پیڈیا میں درج شدہ تجربات کی تنقیح کرتے ہیں تو ہمیں معلوم ہوتا ہے کہ یہ علامات بیشتر خود ہانمن اور اس کے رفیق کار تجربہ کنندگان نے آزمائش کرکے ثبت کی ہیں - ہانمن نے تیسویں طاقت میں دواؤں کی آزمائش و توثیق کی حمایت کی اور ان میں سے بعض دواؤں کی علامات دو سوویں طاقت کے استعمال سے بھی دریافت کی گئیں اور وہ علامات جو سیاہ موٹے ٹائپ میں درج ہیں بار بار تصدیق کرکے لکھی گئی ہیں - ہمیں اعتراف ہے کہ تقویت یافتہ دواؤں سے آزمائش اور توثیق کرنے یا ان سے علاج کرنے

کے متعلق جتنے سوال کئے جاتے ہیں ان کے سمجھنے سے ہم قاصر ہیں۔ اور سب سے زیادہ ہمیں خود ٹی۔ ایف ایلن پر تعجب ہوتا ہے جو نمبر ۱۲ سے اوپر کی طاقت کی دوا سے آزمائشی تجربے کے حق میں نہیں تھے۔ اس قسم کے شبہات سے دوسرے الفاظ میں کانٹوں کی سیج پر لیٹنا اور صداقت سے لڑنا ہے۔ لیکن ہمیں تو ہمیشہ فراخ دل ہونا چاہئے اور بڑی حوصلہ مندی کا ثبوت دینا چاہئے۔

جسمانی گرم تمتماھٹ،

شرابور پسینہ اور غشی

سیپیا، سلفر کی طرح عام دوران خون کو بہت نمایاں طور پر متاثر کرتی ہے۔ پسینہ اور غشی کے ساتھ گرم شعلہ دار لہروں کا اٹھنا قریب قریب اس دوا کی بھی ویسی ہی امتیازی علامت ہے جیسی سلفر کی۔ لیکن سیپیا میں ان علامات کے ساتھ پیڑو کی علامات بھی اکثر موجود ہوا کرتی ہیں۔ پیڑو کی علامات پہلے ذکر کی جا چکی ہیں۔ ان علامات کا سن یاس یعنی حیض کے ختم ہونے کے سلسلے میں پایا جانا بھی لازمی دیکھا گیا ہے۔ درحقیقت سیپیا میں گرمی کی یہ لہریں پیڑو کے اعضاء سے شروع ہوتی ہیں اور پھر تمام جسم پر پھیلتی محسوس ہوتی ہیں۔

وریدی اجتماع خون

لیکن دوران خون کی یہ بے قاعدگی سلفر کی حد تک وسعت اختیار کر لیتی ہے۔ ہاتھ اور پاؤں باری باری سے گرم ہوتے ہیں یعنی اگر پاؤں گرم ہوتے ہیں تو ہاتھ سرد اور پاؤں سرد ہوتے ہیں تو ہاتھ گرم۔ سیپیا میں جلن کا احساس اتنا زیادہ نہیں ہوتا جتنا سلفر میں مگر حقیقی گرمی ضرور موجود ہوتی ہے اور وریدی اجتماع خون جو ان اعضاء کی اصل کیفیت کی غمازی کرتا ہے ان اعضاء کے نیچے کی طرف دباؤ ڈالنے والے بوجھ، پھڑکن اور دھڑکن کی صورت میں محسوس ہوتا ہے۔

رحم کا ورم، زخم، سیلان اور خبیث قسم کے سرطانی امراض

پیڑو کے اعضاء پر یہ مقامی اجتماع خون محض سستی پیدا کرنے والا ہی نہیں ہوتا۔ اس کے نتیجہ میں رحم وغیرہ کے ٹل جانے کی اصل شکایات بھی پیدا ہوجاتی ہیں اور اگر یہ خون بہت دنوں تک جا رہے تو اس کے نتیجہ میں ورم، زخم اور سیلان الرحم کی حالتیں اور خبیث قسم کے سرطانی امراض وجود میں آ جاتے ہیں۔

رحم کے اطراف میں دردناک سختی کے احساس کے ساتھ تصلب یعنی کبڑا پن پایا جانا بھی سیپیا کی خصوصیت میں داخل ہے۔

معاء مستقیم اور مقعد

پیڑو میں خون کا یہ اجتماع ایک نمایاں حد تک مقعد پر بھی اثر انداز ہوتا ہے۔ کانچ نکل آتی ہے۔ مقعد بھری ہوئی، اس میں کسی اجنبی شے کا احساس جیسے کوئی گیند یا وزن دار گولہ پھنسا ہو اور اس میں سے رطوبت سی رستی رہتی ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ سیپیا میں معاء مستقیم اور مقعد کی علامات بھی رحم اور فرج کی علامتوں کی طرح قوی پائی جاتی ہیں۔

جتنی علامات سیپیا کے دوران خون کے عوارض سے متعلق ہیں ان سب کا اس مختصر تالیف میں پورا بیان کرنا ناممکن ہے۔ اس کے مکمل مطالعہ کے لئے واحد مٹیریا میڈیکا کی کتاب ہی کفایت کر سکتی ہے۔

سیپیا کے اعضاء بول اور پیشاب وغیرہ کی علامات

زنانہ پیڑو کے اعضاء کے بعد اب اعضائے بول کی علامات کے ذکر کی باری آتی ہے۔ چنانچہ یہاں بھی وہی دباؤ اور بوجھ جو جگری اجتماع خون کے نتیجہ میں رونما ہوتا ہے اعضائے بول میں بھی موجود پایا جاتا ہے۔ اس سلسلہ میں ہم ان علامات کا ذکر کرتے ہیں۔ جنہیں ہم نے بول کے مختلف اعضاء میں خصوصیت کے ساتھ معتبر پایا ہے۔ ' مثانہ پر بوجھ اور پیٹ کے نچلے حصے میں تناؤ کے ساتھ بار بار پیشاب ہونا'۔

'پیشاب میں مٹی کی سی تلچھٹ ، جیسے مٹی برتن کے پیندے میں جلائی گئی ہو'
'پیشاب بہت بودار ہو (انڈیم) ۔ اسے کمرے میں رکھنا گوارا نہ ہو سکے ۔ پیشاب سرخی مائل یا گاہے خونی بھی ہو سکتا ہے' ۔ یہ حالت زیادہ تر عورتوں میں پائی جاتی ہے ۔

بول بستری

بچوں میں ایک خاص علامت ایسی ملتی ہے جس کی تصدیق اکثر ہو چکی ہے اور وہ یہ ہے کہ 'بچہ اپنے بستر کو ہمیشہ پہلی نیند سلانے کے بعد جلد ہی سر شام پیشاب سے تر کر دیتا ہے'۔

"مردانہ اعضاء تناسل کا دیرینہ سوزاکی مواد

مردانہ اعضائے تناسل کے سلسلہ میں ہم نے سیپیا کو مزمن سوزاک کے ریم یعنی پتلے مواد کے دفعیہ کے لئے خصوصیت سے مفید پایا ہے ۔ اس ریم کا اخراج مقدار میں زیادہ نہیں ہوتا بلکہ یہ چند قطرے ہوتے ہیں جو صبح کو پیشاب کی نالی کے سوراخ کے آخری سرے پر چپک جاتے ہیں اور یہ صورت حال ختم ہونے کا نام نہیں لیتی اور معمولی دوائیں اس کو خشک کرنے میں ناکام ثابت ہوتی ہیں ۔ میں اس غرض کے لئے اپنے مطب کے ابتدائی زمانہ میں سلفیٹ آف زنک کے ہلکے سے محلول کا ایک انجکشن دیا کرتا تھا لیکن اس سے میری طبیعت بہت برہم ہو جاتی تھی کیونکہ جب تک خارجی استعمال کی دواؤں کا سہارا نہ لیا جاتا مقصد حل نہ ہوتا تھا ۔ اور یہ میرے ضمیر کے خلاف تھا البتہ اب اس قسم کے بیشتر حالات میں سیپیا سے اصل غرض پوری ہو جاتی ہے اور باقی حالات میں کیلی آئیوڈیٹم کام دے جاتی ہے جن مریضوں میں مواد گاڑھا اور دیرینہ پایا گیا اور پیشاب ہوتے وقت مسلسل ٹیس اور جلن کی شکایت دیکھی گئی ' کئی بار ایسا ہوا کہ کیپسیکم دے کر ان عوارض کا خاتمہ کر دیا گیا ۔

مردانہ اعضاء تناسل کی کمزوری

مسلسل جاری رہنے والا خفیف اور آہستہ آہستہ نکلنے والا ریم آلود اخراج اصولاً مردانہ اعضاء تناسل کی کمزوری کا نتیجہ ہوتا ہے ۔ اس امر کی تصدیق اعضاء کے ڈھیلے پن اور کثرت احتلام کے سبب منی خارج ہونے سے بھی ہو سکتی ہے ۔ مخرجات پتلے پانی نما ہوتے ہیں ۔ سیپیا ان سب حالتوں پر حاوی ہوتی ہے اور اکثر تھوڑے ہی وقت میں سب خرابیوں کو درست کر دیتی ہے ۔

طبعی یا ذہنی علامات ۔ بلا سبب رونا یگانوں سے نفرت ، بیزاری و بیگانگی

سیپیا کی طبعی علامات بھی پلساٹلا کی مانند ہوتی ہیں ۔ اس حالت میں مریضہ غمگین رہتی ہے اور بلا سبب روتی رہتی ہے ۔ اس لئے اگر اشک بار طبیعت والی مریضہ میں رحمی امراض بھی ساتھ ہی موجود ہوں اور پلساٹلا سے فائدہ نہ ہو تو اس کے بعد سیپیا کے استعمال پر غور کرنا چاہئے ۔ لیکن سیپیا کی طبیعت کی ایک اور نوعیت بھی ہے جو پلساٹلا یا اسی نوعیت کی کسی اور دوا کے تحت نہیں پائی جاتی اور وہ یہ ہے کہ اگرچہ مریضہ میں دماغ کی کسی حقیقی بیماری کے باعث جنون یا حمق کی کوئی علامت موجود نہیں ہوتی ، اس کے باوجود وہ اپنے معمولی اطوار و عادات کے برخلاف اپنے پیشہ ، گھر کے کام کاج ، اپنے خاندان یا ان لوگوں کے آرام و راحت سے بیگانہ سی بن جاتی ہے اور اس کا یہ سلوک ان عزیز رشتہ داروں کے ساتھ بھی ایسا ہی رہتا ہے جن سے وہ پہلے انتہائی محبت کرتی تھی ۔ یہ کیفیت سیپیا کی نہایت خاص اور کلیدی علامت ہے ۔

عورتوں کا درد شقیقہ

سیپیا کے مزاج والی عورتوں اور ان عورتوں کے لئے جو سابق الذکر عوارض میں مبتلا ہوں ، سیپیا درد شقیقہ یعنی آدھا سیسی کے درد میں بھی ہماری بہترین دوا ہے ۔ ایک اور خاص قسم کا درد سر جو اس دوا کے تحت آتا ہے وہ خوفناک جھٹکوں کے ساتھ ہوتا ہے ' جس میں اتنی شدید دھمک اٹھتی ہے کہ مریض کے جسم کی بجائے اس کا سر ہل جاتا ہے ۔

متورم ڈھلکے ہوئے پپوٹوں کی تین دوائیں

جہاں تک پپوٹوں کا تعلق ہے ہمارے ہاں تین دوائیں ایسی ہیں جن میں پپوٹے نمایاں طور پر سوج

کر لٹکتے ہوئے پائے جاتے ہیں اور وہ کالی کارب، جلسیمیم اور سیپیا ہیں۔ اس لئے ایسی صورت میں ہر دوا کا فیصلہ اس کی بکالہ علامات کی بنا پر ہی ہو سکتا ہے اور دوا کے انتخاب کا مسئلہ علامات کی روشنی میں کیا جانا چاہئے۔

پرانا زکام

جہاں تک ناک کا تعلق ہے سیپیا اکثر مزمن زکام میں بہت مفید پائی گئی ہے۔ مجھے ایک مریضہ ایسی ملی تھی جس کی ناک کا اخراج گاڑھا چکنا اور مقدار میں زیادہ ہوتا تھا۔ پلساٹلا سے اس مریضہ کے زکام کی تکالیف کو سکون ہو جاتا مگر ساتھ ہی حیض کا ادرار بہت بڑھ جاتا۔ لیکن سیپیا کے استعمال سے دونوں عوارض کا یکجا علاج ہو گیا۔

ہمیں مزمن زکام کی ان صورتوں میں بعض اوقات کیلی بائیکرومیکم اور سیپیا کے درمیان انتخاب کرنا ہوتا ہے۔ اگرچہ ان کی مقامی علامات باہم بہت مشابہ ہیں لیکن ان میں سے کسی ایک کا انتخاب کوئی مشکل امر نہیں (نیش)۔

رخسار اور ناک پر جھائیاں

'رخسار اور ناک پر بھورے سیاہ رنگ کی جھائیاں اور تمام چہرہ پر بدنما دھبے' اس دوا کی بڑی اہم خصوصیت ہے لیکن یہ نشان صرف رخساروں اور ناک تک ہی محدود نہیں رہتے بلکہ یہی نشان پیٹ پر بھی پائے جا سکتے ہیں اور یہ بھی ہو سکتا کہ جسم کی پوری جلد یرقان یعنی پیلیا کی طرح زرد ہو جائے۔

سیپیا کا غماز چہرہ

سیپیا کی مریضہ کا چہرہ اس کی رحمی تکالیف کا آئینہ دار ہوتا ہے۔ اگر کسی عورت کا ایسا چہرہ دیکھا جائے تو سمجھ لیجئے کہ اس میں ہمیشہ ادرار حیض اور رحمی افعال سے متعلق دیگر رہنما علامات بھی موجود ہوں گی۔

سیپیا کی معدی امتیازی علامت

معدہ میں بھی سیپیا کی ایک واحد علامت بہت امتیازی حیثیت رکھتی ہے۔ یہ علامت 'درد کے ساتھ خالی پن، دل ڈوبنے، یا غشی میں مبتلا ہونے کا احساس ہے'۔ مریض اس حالت کو معدہ کی زیریں جانب میں کھنچاؤ یا گراوٹ اور خالی پن بیان کرتا ہے۔ آپ کو یقیناً یاد ہوگا کہ اگنیشیا اور ہائیڈرسٹس میں بھی یہ علامات بہت قوی طور پر پائی جاتی ہیں اور کئی دوسری دواؤں میں بھی یہ علامت کم و بیش نمایاں طور پر موجود ہوتی ہے لیکن رحمی علامات کی مطابقت سے بجز میوریکس پرپیورا کے جتنی اہمیت کے ساتھ اس علامت کا اظہار سیپیا میں پایا جاتا ہے اتنا کسی اور دوا میں نہیں ہوتا۔ تاہم آپ کو ان آخرالذکر ادویہ (سیپیا اور میوریکس) کے درمیان انتخاب میں کچھ زیادہ دشواری نہ ہونی چاہئے۔ بشرطیکہ آپ ہوشیاری کے ساتھ تمام علامات کی جانچ کر لیں اور پھر علاج شروع کریں۔ مجھے اکثر اس امر کا خیال رہا ہے کہ یہ علامت جو اتنی آزمودہ اور اکسیری قسم کی ہے نتوء الرحم کی بدولت بالائی حصہ شکم کے واقعی نیچے لٹکنے یا خالی پن کے سبب محسوس ہوتی ہوگی اور معدہ کی ہر چیز کو پیڑو کے خلاء میں اپنی طرف نیچے کھینچتی ہوگی۔ یہی حالت سٹینم اور للئیم ٹائیگرینم میں بھی پائی جاتی ہے اور رحم کے قدرتی سہاروں یعنی رباط رحم (Ligaments ہڈیوں کو جوڑنے والے بند) کی کمزوری دور ہو جانے پر درست بھی ہو جاتی ہے یہ نہیں کہ ایسے علاج میں فرزجوں (pessaries) اور مختلف قسم کے مصنوعی سہاروں پر بھروسہ کیا جائے (نیش)۔

حمل اور قے

حمل کے زمانہ میں قے ہونے کی تکلیف میں جس کمال ناطاقتی کا احساس پایا جاتا ہے اکثر سیپیا سے دفع ہو جاتا ہے۔ نیز کھانے کا خیال یا کھانے کی بو اسے بیزار کر دیتی ہے (کولچیکم)۔

جہاں ہم نے سیپیا کے پیڑو میں اجتماع خون کا حال لکھا ہے وہیں مقعد مستقیم میں بوجھ یا گولا موجود ہونے کا احساس بھی بیان کر دیا ہے۔ یہ احساس پاخانہ پر بھی دفع نہیں ہوتا۔

قبض شدید

سیپیا نہایت ضدی، سخت اور شدید قبض کی دوا ہے۔ سیلینیم کی طرح سیپیا میں بھی مقعد کے

اندر کھنچاؤ اور تناؤ پایا جاتا ہے اور براز کے اخراج یعنی رفع حاجت کے لئے خارجی مدد لینا ضروری معلوم ہوتا ہے اور یہ عارضہ بیشتر بچوں میں دیکھا جاتا ہے۔

ھیضہ اطفال - قولون (آنت) کی سوزش

ہم نے ایک مرتبہ التہاب معدی قولونی (قولون آنت کی سوزش entero - colitis جسے بچوں کا ھیضہ بھی کہتے ہیں) کے ایک ایسے مریض کا علاج کیا ہے جو کسی طرح اچھا ہونے کا نام نہ لیتا تھا اور دو مشہور ایلوپیتھ ڈاکٹر اس کا علاج کرکے بالکل ناامید ہو چکے تھے - ہم نے سیپیا کی یہ رہنا علامت کہ دودھ پینے کے بعد ہمیشہ مریض کی حالت بدتر ہو جانے ذہن میں رکھ کر سیپیا دی اور اس سے شفا ہو گئی۔ (نیش) -

مقعد سے رطوبت رستے رہنا

بعض اوقات مقعد سے رطوبت کی تراوش پانے کا علاج بھی سیپیا سے کیا جاتا ہے لیکن بیشتر حالات میں اینٹی موئنیم کروڈم اس عارضہ کی صحیح دوا سمجھنی چاہئے - سیپیا کا مریض بہت کمزور ہوتا ہے ، تھوڑا چلنا بھی مریض کو بہت تھکا دیتا ہے - اس کی مریضہ گرمی یا سردی کی شدت کے اثر سے اور ھیکلے کے بعد ، گاڑی میں سوار ہونے سے ، عبادت میں دو زانو ہونے کے دوران یا اسی قسم کا معمولی کام کاج کرنے پر آسانی سے بے ہوش ہو جاتی ہے - یہ بے ہوشی یا دل ڈوبنے والی غشی کا احساس ، حمل کے زمانے میں ، زچگی میں یا بچہ کو دودھ پلانے کے وقت ہوتا ہے یا پھر سخت کام مثلاً کپڑے دھونے کے بعد اس کی نوبت آسکتی ہے اس لئے اس دوا کا نام ' دھوبن کی دوا ' پڑ گیا ہے - فاسفورس میں دھوبن کی کارکردگی سے اس کے دانتوں میں درد ہونے لگتا ہے -

جلد

خارش اکثر کھجانے پر جلن میں تبدیل ہو جاتی ہے (سلفر) جلدی دکھن اور خراش گھٹنے کے جوڑ میں نمناک حلقے ، چہرہ ، سینہ اور پیٹ پر بھورے یا خاکی دھبے ، نملہ حلقی ، (ایک قسم کی پھیلنے والی گول پھنسیاں - Herpes circinatus) بڑے بڑے پیپ دار چھالے جو بار بار نئے سرے سے ابھرتے ہوں) جوڑوں والی جرثومی خارش ، کھجلی کے دانے وغیرہ -

سلفر کی طرح سیپیا میں بھی جلد پر بہت سے طفح جلدی یعنی دانے اور پھنسیاں وغیرہ موجود ہوتی ہیں اور حقیقتاً ان دونوں دافع جربیہ (Anti-psoric) دواؤں کے درمیان بڑی مشابہت پائی جاتی ہے - دونوں دوائیں ایک دوسرے کے بعد بہت مفید کام کرتی ہیں اور اگر علامات کی بناء پر ان کی ضرورت ثابت ہو تو ان کے یکے بعد دیگرے استعمال میں کوئی قباحت نہیں - میں دواؤں کے ایک دوسری کے مد مقابل ہوتے پر یقین نہیں رکھتا جیسا کہ بعض احباب کا عقیدہ ہے - میں جب علامات کی وجوہ پر ضرورت محسوس کرتا ہوں ، فاسفورس کے بعد کاسٹیکم ، مرکیورس کے بعد سلیشیا یا ایپس ملیفیکا کے بعد رسٹوکس دینے میں کبھی دریغ نہیں کرتا (ایش) -

خلاصہ علامات سیپیا

انگلیوں کی گرھوں پر زخم -

اوائل شب بول بستری (پچھلی زات بستر پر پیشاب کر دینے کی مانع دوائیں بیلاڈونا - کاسٹیکم - پلساٹلا - سلیشیا اور سلفر ہیں)

بال گرنا (گریفائٹس - سلفر)

بلغم نمکین -

پیڑو میں بوجھ اور تناؤ - مقعد میں دباؤ جیسے وہاں گیند ٹھنسا پڑا ہے -

پیشاب بو دار ، مٹیالے مٹیالا ، چپچپا ، سرخ تلچھٹ دار - باریک سرخ رسوب جو گلاس کی دیوار سے چمٹ جائیں -

جلد خراب - کہنیوں ، گھٹنوں ، پستانوں کے نیچے اور جنگاسوں میں خارش - زرد یا سرخ رنگ کے دھبے -

چہرہ مریل - دونوں رخساروں پر ناک کو آر پار کرتے ہوئے بھورے رنگ کی چھائیوں کے نشان - خرابی جگر -

دل آزار باتیں کرنا - دوسرے کو تنگ کرکے خود خوش ہونا -

زوربن کمر عظم العجز کے تیسرے مہرے کے مقام پر درد - چلنے سے درد میں زیادتی -

سر میں درد ٹیس مارتی ہوئی بائیں آنکھ سے شروع ہو کر گدی کا رخ کرے یا پیچھے سے آگے آئے - سر درد غذا کے بعد افاقہ پذیر -

سن یاس میں پہلے تپش اور گھبراہٹ ، بعد میں ٹھنڈے پسینے اور جان کنی کا سا عالم - دل ڈوبنا اور معدہ میں خالی پن (ہائیڈ ریسٹس - اگنیشیا - میورکس) -

سیپیا ان عورتوں کی دوا ہے جو اگر بچے کو دودھ پلاتی رہیں تو انہیں حیض نہیں ہوتا اور اگر دودھ پلانا چھوڑ دیں تو حیض آنے لگتا ہے - دودھ پلانے سے مریضہ خود سوکھ کر کانٹا ہوتی جاتی ہے - اس کی مخالف دوا کلکیریا کارب ہے - اس میں جب عورت دودھ پلاتی ہے تو اسے ساتھ ہی حیض بھی جاری رہتا ہے -

سیپیا سے حشفہ کے مسوں کا بارہا کامیاب علاج کیا گیا ہے خصوصاً جب تھوجا ناکام رہ چکی تھی -

سیلان الرحم زرد ، خراش دار ، دودھیا - ایام حیض سے پہلے جملہ عوارض میں زیادتی - مرد اور جماع سے نفرت - جماع سے درد ، جماع کے خیال سے متلی -

کمزوری ایام حیض میں صبح کو زیادہ - نماز کے دوران رکوع میں غشی طاری ہو جانا -

متعلقات

معاون : لیٹرم میور -

مخالف : سیپیا ، لیکیسس کے متضاد اثر کی دوا ہے اس لئے لیکیسس سے پہلے یا بعد استعمال نہ کرنی چاہئے - سیپیا ، پلساٹلا کے بھی ناموافق ہے ، اسے پلساٹلا کے ساتھ ادل بدل کر کبھی نہ دینا چاہئے -

مماثل : لیکیسس ہے - سینگوئینریا ہے اور سن یاس میں دوران خون کی خرابیوں کے سلسلے میں پسٹالیکو ہے -

عام استعمال : سیپیا کی اکثر ضرورت سلیشیا اور سلفر کے بعد پڑتی ہے -

(نوٹ) سیپیا کی صرف ایک ہی خوراک شفایابی کے ساتھ کئی ہفتوں تک اثر کرتی رہتی ہے

شدت مرض

دوپہر کے بعد یا شام - سردی سے - شمالی سرد ہوا سے - کثرت جماع - آرام سے لیٹنے یا بیٹھنے - نمناک موسم - طوفان ، بادل وگرج سے پہلے (سورائینم) -

افاقہ مرض

بستر کی گرمی سے - گرم ضماد ، لیپ اور ٹکور - زور دار ورزش - دوڑ ، بھاگ اور مشقت سے اور جی بھر کر نیند کر لینے سے - بہت سی علامات خصوصاً سر ، دل اور پیڑو کی علامات آرام و سکون اور ورزش سے بڑھتی بھی ہیں اور گھٹتی بھی -

سیپیا تمباکو سے پیدا شدہ ذہنی تکالیف دور کر دیتی ہے - خصوصاً ان لوگوں میں جو دفتری کام اور کرسی نشین ہوں اور جن کو دماغی کام زیادہ کرنا پڑتا ہو -

سیپیا سے موتیا بند اوائل ہی میں رک جاتا ہے خصوصاً عورتوں میں -

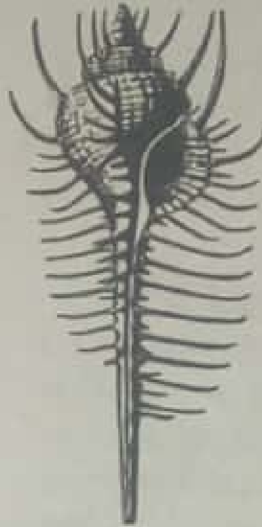
معدہ کی ترشی بھی سیپیا سے دور ہو جاتی ہے - کثرت جماع کا بد اثر اور سکتہ بوجہ مے خواری بھی دور ہو جاتا ہے -

طاقت مستعملہ

۳۰—۲۰۰ اور اعلیٰ طاقتیں -

میورکس پرپیوریا MUREX PURPUREA (Purple Fish) ارغوانی ماہی

میورکس ایک قسم کا عصارہ ہے جو غشائی تھیلی میں ملفوف اس مچھلی کے دل اور جگر کے درمیان پایا جاتا ہے جو بحیرۂ روم میں ملتی ہے ۔ تازہ عصارہ سخت ، کرخت ، بے رنگ یا سبز رنگ کا سیال حالت میں ہوتا ہے لیکن جونہی اسے ہوا لگتی ہے اس کا رنگ شوخ سرخ اور دل پسند ہو جاتا ہے ۔



MUREX

سیپیا کی طرح میورکس بھی مصوری میں رنگریزوں کے کام کی شے ہے ۔ سیپیا کی یافت تو اب بھی عام ہوتی ہے لیکن میورکس کا عصارہ شاذ و نادر مچھلیوں میں ملتا ہے اس لئے آج کل میورکس کا دستیاب ہونا ذرا مشکل ہو گیا ہے ۔ گذشتہ زمانہ میں قسطنطنیہ میوریکس رنگ کی منڈی تھی لیکن انگریز مؤرخین کا بیان ہے کہ جب سے قسطنطنیہ ترکوں کے قبضہ میں چلا گیا ہے ، میورکس کی یافت اور فروخت کے مراکز بھی ختم ہو گئے ہیں ۔

میورکس اگرچہ وسیع پیمانہ پر آزمائی نہیں گئی تاہم اس کے نہایت مفید ہونے پر خاصہ یقین رکھا جا سکتا ہے ۔ جہاں تک ہمیں علم ہے یہ دوا کسی دوسری دوا کی نسبت سیپیا سے زیادہ قریب کہی جا سکتی ہے ۔ دونوں میں امتیازی فرق یہ ہے کہ میورکس میں شہوانی خواہش بہت بلکہ ناقابل ضبط حد تک پائی جاتی ہے اور سیپیا میں اسی خواہش کی کمی یا اس سے نفرت ہوتی ہے اور اس کے ساتھ نتوء الرحم (Prolapsus Uteri) کی حالت بھی موجود ہوتی ہے

ان دونوں دواؤں میں معدہ کے اندر انتہائی لاطاقتی و نقاہت ، دل ڈوبنے اور جان کنی کا احساس پایا جاتا ہے ۔ نیز اندام نہانی کے نیچے کی طرف بوجھ اور ڈھلکنے کا احساس جس میں ایسا محسوس ہو جیسے اندرونی اعضاء باہر نکل پڑیں گے ۔ اس اندیشہ سے مریضہ کو اس بوجھ کے سنبھالنے کے لئے ٹانگ پر ٹانگ دبا کر بیٹھنا پڑتا ہے ، لیکن میورکس کی صنفی ذکاوت حس اور خواہش شہوانی اندام نہانی کے خفیف طور پر بھی دوسرے عضو سے چھو دینے سے مشتعل ہو جاتی ہے (اورگینم - زنکم) اس کے علاوہ ہیلونیاس کی طرح میورکس میں رحم کے اندر دکھن اور درد بھی پایا جاتا ہے ۔ ہر نقل و حرکت سے رحم دکھ جاتا ہے اور وہ چلتے پھرتے ، اترتے چڑھتے وقت احتیاط برتتی ہے تا کہ رحم کو ٹھیس نہ لگے ۔ رحم اتنا دردناک ، ذکی الحس اور نازک ہو جاتا ہے کہ مریضہ کو چلنے اور خفیف سی حرکت کرتے وقت تکلیف ہوتی ہے (لائسین) ۔ عورتوں میں مجامعت کی شدید خواہش کے علاج میں دو اور دواؤں یعنی للئیم اور پلیٹنم کو بھی یاد رکھنا چاہئے ۔

خلاصہ علامات میورکس پرپیوریا

اسقاط حمل کے بعد ورم رحم ۔ تعد میں بوجھ ۔

پاخانہ پر فرج سے خون کا اخراج ، عنق الرحم میں ٹپکن اور درد ۔ سن یاس کی تکالیف ۔

پیشاب کی خواہش بار بار ۔ رات کو خواہش زیادہ ۔ بودار پیشاب مقدار میں تھوڑا تھوڑا ہو ۔

حیض ۔ خون کی زیادتی ۔ درد رحم کے مخالف جانب کی پستان کا رخ کرے ۔ رحم ذکی الحس ، اس میں دکھن کا احساس ۔

خواہش نفسانی کی زیادتی ۔ مریضہ خفیف سی چھوت سے بھی مشتعل ہو جائے اور مرد سے بغل گیر ہونا چاہے ۔

سیلان الرحم برنگ سبز یا خونی ۔ مریضہ زیر ناف بوجھ کو سنبھالنے کے لئے ٹانگیں ایک دوسری پر دبائے رکھے ۔ رحم کے دائیں حصہ میں درد ۔ یہ درد بائیں جانب کی پستان کی طرف رجوع کرے ۔ وضع حمل کے بعد رحم کا سکڑ کر اصلی حالت پر نہ آنا ۔

معدہ کے مقام پر جان کنی کا احساس ، یادداشت کمزور - اداسی اور بے چینی -

متعلقات میور کس بر پیورا

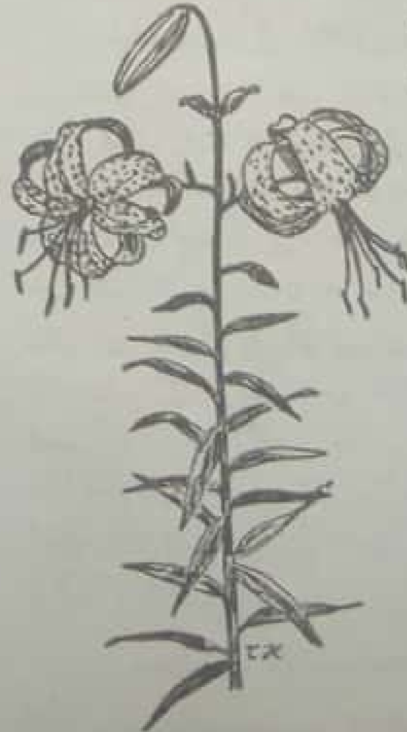
موازنہ کیجئے : للئیم سے' بلئیم سے جنون شہوت

میں - سیپیا سے اندرونی اعضاء کے گر پڑنے کے احساس کی صورت میں - لیکن یاد رکھئے کہ سیپیا میں میور کس جیسی شدید جنسیاتی برانگیختگی نہیں ہوتی -

طاقت مستعملہ - ۶ — ۳۰

للئیم ٹائیگرینم LILLIUM TIGRINUM (Tiger Lilly) سوسن اسدی

یہ ایک سدا بہار پودا ہے جس کی جڑ پیاز نما گنٹھی دار ہوتی ہے - اس کا تنہ چار سے چھ فٹ تک تنہا بلند ہوتا ہے - تنہ پر بعض باریک قسم کے روئیں ہوتے ہیں اور شاخیں صرف انتہائی بلندی پر ہوتی ہیں - اس کے پتے بکھرے ہوئے ، بے ساق ، ان میں ڈنٹھل نہیں ہوتے البتہ تین نسیں ہوتی ہیں - پتے کا بالائی حصہ پان کا سا بیضوی ، اس کے بیچ کی ڈنڈی گنٹھی دار ، بڑے پتے جولائی سے ستمبر تک پیدا ہوتے ہیں اور تنہ کے بالائی سرے پر مینار کی سی مخروطی چھتری بنا دیتے ہیں - ان کا رنگ زردی پر سیاہ رنگ لئے ہوتا ہے - بعض اوقات یہ داغ قرمزی بھی ہوتے ہیں - جن سے پتوں کی مشابہت شیر کی کھال سے ہونے لگتی ہے - یہی وجہ ہے کہ للئیم کو سوسن اسدی کہا جاتا ہے - پتے پچھلی طرف کمان کی طرح مڑے ہوتے ہیں - پھول کے خوشے پتوں کے درمیان استوار رہتے ہیں -



LILLIUM TIGRINUM

مقام پیدائش - چین اورجاپان۔ ہندوستان میں کوہ ہمالیہ کا دامن - اسے انگلینڈ میں چین سے ۱۸۰۳ء میں لایا گیا اور ہومیو پیتھی میں اس کا استعمال ڈاکٹر پائین کے تجربات سے ۱۸۶۷ء میں شروع ہوا -

اجزائے مستعملہ

پورا پودا جب پھول دار اورمکمل جوبن پر ہو -

(نوٹ) جاپانی اس کی گٹھوں کو بطور غذا استعمال کرتے ہیں - کہا جاتا ہے کہ دنیا میں بہترین بیوی جاپان کی عورت ہی ہو سکتی ہے - ہومیوپیتھک اصول کے مطابق للئیم مستورات کو نسوانی امراض سے بے نیاز کئے رکھتی ہے اور اس لئے یہ بھی ممکن ہے کہ ان جاپانی عورتوں کی فرمانبرداری اور وفا شعاری کا سبب بھی یہی دوا ہو جسے وہ لاشعوری طور پر غذا سمجھ کر استعمال کرتی رہتی ہیں -

عام علامات

زیر ناف نیچے کی طرف بڑا بوجھ محسوس ہو جیسے پیڑو کے اعضاء شرمگاہ کے راستے باہر نکل پڑیں گے - ہاتھ سے دبانے اور نیچے بیٹھنے سے تکلیف میں کمی - (سیپیا میں مریضہ ٹانگ پر ٹانگ دبا کر بیٹھتی ہے تا کہ زیر ناف کا دباؤ کم محسوس ہو) -

دل میں دبوچ اور گھٹن کا احساس ، جس کے ساتھ رحمی تکالیف بھی موجود ہوں -

پاخانہ اور پیشاب کی حاجت بار بار ہو - ساتھ ہی رحم کے ٹل جانے کی تکلیف اور کوتنھ بھی لاحق ہو -

مریضہ کو روز حساب شفاعت اور نجات کا فکر اور غم ہمیشہ دامن گیر رہ کر سوہان روح بنا رہے -

اونگھتا ہوا یا مجہول قسم کا مریض ، اس کے باوجود وہ خاموش نہ رہ سکے - بے قرار ، تاہم چلنا پسند نہ کرے - جلد بازانہ انداز ، کچھ نہ کچھ کام کرتے رہنے کی خواہش - کسی کام میں دلچسپی محسوس نہ ہو - اہم فرائض اس کے ذمہ ہوں لیکن ان کے انجام دینے کی اہلیت نہ ہو -

حوصلہ پست ، رونے کا میلان غذا سے نفرت -

للئیم کی سیپیا سے مشابہت

للئیم ٹائیگرینم ان دواؤں میں سے ہے جو اعضائے رحم پر اثر کرنے میں سیپیا سے بہت مشابہت رکھتی ہیں - مثال کے لئے یہ علامت 'بوجھ' جس کے ساتھ ایسا محسوس ہو جیسے پیڑو کے اندر کے اعضاء اگر ہاتھ کے دباؤ سے روکے نہ جائیں تو زور دے کر فرج یعنی شرمگاہ سے باہر نکل پڑیں گے - (شرمگاہ کو دبائے رکھنا ، یا اگر مریضہ بیٹھ نہ جائے تو اس صورت کے پیش آنے کا اندیشہ لگا رہے -)

سیلان الرحم کی بیش قیمت دوا

ہمارے ہاں رحم کے اپنی جگہ سے ٹل جانے کے لئے کوئی دوا للئیم سے زیادہ کارگر نہیں - للئیم میں رحم کے اطراف میں نیچے کی طرف بوجھ کا مستقل احساس جس کے ساتھ ایسا محسوس ہو جیسے پیڑو کے اندر کے اعضاء نیچے کی طرف کھنچے جا رہے ہیں ، یہاں تک کہ سینہ اور شانوں کے اعضاء بھی فرج یعنی شرمگاہ کی طرف نیچے کھنچتے ہوئے محسوس ہوں -

مذکورہ بالا مشابہت پر اس امر کا امکان ہو سکتا ہے کہ للئیم اور سیپیا میں سے ایک کا انتخاب کرنا ہمیشہ کوئی آسان کام نہیں - بس جاننا چاہئے کہ سیپیا کے مریض زیادہ تر مزمن امراض میں مبتلا ہوتے ہیں- بخلاف اس کے للئیم کے عوارض میں تکلیف زیادہ شدید اور درد و بے قراری ساتھ ساتھ پائی جاتی ہے - سیپیا کی ناسازی مزاج اور بیماری کا گھن کی طرح کمزور کن طور پر تکلیف دیتے رہنا سیپیا کے حق میں آسانی سے فیصلہ کر دیتا ہے -

پیشاب کی خلش

للئیم میں پیشاب کی خلش زیادہ ہوتی ہے - پیشاب بار بار کرنے کو جی چاہتا ہے - درحقیقت یہ کیفیت بعض اوقات اتنی شدید ہوتی ہے کہ اس کے سبب معالج کا ذہن کینتھرس کی طرف منتقل ہو جاتا ہے - اس کے علاوہ چونکہ مقعد کی خلش اور بے چینی بسا اوقات پیشاب کی خلش وغیرہ کے ساتھ ساتھ پائی جاتی ہے ، اس لئے اس بارہ میں مرکیوریس کار ، کیپ سکم ، نکس وامیکا وغیرہ کو بھی مد نظر رکھ لینا چاہئے -

دل کے شدید عوارض

للئیم میں رحمی تکالیف کے ساتھ بسا اوقات ہمیں دل کے بہت سے شدید عوارض بھی صف بستہ نظر آتے ہیں چنانچہ دل میں تیز اور فوری قسم کا درد اور دھڑکن یا اختلاج پایا جاتا ہے - اس دوا میں کیکٹس گرینڈی فلورس کی ایک خاص علامت بھی نمایاں حد تک موجود ہوتی ہے - یعنی مریض کو ایسا محسوس ہوتا ہے جیسے دل کو ایک فولادی شکنجہ کے اندر دبوچا جا رہا ہے - یہی علامت بعض اوقات دل کے اور بہت سے عوارض کی معیت میں کیکٹس کی تجویز کا باعث بن سکتی ہے حالانکہ صحیح دوا للئیم ہی ہوتی ہے - اسی طرح اس علامت کے باعث بجائے کیکٹس کے للئیم تجویز کی جائے تو یہ بھی ایک غلطی ہوگی کیونکہ بعض اوقات سہواً دل کی علامات کی شدت سے رحم کی علامات نظر انداز کر دی جاتی ہیں ، حالانکہ بظاہر قلب ، پیشاب اور مقعد کی تمام علامات منعکس علامات ہوتی ہیں اور حقیقی تکلیف رحم اور اس کے متعلقات میں جاگزین ہوتی ہے -

طبیعت کا تاثر ، اشک باری ، نجات و شفاعت کے متعلق شبہات وغیرہ

للئیم کے تحت ذہنی کیفیت بھی نمایاں طور پر متاثر ہوتی ہے - اس خصوص میں یہ دوا آنسو بھری آنکھیں ، اشک باری اور مریضہ کے حشر کے دن کی شفاعت و نجات کے متعلق شکوک میں مبتلا رہنے میں پلساٹلا سے مشابہ ہو سکتی ہے اور وریٹرم ایلبم سلفر اور لائیکو پوڈئیم سے بھی -

للئیم کے مریض میں ایک مستقل یا مسلسل قسم کا جلد بازانہ رجحان مثلاً نہایت اہم فرائض کا احساس تو پایا جاتا ہے لیکن اس کے ساتھ ہی انہیں انجام دینے کی اہلیت قطعاً ناپید ہوجاتی ہے - (آرجنٹم نائٹریکم)

خلاصہ علامات للئیم ٹائیگرینم

بائیں بازو میں سن پن اور درد -

بصارت کا ضعف - کسی شے کے دیکھنے یا فوکس (Focus) کرنے میں تکلیف -

پیٹ - توند کو باندھ یا لپیٹ کر رکھنا پسند -

جماعی خواهش کی زیادتی - کثرت جماع سے دل و دماغ کی درماندگی -

جلد بازی طبع - اهم فرائض کی انجام دهی کی ناقابلیت - ترش کلامی - رنج دہ طرز کلام - بد سلوکی، هر بات پر نکتہ چینی - سب سے ناراضگی - رحم، مقعد اور مثانہ میں نیچے کے رخ گرنے کا دباؤ (بیلاڈونا - پلیٹینم - سیپیا) اور ساتھ هی اختلاج القلب مذهبی عبادت اور روز حشر میں شفاعت کا فکر دامن گیر - کسی کام کو جی نہ چاہے، بسبب رحمی عوارض -

حیض کا خون صرف چلنے پر جاری، لیٹنے پر کم یا قطعی طور پر بند - ترش رو - بد خلق - کیموملا کی طرح کسی سے بھی بامذاق یا شائستہ گفتگو نہ کرنا، بات بات پر بگڑنا -

دل جیسے مٹھی میں پکڑ کر دبوچا جا رہا ہے - اس میں تیز درد - دل دھڑکنا (کیکٹس - آیوڈین - سیپیا - تھائریڈن) -

دل کی دھڑکن (اختلاج القلب) صرف چت لیٹا جا سکے - پہلو پر لیٹنے سے تکلیف - دل جیسے کسی نے مٹھی میں دبا رکھا ہے -

دست - پاخانہ یکبارگی سلفر کی طرح -

ذهنی امراض غائب اور عضوی امراض حاضر -

رحم کا باہر نکل آنا - رحم لٹک جانا - قبض شدید -

سر درد کبھی دائیں جانب کبھی بائیں جانب - درد بائیں آنکھ کے اوپر زیادہ -

کولھے میں سامنے طرف درد خصوصاً دائیں جانب -

گفتگو میں بد اخلاق - ناشائستگی - چڑچڑا پن -

لیکوریا خراشدار - پیشاب کرنے پر درد اور جلن -

مقعد میں بوجھ، گیند کا سا احساس -

افاقہ مرض - صرف چت لیٹنے پر، توند کو هاتھ سے سنبھالے رکھنے سے، سر ترچھا کر کے دیکھنے پر آسانی -

شدت مرض - هجوم میں، گرم کمرہ میں -

متعلقات

موازنہ کیجئے - ایکٹیاریسی موسا - ایگیریکس - کیکٹس - هیلونیاس - میورکس - نیٹرم فاس - پلیٹینم - سیپیا - سپائجیلیا اور ٹرنٹولا سے -

اگر للنیم سے رحمی عوارض میں شدت هو جائے تو هیلونیاس، اگر پیٹ درد هونے لگے تو نکس وامیکا دینی چاهئے - علاوہ ازیں پلیٹینم اور پلساٹلا بھی للنیم کے زائد اثرات کو زائل کر دیتی هیں -

طاقت مستعملہ ۶ — ۳۰

وائبرنم اوپولس — VIBURNUM OPULUS (Cramp bark) — قشر دافع تشنج

شری پرن پوربی

وائبرنم ایک خوب صورت موسمی پت جھڑ جھاڑی ہے - اس کا تنہ دس فٹ لمبا - استوار اور صاف هوتا ہے - اس کے پتے تنہ کے روبرو مقابل، ڈنٹھل دار، تین حصوں میں منقسم، اور ان میں تین سے لے کر پانچ پانچ



Natural Flowers of Snow-ball Tree (*Viburnum Opulus*).

رگیں، شکل مخروطی - نکیلے، سرے غدودی کنارے دندانہ دار - درمیانی حصہ صاف و هموار - پتوں کے بے هنگم پھیلاؤ کو کاٹ کر حسب خواهش زیبائشی شکلیں بنائی جاتی هیں - اس کے پھول مئی سے جولائی تک نکلتے هیں اور ایک هی ڈالی پر کئی ایک چھوٹی ڈنڈیوں پر پھولتے هیں -

مقام پیدائش - انگلستان اور یورپ - اب امریکہ میں بھی اس کی کاشت هونے لگی ہے - هندوستان میں وائبرنم فٹیڈم (Viburnum Fœtidum)

پیدا ہوتی ہے - اسے سنسکرت میں شری پرن اور جیا ، مرہٹی زبان اور بمبئی میں نروک کہتے ہیں - ہومیوپیتھک طب میں استعمال کی جانے والی وائبرنم دو قسم کی ہوتی ہے - دوسری کا نام وائبرنم پرونی فولیم Viburnum Prunifolium ہے -

حصص مستعملہ - تازہ چھال معہ ڈنڈی اور جڑ کے - اس کی چھال کے نہی پتلے چپٹے یا بل کھائے ہوئے مڑے ہوئے ہیں - بیرونی سطح خاکی مائل بھوری جس پر بھورے رنگ کے ابھار اور سیاہ نقاط نظر آتے ہیں - اندرونی سطح بھوری مائل - توڑ سخت ، بو ندارد - ذائقہ کسی قدر کسیلا اور تلخ -

عام علامات

یہ دوا رحم کے تکلیف دہ عوارض کے لئے اکسیری دوا ہے - حیض کے درد اور تکلیف کے ساتھ ادرار کی حالت میں اسے تیس (۳۰) تک کی مختلف طاقتوں میں استعمال کرایا گیا اور اعصابی دردناک قسم کے امراض میں خصوصیت سے کارگر ثابت ہوئی - تجربہ شاھد ہے کہ اس کی ایک علامت کہ 'درد کمر سے شروع ہوتا ہے اور رحم اور نیچے رانوں تک جاتا ہے اور وھاں تشنج کی صورت میں ختم ہوتا ہے ' بڑی ممتاز ثابت ہوئی ہے -

اسقاط حمل کا علاج

میری ایک مریضہ کو اسقاط حمل کا خطرہ پیدا ہو گیا - چنانچہ میں نے یہاں بھی مذکورہ بالا علامت موجود پاکر علاج کیا اور اسقاط کا اندیشہ جاتا رھا - ایک مریضہ کے تھوڑا سا خون بھی جاری ہو گیا تھا ، اسے بھی آرام ہو گیا - (نیش)

عصبی دشوار ئ حیض کی بعض دیگر ادویہ سے موازنہ

ایکٹیاریسی موسا ، کیموملا ، کالوتلم ، میگنیشیا فاس اور وائبرنم یہ سب دوائیں عصبی عسرالطمث یعنی حیض کے دشواری سے آنے میں بہت کار آمد ہیں - ایکٹیا میں درد کمر میں ، کولھوں کے درمیان اور رانوں کے نیچے تک جاتا ہے - کیموملا میں یہ درد مریضہ کو دیوانہ بنا دیتا ہے - وہ کہتی ہے کہ یہ درد اس سے سہی نہیں جاتے -

کالوتلم میں درد اوتنی قسم کا اور تشنجی ہوتا ہے ، مریضہ درد کے مارے چیختی ہے میگنیشیا فاس میں مثانہ اور زیر ناف اور پیڑو کے درمیانی مقام (Hypogastrium) پر گرم ٹکور کرنے سے کم و بیش افاقہ محسوس ہوتا ہے - اس المناک مرض کے لئے ہمارے ہاں اور بہت سی دوائیں بھی ہیں جن میں پلساٹلا ، کا کیولس ، کیوپرم ، کیکٹس ، بیلا ڈونا ، پلیٹینا وغیرہ شامل ہیں لیکن ان کی مخصوص علامات کا مطالعہ مٹیریا میڈیکا میں اپنی اپنی تشریحات کے تحت کرنا چاھئے -

خلاصہ علامات وائبرنم اوپلس

اسقاط حمل - جب درد شروع ہو اور ابھی رحمی غشاء پھٹی نہ ہو - وائبرنم سے اسقاط حمل رک جاتا ہے -

پیشاب کا تکلیف سے رک رک کر آنا -

پنڈلیوں میں تشنج ، خصوصاً حیض کے پہلے اور درمیانی دنوں میں - خون دیر سے اور مقدار میں کم ہو - درد رانوں میں نیچے اترتا محسوس ہو -

وائبرنم کی علامات سیپیا سے اس لحاظ سے مختلف ہیں کہ اس کا درد زیر ناف ختم نہیں ہوتا بلکہ نیچے رانوں تک پہنچتا ہے اور وھاں تشنج اور گرفت محسوس ہوتی ہے -

طاقت مستعملہ ٹنکچر اور ۳ x

مستند ہومیوپیتھک تصانیف

ایلومینیم کے برتنوں کا زہر اور ہماری صحت
ٹیکہ لگا یا چھوڑ دیجیے
آنکھ اور ہومیو پیتھی
بے خوابی اور اس کا علاج
اصول علاج
امراض متعدیہ ([illegible])
امراض نسواں ([illegible])
انتخاب الادویہ ([illegible])
ادویہ والمزاج
اظہار الادویہ (اہم ادویہ کے خواص)
بائیو کیمک پر ... ([illegible])
بائیو کیمسٹری ([illegible])
تعلیم الادویہ
بچوں کے گروپ
تحقیق الادویہ (اہم دوا ... کے خواص) حصہ اول
تحقیق الادویہ (اہم دوا ... کے خواص) حصہ دوم
جلدی امراض (تفصیل و علاج)
جلن و احتراق
چارٹ سگریٹ پینا منع ہے
چارٹ بچوں کا وزن لحاظ عمر
چارٹ عورتوں کا وزن لحاظ عمر
چارٹ مردوں کا وزن لحاظ عمر

بچوں کی تاریخ ولادت معلوم کرنے کا چارٹ
چارٹ بلڈ پریشر
حافظی ادویہ
خواب کی اہمیت
زچہ و بچہ ([illegible])
سر سید احمد خان بحیثیت ہومیو پیتھ
سوانح ہانیمن (بانی ہومیو پیتھی کی زندگی)
آسان ہومیو پیتھی ([illegible])
معالجہ ... دوا
مشہور ادویات کی کلیدی خصوصیات
[illegible]
مکمل علاج ([illegible])
ہومیو پیتھک [illegible]
خواص ... [illegible]
مکمل ... ([illegible])
آسان علاج
فوری طبی امداد
قانون ہومیو پیتھی ([illegible])
کامیاب علاج کے راز
کلیات ہومیو پیتھی ([illegible])
کھلاڑیوں کے لئے فوری طبی امداد
کھجلی اور اس کا علاج
مجموعہ علامات حصہ اول ([illegible])
مجموعہ علامات حصہ دوم ([illegible])
گھریلو دوائیں ([illegible])

گھریلو علاج
میزان الادویہ ([illegible])
مختصر بائیو کیمک علاج (12 دواؤں سے)
مکمل علاج (امراض مخصوصہ ...)
مرقع ہومیو پیتھی ([illegible])
معارف الادویہ
نزول الماء ([illegible])
ہومیو پیتھی کیا ہے؟ ([illegible])
ہومیو پیتھی کی بنیادی خصوصیات
ہومیو پیتھک مسودہ قانون 1965ء انگریزی
ہانیمن فوٹو گراف
ہومیو پیتھک سرجری ([illegible])
ہومیو پیتھک ... علاج مصنفہ سر سید
ہومیو پیتھک گائیڈ
... مصنفہ سر سید
[illegible] ([illegible])
فلسفہ ہومیو پیتھی ([illegible])
اصل معالج
آسان ہومیو پیتھی (خواص الادویہ)
دانتوں اور مسوڑھوں کا علاج
کالی کھانسی
... فارم
صحت مند رہنے کے اصول ([illegible])
ابتدائی طبی امداد کی دوائیں ([illegible])
[illegible] صحت (12 ...) [illegible]
[illegible]
معالجات ہومیو پیتھی حصہ اول و دوم ([illegible])

مسعود پبلیکیشنز۔ لاہور 54000